

المناع ال





تَاليَف تَالِيَفَ شِيْ الْمَاعِ الْمِيْ وَلِيْ وَلِيْ الْمِيْ وَلَيْ الْمِيْ وَلِيْ الْمِيْرِيْنِ شِيْ الْمَاعِ الْمِيْ وَلِيْ الْمِيْرِيْنِ الْمِيْرِيْنِ الْمِيْرِيْنِ الْمِيْرِيْنِ الْمِيْرِيْنِ الْمِيْرِيْنِ

الآثير المستالة المستنطقة

المان المان

نام كتاب	***********	تحقيق الحق المبين في اجوبة مسأنل اربعين
تاليف	*************	شيخ المشائخ شاه احرسعيد فاروقي دبلوي قدس سره
ترجمه	************	محمد ضياء الاسلام صديقي نقشبندي مجددي

خانقاه سلطانیه ، جهلم پاکستان

Marfat.com

## الفهرس

صفحتمبر	مندرجات	تمبرشار
۵	تقذيم	1
11	اظهارخيال	۲
۲۱	حيات مصنف	٣
mm .	يهلارو	٣
ייןייין	כפתונפ	۵
20	تيرارد	۲
20	چوتھارو	
<b>PY</b>	پانچوال رد	٨
<b>PY</b>	چھٹارو	9
12	ساتوال رد	1+
<b>F</b> A	آ محوال رو	11
PA	توا <i>ل ر</i> د	11"
P-9	دسوال رو	11
۳٩	گیار موال رو بار موال رو	IM
+۱۲۰		۵۱
M	تیر به وال رد چودهوال رد	IA
ایم	چودهوال رد	14

Marfat.com

تمبرشار	مندرجات	صفحهمبر
IΛ	پندرهوال رو	۲۳
19	سولېوال ر د	٣٢
۲+	ستر بهوال رد	ساس
۲۱	المحارجوال رد	ماما
۲۲	انيسوال رد	<b>L</b> L
۲۳	بيسوال ر د	۳۵
414	اكيسوال رد	٢٦
ra	بائيسوال رد	۲۷
74	تنجيبوال رد	14
14	چوببیسوال رو	14
۲A	پيسوال ر د	۴٩
19	چھبیسوال رد	۵۰
۳.	ستائيسوال رو	۵٠
۳۱	اللهائيسوال رد	۵٠
٣٢	اشيوال رد	٥٢
۳۳	تيسوال رد	۵۲
ساسا	اكتيبوال رد	۵۳
۳۵	بتيسوال رد	۵۳

صفحة	· مندرجات	تمبرشار
۵۵	سینتیسوا <u>ل رو</u>	٣٧
۵۵	چوشیبوال رد	172
Pa	پينتيسوال ر د	M
۵۷	چھتیوال رو	٣٩
YI.	سينتيسوال رد	14.
٦٢	الرتيسوال رد	m
44	ان کیسوال رو	77
444	جا ليسوال رد	٣٣
۸۲	اكتاليسوال رد	44
۷.	بياليسوال رد	ra
4	تينتا ليسوال رد	ויין
4	چواليسوال رد	82
<b>4</b>	پینتالیسوال رو	M
22	چھياليسوال رو	٩٣١
10	سينتاليسوال رد	۵٠
۸۵	الرتاليسوال رد	۵۱
95	انچاسوال رو	ar
91	سوره عبس ونو کی کی تفسیر	۵۳

مغیر ا	مثدرجات	نمبرشار
1+0	تیسری دلیل	ar
m	پيچاسوال رو	۵۵
111	اكاوتوال رد	۲۵
וורי	با ونوال رد	۵۷
H4	تر پنوال رد	۵۸
IIA	چووٽو ال رو	60
114	چوونوال رد پچپینوال رد	4+

### بِست فِراللهِ الزَّمْ زِالرَّحِيْ عِرَ

## تقديم

حضرت علامه مفتى محمطيم الدين مجددي زيدمجده تخقيق الحق المبين في اجوبة مسائل اربعين حضرت شاه احمد سعيد مجددي وہلوی قدس سرہ العزیز (۱۲۱متا ۱۲۷۷ه) کی تالیف ہے جن کا شار تیرہویں صدی جرى كے اكابر مشائخ اور فول علمائے برصغير ميں ہوتا ہے۔آپ نسب اور طريقت ہر وواعتبار ہے مجددی تنے۔ آپ کے طالب علمی کے زمانہ میں دارالحکومت دہلی میں بہت سے اہل کمال علائے کرام کے حلقہ بائے تعلیم وتدریس بیا تھے۔امام الہند حضرت شاہ ولی الله محدث دہلوی (م۲۷ام) کے فرزندان گرامی حضرت شاہ عبدالعزيز (م ١٢٣٩هه)، حضرت شاه رفيع الدين (م١٢٣٨هه) اور حضرت شاه عبدالقادر (م۲۳۲۱هـ) حمهم الله تعالی مصروف افاده ودرس تھے۔حضرت مولا تا شاہ احد سعيد رحمة الله عليه كوان حلقول مين طلب علم تحقيقٍ مسائل اورساع درس كيليّ كثير مواقع ميسرآئے۔اوران ہے بھر پوراستفادہ كيا حضرت شاہ عبدالعزيز محدث دہلوي سے تو آپ نے صحاح ستہ حصن حصین ، دلائل الخیرات اور القول الجمیل وغیرہ کی سند اجازت بھی حاصل کی۔

طریقت میں آپ کی بیعت اس دور کے شہرہ آفاق شیخ الکل مرشد برحق حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ الله علیہ سے تھی۔ آپ کے والد ماجد حضرت شاہ ابوسعیدر حمۃ الله علیہ بھی آپ ہی کے مرید شھے۔ دونوں باپ بیٹا، اپنے شیخ کامل کے محبوب ترین مریدوں اور خلفائے کرام میں تھے۔ چٹاں چہ آپ کے وصال کے بعد

یمی باب بیٹا کے بعد دیگرے اس خانقاہ کے سجادہ تشین ہوئے۔ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ العزیز کی خانقاہ مبارکہ (جواب خانقاہ شاہ ابوالخیر کے نام سے معروف ہے)
کی تولیت آج تک آپ کی اولا دیس منتقل ہوتی آرہی ہے۔ اس مبارک مند کے جانشین ہردور میں مرجع علائے اعلام اور ماوائے خواص وعوام رہے ہیں۔

تحقیق الحق المبین فی اجوبة مسائل اربعین جیما که نام سے ظاہر ہے۔مسائل اربعین فی بیان ستہ سید المرسلین تامی کتاب کے رو میں لکھی گئی ہے۔ان ہر دو کتابوں کے سلسلہ میں برصغیر کی دونامور شخصیتیں اپنے ہی نام نہاد خود ساختہ عقیدت مندوں اور نام لیواؤں کے ہاتھ ظلم کا نشانہ بے ہیں۔ان میں ہرکوئی ہمہ صفت موصوف ہستی ہے۔ایک میدان معرفت وعرفان کے بکہ تاز حضرت شیخ المشاکخ شاہ احد سعید مجددی وہلوی رحمۃ الله علیہ ہیں اور دوسرے میدان درس وید رئیں تعلیم وتفہیم کے شہروار حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی ہیں۔جنہوں نے مسلسل جالیس برس تک حضرت شاہ ولی اللہ محدث دیلوی اور ان کے نامورصاحب زادگان کے قائم کردہ مدر سدر حیمیه و ہلی میں درس حدیث دیا۔ تیر ہویں صدی ججری کے تی سوخدام علوم تفسیر وحدیث وفقہ ان سے فیض یاب ہوئے۔ آپ خاندانِ ولی اللهی کے چیم و چراغ ، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواے اور ان کے وصال کے بعدان کی مند تدریس و تعلیم کے جانشین اور خلیفہ تھے۔اس دور کے بہت سے نامور اورممتازعلائے اعلام ان کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ان میں اہل سنت، دیوبندی اور وہالی (اہل حدیث) نتیوں مسالک کے افراد ہیں۔حضرت مولا تاوصی احمد محدث سورتي رحمة الله عليه، بإني حزب الاحناف لا بهور حضرت مولانا سيد ويدار على شاه رحمة

Marfat.com

Marfat.com

الله عليه اور حضرت بيرسيد مهر على شاه گيلانى رحمة الله عليه وغيره الل سنت كے علمائے اسلام حضرت مولانا احمد على محدث سہاران بورى كے واسطے سے حضرت شاہ محمد اسحاق وہلوى سے فیض یاب ہیں۔

اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ جس زمانہ میں بیددونوں کتابیں لکھی تئیں وہ دوردین مباحث کے بڑے بڑے معرکوں کا دورتھا۔ان معرکوں کی وجہ حضرت شاہ ولی الله محدث وہلوی رحمة الله عليہ کے پوتے مولانا محمد اساعیل وہلوی کے وہ عقائد اور نظریات تھے جن میں وہ امت مرحومہ کے اجماعی عقیدوں اور نظریات سے ہے اور کٹے ہوئے تھے۔اوران کے اظہار کے لئے انہوں نے ایک غلیظ کتاب تقویۃ الایمان کے نام سے لکھی تھی۔جس کے باعث سواد اعظم اہل سنت و جماعت متعدد باہمی متحارب گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔تقسیم درتقسیم کے مل کے بیتیج میں معرض وجود میں آنے والی متعدد جماعتوں اور گروہوں سے صرف نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تقویة الایمان اور شاہ محمد اساعیل کے نظریات کے باعث اس جماعت کے دوگروہ بن گئے۔ایک گروہ قدیم اکابر دین کے طریقہ پر قائم رہااس نے اسلاف کے نظریات واعمال كا دامن مضبوطي ہے تھاہے ركھا اور دوسرا شاہ محمد اساعيل كا حمايتي بن كرسوا د اعظم ہے الگ ہوگیا اس نے اسلاف وا کا بردین اوران کے ہمنو الوگوں پر بے در لیخ کفروشرک کا تھم جاری کرنے میں کوئی در لیغ نہ کیا۔ انہیں عرف عام میں وہائی كباجان كاران من سايك كروه في تقليد ائد اربعه الكاركيا اوراي آب كو اہل حدیث کہلاتا شروع کیا۔ جب کہ دوسرے گروہ نے تقلیدائمہ کرام کو تھاہے رکھا کیکن نظریات وہی اپنا گئے جومولا ناشاہ اساعیل دہلوی کے تنصے۔ان لوگوں کا مرکز علم

وعقیدت دارالعلوم و یوبند قرار پایا۔ اس وجہ سے ان کو د یوبندی کہاجانے لگا۔ ان ہردوگر وہوں نے اپنے عقائد ونظریات کے فروغ کیلئے جہاں دیگر ذرائع اور حرب استعال کئے۔ وہیں ایک حربہ یہ بھی استعال کیا کہ اکابر امت بالخصوص خاندان ولی اللبی کے برزگوں کی تصانیف ہیں بے دریغ قطع و برید، حک واضافہ اور تحریف کی۔ تاکہ ان کواپنا ہمنوا ثابت کیا جاسکے۔ من گھڑت تصانیف ان کے ناموں سے موسوم کیس اور ان کی کئی تصانیف کا اٹکار کیا۔ اگر کوئی بس نہ چلاتو ان کی اہمیت کو کم کرنے کیس اور ان کی اہمیت کو کم کرنے کے سان پر مختلف افتراء بائد ھے۔

حضرت شاہ محمہ اسحاق وہلوی اور حضرت مولانا شاہ احمہ سعید رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرات شاہ اساعیل وہلوی کے ہمنوالوگوں کا نشانہ ہے۔اوّل الذکر کے نام سے ایسے کتا ہیں منسوب کی گئیں جوان کی تالیف وتر تنیب نہ قیس اور مشہور کر دیا گیا کہ مسائل اربعین فی بیان سی سیدالمرسلین اور مایۃ مسائل ان کی تالیف کردہ کتا ہیں ہیں۔ جب کہ ان کا متن ان کے اس وعوے کی تکذیب کرتا ہے۔اختصار کے پیش نظر ہم صرف مسائل اربعین کے ہارے ہیں بچھ حقائق ذکر کرتے ہیں۔

ا۔ اس کتاب کے مولف سید ابو محد جالیسری ہیں۔ انہوں نے اس کو مرتب کیا۔ اس کتاب کے مولف سید ابو محد جالیسری ہیں۔ انہوں ان امور مرتب کیا۔ اس کا دیبا چہ کھا اور نام رکھا۔ بلکہ ان بعض مسائل میں اضافہ کیا۔ ان امور کا اقراری بیان خود دیبا چہ میں موجود ہے۔ اگر اس کے مولف شاہ محمد اسحاق دہلوی ہوتے تو اسے خود مرتب کرتے ، اس کا مقدمہ تحریر کرتے اور خود ہی اس کا نام بھی تجویز کرتے ۔ مولا نا ابو محمد جالیسری کا تعلق مسلک اہل حدیث سے تھا۔

۴\_ حضرت شاه عبدالغنی مجددی محدث د ہلوی رحمة الله علیه حضرت شاه محمد

اسحاق دہلوی کے اجل تلافدہ میں سے ہیں۔ان کے شاگرد جناب علامہ من تر ہتی اپنی کتاب المحسن تر ہتی اپنی کتاب المحنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی "میں اس حقیقت حال کایوں انکشاف کرتے ہیں۔

كتاب الاربعين والماية كلاهما ينسب اليه وقع فيه اشياء من قبل الخطأ وغيره اخبرنا بعض المشائخ انه كان في اصحابه رجال سوء وكان هو يحسن الظن بهم فاذا رفعت اليه مسئلة رفعها الى من حضر منهم فربما يدسون في جوابها بعض مايوافق اهوائهم ثم جمعت للك المسائل واشتهرت نسبتها اليه وفيه امور تعقبها فضل الرسول الاموى البدايوني والله اعلم.

اليانع الجني ص 22 بحواله حيات شاه محمد اسحاق محدث والوي

مفہوم: ''سائل اربعین' اور مائیۃ مسائل' دونوں کتابیں حضرت شاہ
محمداسحاق محدث دہلوی کی طرف منسوب ہیں۔جن میں کئی مسائل میں غلطیاں وغیرہ
میں ہمیں بعض بزرگوں نے بتایا کہ آپ کے تلافہ ہیں بعض برے (بدعقیدہ) لوگ
سے اور شاہ محمداسحاق ان سے حسن ظن رکھتے تھے۔ جب کوئی مسئلہ ان کے سامنے
پیش کیا جاتا تو آپ اس کے جواب لکھنے کیلئے ان لوگوں میں کسی کو حوالے کر دیتے تھے
پیش کیا جاتا تو آپ اس کے جواب تھے کیلئے ان لوگوں میں کسی کو حوالے کر دیتے تھے۔
پیش کیا جاتا تو آپ اس کے جواب تھے کہا کے ان لوگوں میں کسی کو حوالے کر دیتے تھے۔
پیم ایسے بی مسائل جمع کر لئے گئے۔ اور آپ کی طرف ان کی نسبت مشہور ہوگئی۔ ان میں
ایسے بی مسائل جمع کر لئے گئے۔ اور آپ کی طرف ان کی نسبت مشہور ہوگئی۔ ان میں
بعض امورا لیے ہیں جن کا روحضرت مولا نافضل رسول بدایو نی کی کیا ہے۔
ای حقن امورا لیے ہیں جن کا روحضرت مولا نافضل رسول بدایو نی کی کیا ہے۔

Marfat.com Marfat.com Marfat.com محدث وہلوی کی تصنیف کروہ کتاب نہیں۔اگراس کی نسبت آپ کی طرف تسلیم بھی کر کی جائے تو معتبر شہادت سے اس بیل قطع و پر بداور حک وا ضافہ ثابت ہے۔

تحقیق الحق المہین حضرت شاہ احرسعید وہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہے جے آپ نے خود لکھا اور مرتب فرمایا۔ تمام تذکرے، جن بیل آپ کے حالات وتصانیف کا ذکر ہے، آپ کی تصنیف ہونے کے اقر ارکی ہیں۔ کیکن شاہ اساعیل کے ہمنوا علاء نے اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں اپنے شکوک وشہبات کا اظہار کیا۔ مزید شم گنگوں ما حب بیل کہ آپ کی بدواغ شخصیت پر کیچڑ اچھا لئے ہے بھی در لیخ نہ کیا۔ مولا نارشداحمہ کنگوں ما حب شاہ محمد اساعیل وہلوی کے ہمنوا تھے۔ اتفاق سے وہ حضرت شاہ احرسعید رحمۃ اللہ علیہ کے شاگر دبھی تھے۔ان کو یہ حقیقت کب گوارا ہو حق تھی کہ ان احرسعید رحمۃ اللہ علیہ کے شاگر دبھی تھے۔ان کو یہ حقیقت کب گوارا ہو حق تھی کہ ان کے اسا تذہ میں اس شخصیت کا نام بھی آئے جس نے ان کے معدول شاہ اساعیل کے اسا تذہ میں اس شخصیت کا نام بھی آئے جس نے ان کے معدول شاہ اساعیل کے اسا تذہ میں اس شخصیت کا نام بھی آئے جس نے ان کے معدول شاہ اساعیل کے اسا تذہ میں اس شخصیت کا نام بھی آئے جس نے ان کے معدول شاہ اساعیل کے اسا تذہ میں اس شخصیت کا نام بھی آئے جس نے ان کے معدول شاہ اساعیل کے اسا تذہ میں اس شخصیت کا نام بھی آئے جس نے ان کے معدول شاہ اساعیل کے اسا تذہ میں اس شخصیت کا نام بھی آئے جس نے ان کے معدول شاہ اساعیل کے اسا تذہ میں اس شخصیت کا نام بھی آئے جس نے ان کے معدول شاہ اساعیل کے اسا تذہ میں اس شخصیات کا نام بھی آئے جس نے ان کے معدول شاہ کے اساکہ کیں کے اساکہ کو کھیات میں ہے۔

ایک مرتبہ مولوی ولایت علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت شاہ احمد سعید صاحب نے مایت مسائل (نہیں بلکہ مسائل اربعین) مولانا اسحاق صاحب کا ردلکھا ہے اوروہ حجے پہلے ہے اس پر حضرت (مولانا رشید احمد محتیک انے فرمایا شاہ صاحب سے تو یہ بعید معلوم ہوتا ہے کہ وہ جواب لکھیں ہاں بیمکن ہے کہ مابیۃ مسائل کے دوچار مسئلوں سے ان کے خلاف ہوگر یہ کہ سب سے خلاف ہواور ردلکھیں سمجھ میں نہیں آتا۔ ان کو حلقہ وغیرہ سے کب فرصت تھی اس لئے سبق بھی ان کے یہاں کم ہوتے تھے۔ تذکرۃ الرشید جا میں ا

مزيدتشكيك پيداكرنے كيلتے كہا

شاہ احد سعید صاحب تو کسی کورنجیدہ کرناجائے ہی نہ تھ۔ جو کسی نے کہالال۔ سواگر کسی نے کھ لکھ کر بیش کیا ہوا ورآپ کا نام اس پرورج کرنے کو کہا ہوا ورآپ کا نام اس پرورج کرنے کو کہا ہوا ورآپ نے ہال کرلیا ہوا ور پھرتح برحضرت کے نام سے مشہور کردی گئی ہوتو عجب نہیں۔ تذکرۃ الرشید جا مہا

حضرت شاه احمد سعيد قدس سره العزيز جيسے جليل القدر عالم دين اور شخ طریقت کوموم کی تاک بنا کر پیش کرتا ایسے ہی لوگوں کا کام ہے۔ تا کہ عوام کوتاثر دیا جائے کہان کا اپنا کوئی موقف تھا ہی نہیں۔ایبا طرزعمل مولا تا رشیداحمہ صاحب پر ہی منحصر نہیں جوعلائے دیو بندمیں فقیدالنفس کے بلندوار فع مقام پر فائز ہے۔علائے اہل حدیث نے بھی آپ کی علمی اور عملی جلالت کو بشہ لگانے میں کی نہیں۔مولا نا محمراسحاق بھٹی کو اس جماعت میں اعتبار کا مقام حاصل ہے۔ آپ چودہ برس تک مسلک اہل حدیث کے ترجمان ہفت روزہ الاعضام کے ایڈیٹررہے۔ دور حاضر کے مرحوم صاحب طرز اور غیر جانبدار کالم نگار صاحب زادہ سیدخورشید احمد گیلانی نے انہیں ہے تعصب، متوازن مزاح ،اعتدال پینداورروادار جیسےالقاب سے یا دکیا ہے. ملاحظه بهومقاله بعنوان وجم تام مكر بلندمقام "مشموله" رفتك زمانه لوك" ص ١١١٠ تا الكين الهي مولانا محمد اسحاق بهني صاحب نے اپني كتاب وفقهائے ياك وہند'۔ (تیرہویں صدی جری) جلد اوّل کے مقدمہ میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انكريزول كےخلاف فنوى كامتن اورائے جارى كرنے والےمفتيان كرام اورعالمائے اعلام کے اسائے گرامی ص ۱۵ میں درج کئے۔ان کی کل تعداد ۲۲ ہے۔ان میں کیارہوی تمبر برمولانا شاہ احد سعید مجددی اور تیرہوی تمبر بران کے برادر شاہ

Marfat.com Marfat.com Marfat.com عبدالغنی مجددی کے نام درج کئے۔اور پھرای کتاب کے صفحہ ۵ کاور ۲ کے رپوں تحریر کردیا۔

انہوں (حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللّه علیہ ) نے ۱۸۵۷ء کے ملک کیر ہنگاموں میں کوئی حصہ بیس لیا۔ اور اپنے آپ کوصرف اشاعت علم اور تبلیغ دین کیلئے وقف رکھا۔ بیان کے نزدیک کام کا ایک خاص دائرہ تھا۔ جس سے وہ قدم باہر نکا لئے کو تیار نہیں سے کی نام کی باوجود بعض لوگوں نے ان پرالزام عائد کیا کہ انہوں نے انگریزوں کو حدود ہندوستان سے باہر نکال دینے کا فتوی جاری کیا ہے۔

ناطقه سرنكريبال إاسي كياكهي

اس گروہ خالف کی اس قتم کی چیرہ دستیوں کی تعداد بہت کثیر ہے۔ تفصیلی فرکانہ موقع ہے نہ فرصت ۔ فالی الله المشتکی۔

حضرت شرافت نسب، صدافت حسب صاحب زاده مولانا محمر ضیاء الاسلام مرظلہ العالی نے حضرت شاہ احمد سعید مجددی وہلوی ثم مہاجر مدنی رحمة الشعلیہ کی مذکورہ کے کتاب شخیق الحق المہین فی اجوبة مسائل البعین (فاری) کا اردوتر جمہ لکھا ہے۔ تفہیم بیس آسانی کی خاطر جا بجاعنوا نات قائم کئے ہیں۔ اس پر تبصرہ قارئین پر چھوڑتا ہوں۔ میس آسانی کی خاطر جا بجاعنوا نات قائم کئے ہیں۔ اس پر تبصرہ قارئین پر چھوڑتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات پاک ان کے اسلاف گرامی کے طفیل انہیں مزید ملمی و مملی فتو حات سے نواز ہے اور انہیں اپنے اسلاف کا سیح جانشین بنائے۔ آمین یارب العالمین سبح المرسین صلی اللہ علیہ وسلم۔

وصلى الله على حبيبه محمد وآله وسلم

محمطیم الدین نقشبندی ۱۰۰۰ جنوری ۹ ۲۰۰۰ ء بروز ہفتہ

### بست مِاللهِ الزَّمْرِ الرَّحِيدِ

## اظهارخيال

علامه مولانا خادم حسين مجددي حفظ الثد

نحمده ونصلى ونسلم على رسوله الكريم اما بعد! تمام خوبیاں اللہ جل شانہ کیلئے ہیں جس نے انسان کوعدم سے وجود بخشا اور عالم ارواح میں الست بر بکم کی بیاری صدالگا کرایی محبت ومعرفت کے راستے کی نشاندہی فرمائی۔اور دنیا میں آنے کے بعد انسان کی ہدایت ورہنمائی کیلئے انبیائے کرام علیم الصلوة والسلام كےسلسله كوشروع فرمایا اورختم نبوت كا تاج جانِ كا ئنات حضرت محمد مصطفاصلی الله علیہ وسلم کے سرانور پرسجایا اور دین کوآپ پر دوعیدوں کے اجتماع کے ون مكل فرمايا چنانچ حضرت عبداللد بن عباس صى الله عنهانے بيآيت پرهى "آج كے ون بورا کیا میں نے واسطے تمہارے وین تمہارا'' آخر آیت تک پڑھی ان کے یاس ایک یہودی تھا اس نے کہا اگر میآیت ہم پر اترتی تو ہم اس کوعید تھہراتے۔حصرت ابن عباس رضی الله عنهائے فرمایا محقیق بیآیت اس ون اتری ہے جب جاری دوعیدین تھیں جمعداور عرفہ کا دن (مشکلوۃ شریف ص۱۲۳) اور جس ذات اطہر پریہ دین ممل ہوا کیا انہوں نے اس میں مزیدا چھے طریقے رائج کرنے کی اجازت مرحت فرمائی۔؟ يہال وهن اقدس وا موتا ہے فرماتے ہيں جو اسلام ميں نيك طريقة رواج دے اُس کیلئے اسکا تواب ہے اور اس مخص کا تواب بھی جس نے اس کے بعد اس پر عمل کیااس کے بغیر کہائے قواب میں کمی ہو (مشکوۃ شریف ص ۱۳۳) ای حدیث پر عمل كرتي هويئ حصرت سيرنا صديق اكبروضي الله عندنے حضرت سيدنا زيد بن ارقم

رضی اللہ عنہ کو قرآن پاک جمع کرنے کا تھم دیا تو انہوں نے عرض کیا آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جورسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت ابو بکرصد لیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میہ کام اچھا ہے (بخاری شریف ج۲ص ۲۵ کے) ای طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں تر اور کے کی نماز باجماعت پڑھنے کا تھم دیا اور پھر تر اور کے کی جماعت دیکھ کر ارشاد فرمایا یہ بڑی اچھی بدعت ہے (مشکلوة شریف ص کا ا)

حضرت سيّد نا عبدالله ابن مسعود رضى الله عند نے فر مایا جس کام کومسلمان اچھا جا نيس وہ اللہ جل شانہ کے نزد يک بھی اچھا ہے۔ (مرقات جا ص ٣٦٨)

عنی الاسلام حافظ ابن حجرع سقلانی رحمہ الله لکھتے ہیں کہ ایسی نئی بات جو کتاب وسنت اورا جماع کے خلاف نہ ہووہ انچھی بدعت ہے۔ (فتح الباری ج۲۹ ص ٢٣٩)

اسی لئے ملاعلی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے حدیث شریف ''ہر بدعت گراہی ہے' اسکی شرح میں رقم فرمایا ہر بدعت سیئہ گراہی ہے (مرقات جا ص ٣٦٨)

مولوی تفی عثمانی نے لکھا ہے مختفر گزارش سیہ ہے کہ میں آپ حضرات سے بار مولوی تفی عثمانی نے لکھا ہے مختفر گزارش سیہ ہے کہ میں آپ حضرات سے بار بدیا بار سے بار سی بات میں یا صحابہ کرام ہوت قرآن میں یا سنت میں یا صحابہ کرام بار سے بار سی بات میں تا بعین بزرگان دین کے عمل میں نہ ہواس کو دین کا حصہ ہجھنا بدعت ہے۔ (شب برأت کی حقیقت ص ۸)

اس ساری بحث کے آخر میں صاحب مظاہر حق کی بات ذکر کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں وہ اس سراچھا کام اسلام کی تعلیم ہے خواہ اس طرح کا کام آپ کے دوز میں ہوا ہویا نہ ہوا ہو تو وہ آپ تالیقی کی سنت کے مطابق کہا جائے گانہ کہ سنت کے خلاف کیونکہ اس

Marfat.com Marfat.com

کی اصل سنت میں موجود ہے اور اصل ہیہ ہے کہ وہ کام اچھا اور نیکی ہے (مظاہر حق جدید جا ص ۲۷۸)

انگریز کی سازش: انگریزنے وہائی تحریک کی بنیاد ای تھے پر رکھی کہ جن عقا كدومعمولات ومسائل برصديول يصملمان متفق حلية رہے ہيں ان ميں انتشار بیدا ہواس کام کیلئے جہالت ہے کیس فوج ظفر فوج تیار کی ، ان کے ہاتھوں میں ایک ا یک بندوق تھا دی جس میں دو دو کارتوس شرک و بدعت ڈال دیئے جہاں کوئی خوش عقیدہ مسلمان نظر آیا تو ایک یا دونوں کارتوس چلا دیئے جب ان ہے پوچھا جائے بدعت کیوں ہے؟ کہتے ہیں کہ بیکام اتنے عرصے کی ایجاد ہے موجود ہ ہئیت کے ساتھ نەمېدرسالت مېل موجود تھانە عېد صحابەد تالعين ميل،اس لئے بيە بدعت ہے کيكن جب ان سے سوال کیا جائے کہ اگر آپ کے بہاں تو ایجاد ہونیکی بنیاد پر بیام بدعت وضلالت ہے تووہ جن اجزاء پرمشمل ہے ان میں سے سی چیز کے بارے میں نشاندہی سیجئے کہ وہ کس سنت کومٹاتی ہے یا کسی شریعت کے قاعدہ کلید کے تحت ممنوعات کے زمرے میں آئی ہے تو سوائے خاموشی کے ان کے یاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔مثال کے طور پرمحفل میلاد کے اجزاء یہ ہیں (۱)اعلان (۲) فرش وتخت وشامیانہ وغیرہ (٣) روشن (٣) بخور وعطريات وكلاب (۵) شيريني (٢) مجمع مسلمين (٧) نعت خوال دمیلا دخوال (۸) ذکرالی و ذکررسول (۹) سلام و قیام ان سارے اجزاء میں سوائے قیام وسلام کے کوئی جزءاییانہیں جس پران حضرات کا جلسہ سیرت یا جلسہ وعظ یا جلسہ کیا جلسہ دستار بندی یا جلسہ تنظیم و جماعت پرمشمل نہ ہو۔اعلان عام بھی ہے فرش وتخت اور شامیانہ بھی ہے روشنی بھی واعظ ومقرر بھی ہے اس لئے ان میں ہے کسی

Marfat.com Marfat.com Marfat.com جزء کو بدعت و صلالت کہہ کراہے حرام قرار دینے کے معنی بیہ بیں کہ وہ خود اپنے ہی جلسوں کے خلاف حرام ہونے کا فتوی دیں۔

تم جوبھی کر و بدعت وا بیجا درواہے اور ہم جو کریں محفل میلا د براہے یہ مدر ہے، بیراسکول، بیراخبار، رسمالے، سرکار نے کھولے یا صحاب نے نکالے۔؟ای جماعت کے ایک رکن نے مسائل اربعین لکھی اور مصنفین کی قطار میں آ کھڑے ہوئے۔ ندکورہ کما بچہ جھوٹ فریب اور جہالت سے بھر پورمغلوبہ ہے جس میں اسلام کے شفاف چبرے کو داغ دار بنانے کی ناکام کوشش کی گئی اور فاصل مصنف نے جگہ اپنی جہالت وناوانی کے پرچم لہرائے ہیں۔جو قاری پرخفی نہموں گےان کے رد میں استاذ الحدیثین حضرت شاہ احمد سعید فاروقی مجددی رحمہ اللہ نے '' جحقیق الحق المبين في اجوبة مسائل اربعين "كلهى اور جكه جكه صاحب مسائل اربعين كي تضاد بیانی اور علم سے ناوا تفیت اور حمافت کا پردہ جاک کیا ہے پوری حقیقت تو اس ونت آشکار ہوگی جب آپ بوری کتاب کا مطالعہ کریں کے لیکن ہم چند حوالوں سے آپ کی تواضع کرنا جاہتے ہیں منجملہ سے تصنیف درجہ ذیل مسائل پرمشمل ہے۔ بیچے کے کان میں اذان ۔ نام محمد رکھنا۔اذان پر اجرت ۔عبادت پر اجرت ۔عقیقہ۔خوشی کے بعد شریلی تقتیم کرنا۔ پہلے دن ولیمہ کا تھم، نیندرا کا تھم۔دولھا کی منہ د کھلائی۔ پھولوں کے ہار پہنا تا ،کون می مشابہت ممنوع ہے، نقارہ کا تھم، جنازے کے ساتھ پکاطعام کیجانا۔ کروہ حرام کی تفریق۔ دن کی تعین کے ساتھ صدقہ کا مسکلہ۔ تیجہ، الصال ثواب، عرس منهم شریف، روحوں کا گھروں میں آتا، کیا سیح احادیث صرف صحاح ستہ ہی ہیں۔؟ چارد بواری اور قبر بنانا، مزارات پر گنبد، جنازہ کے ساتھ کلمہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پڑھنا،نمازخوف،شان اولیاء، زیارت قبور اور اہل قبور سے استمد اد، قبر کا طواف، قبر کا بوسه، قبر پرچاور چڑھانا، پھول ڈالنا، نذر کا مسکلہ، انبیاء کی بشریت کا مسکلہ آپ علیہ السلام کی ولاوت کاحسین بیان ہے۔صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں صاحب اربعین نے لکھانفسی تفسی کی آواز ہر چھوٹے بڑے سنیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ حضور شفیع المذنبین امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم (قیامت کے دن تقسی تفسی کی بجائے) امتی امتی ارشاد فرمار ہے ہوں گےلہذا مجیب کو جا ہے تھا کہ وہ اس کلمہ سے حضور اکرم ایک کا استناء ذكركرتے مطلقان طرح كبنا مناسب ندتھا۔ آج كل ايك نيا فتنه پھيلا ہے كدا جى سے حدیث صحاح سته میں ۔؟ ص ۱۳۸ پر لکھتے ہیں سیجے احادیث صحاح ستہ کی کتابوں میں منحصر نہیں ہیں بلکہان کتابوں کے علاوہ دیگر کتابوں میں بھی سیجے احادیث موجود ہیں۔ اور تمام علماء نے بغیرا نکار کے انہیں قبول فر مایا ہے مکٹکو ۃ شریف اور حصن حصین کے مصنفین نے صحاح ستہ کے علاوہ بہت می روایات تقل کی ہیں۔مندا مام اعظم ،مسند شافعی ،مندامام احد ،مؤطاامام محمر ، ان ائمہ کے آثار اور مؤطاامام مالک بعض علاء کے نزد یک صحاح ستد کی کتب ہے ہے ائمہ کرام میں سے ہرامام کا مقلدا ہے امام کی مند کوسحاح ستہ ہے زیادہ سے جانتا ہے۔اس بحث کو ممل پڑھنا جا ہے۔ ص٢٦ پرتعين دن كے ساتھ صدقه كرنا كے عدم جواز كارد بليغ كيا ہے اس

مسکلہ تعین پر حضرت امیر ملت پیرسید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ نے دل گئی بات فر مائی مسکلہ تعین پر حضرت امیر ملت پیرسید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ نے دل گئی بات فر مائی ہے۔ دن مقرر کیوں کیا جاتا ہے۔؟ میں ان سے کہتا ہوں کہتم اسنے ہی مقرر کرنے کے خلاف ہوتو چر مینے یا بیٹی کی شادی کرتے ہوتو جب بیٹے والے برات کیلئے دن مقرر کرنے کیلئے آتے ہیں تو وہاں بھی یہی بات کیا کرو کہ بھی ! دن مقرر کرنا بدعت

ہاں گئے ہم دن مقرر نہیں کریں گے کسی نہ کسی دن برات کیکر آ جانا۔ اور پھر مقرر کرنا بدعت ہی تھہر اتو پھرا کی برات ہی کیلئے دن کا مقرر کرنا بدعت کیوں ہوں۔ ؟لڑ کے کا مقرر کرنا لڑکی کا مقرر کرنا بھی بدعت ہونا چاہیے اور ان لوگوں کو یوں کہنا چاہیے کہ کسی نہ کسی دن برات کیکر آ جانا اور کسی نہ کسی لڑ کے کو لے آنا اور کسی نہ کسی لڑکی کو لیجانا (سنی علاء کی حکایات میں ہم)

صفی ۱۳ پر مکر وہ حرام کی خود ساختہ تعریف کورد کیا۔ صفی ۱۲ پر مکر وہ حرام کی خود ساختہ تعریف کورد کیا۔ صفی ۱۲ پر مکر وہ حرام کی خود ساختہ تعریف کورد کیا۔ صفی ۱۲ پر بالغ اور نابالغ کا فرق بیان کر کے فریق مخالف کی اس بات کو کہ بالغ و نابالغ احکام میں شرع میں برابر ہین کا رو کیا۔ اور آخر میں ان لوگوں کورد میں لکھا جو کہتے ہیں ہم کھاتے ہیں آپ بھی کھاتے ہیں ہم کھاتے ہیں آپ بھی کھاتے ہیں ہم ہے ہیں آپ بھی ہے ہیں لہذا وہ ہماری طرح بشر ہیں۔

اس پر مصنف رحمہ اللہ مثنوی مولا نا روم کے خوبصورت و دلنشیں اشعار لائے ہیں انکا ترجمہ نذرقار کین کرنے ہے جبل سیر طِض کرنا منا سب معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب اصل فاری ہیں ہے اس کوار دوزبان کے قالب ہیں ڈھالنے کا شرف صاحبہ اندوا یا شان ، خوش اخلاق ، الولد سر لا بیہ کے مصداق سرایا اخلاص جو متعدد حج وشر کی ، خوش اخلاق ، الولد سر لا بیہ کے مصداق سرایا اخلاص جو متعدد حج و شرک ہی اپنے دامن ہیں سمینے و شرک کر چکے ہیں نیز ملک شام شریف کے سفر کی سعادت کو بھی اپنے دامن ہیں سمینے ہوئے ہیں مدر یقی خاندان کے چشم و چراغ ہیں بردی سید کاوی اور عرق ریزی سے مول نا ترجمہ کیا ہے کہ ترجمہ پراصل کتاب کا گمان ہوتا ہے ۔ میری مراد حضرت علامہ مولا نامحہ ضیاء الاسلام صدیقی دامت فیوضہ ہیں ۔ اللہ جل شانہ اس خاندان کی برکتیں مولا نامحہ ضیاء الاسلام صدیقی دامت فیوضہ ہیں ۔ اللہ جل شانہ اس خاندان کی برکتیں ایک میں ۔ اب ترجمہ اشعار حاضر خدمت ہیں ۔ بھر وں کی دونوں فتمیں ایک

Marfat.com

Marfat.com

ہی جگہ ہے اپنی خوراک کھاتی ہیں ایک سے صرف ڈنگ بیدا ہوتا ہے اور دوسرے سے شہد بیدا ہوتا ہے۔ دونوں قسموں کے ہرن پانی پیتے ہیں اور گھاس کھاتے ہیں لیکن ایک کے بیٹ میں وہ مینکناں بن جاتا ہے اور دوسرے میں کستوری۔اشعار مع ترجمہ ص اوا پر مرقوم ہیں جن کا مطالعہ عشق ومحبت میں اضافے کا سبب ہے گا اور اس گلدستہ کی روشنی قلب وروح پر لگے ہوئے زنگار کوختم کرد گی اور اس کی خوشبومشام جان کو معطر کرے گی۔اللہ جل شانہ اسکے فیض کو دوام بخشے آمین بجاہ سیدالم سلین علیہ والتسلیم۔

تو قبلہ حاجی پیرزید بجدہ الکریم نے تھا کف دیے جو آپ نے تبول فرمائے۔ اور جھے فرمایا اپ پیرصاحب سے عرض کریں کہ وہ درس نظامی کا ایک بہت ہوا مدرسہ قائم کریں فقیر نے قبلہ حضرت کی بارگاہ میں عرض کردیا تھا حضرت حاجی پیردامت برکاتہم العالیہ نے یہ کتاب ترجمہ کیلئے اپ لخت جگر حضرت صاحب زادہ مولانا محمد ضیاء الاسلام کوعطا فرمائی۔ اب اس کتاب کر جمہ کی اشاعت ہورہی ہے بقینا اس سے دیگر اکا برامت کے ساتھ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو بھی تسکیس ہوگی۔

حافظ خادم حسین رضوی ۸ ذوالحجه ۱۳۲۹ میر ۲۰۰۸ء بروز اتوار

## حيات مصنف

## مولانا صاحبزاده محمد بدرالاسلام صديقي

نام: اُحدسعید، کنیت ابوالمکارم والدگرامی کانام ذکی القدر ابوسعید "مظهریز دال" تاریخی نام به کیم رئیج الاخر ۱۲۱ه هالموافق استجولائی ۱۸۰۲ و را میوریس ولادت بوئی۔

# ابتدائی احوال:

رشد وہدایت کے آثار بجین سے آپ میں ظاہر سے آپ کا نا شاہ غلام صدیق عالم بائل بزرگ سے انہوں نے آپ کا مشرب معلوم کر کے آپ کا نام غلام غوث رکھا۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے دوران اپنے والدگرائی کے ہمراہ بھی بھی حضرت شاہ درگائی کے پاس جایا کرتے وہ آپ کو مجت سے اپنے پاس بھاتے اور کلام پاک ساعت فرماتے۔ آپ کے والد حضرت شاہ ابوسعید علیہ الرحمۃ جب بیعت کلام پاک ساعت فرماتے۔ آپ کے والد حضرت شاہ ابوسعید علیہ الرحمۃ جب بیعت کی غرض سے حضرت شاہ غلام علی مجددی قدس سرہ کے پاس وہ بلی عاضر ہوئے تو آپ کی غرض سے حضرت شاہ غلام علی مجددی قدس سرہ کے پاس وہ بلی عاضر ہوئے تو آپ کی عمل دس برس نہتی۔ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ آپ پر نہایت مہر بان سے اور فرمایا کرتے کہ میں نے لوگوں سے ایک بچہ طلب کیا کسی نے نہ دیا ابوسعید نے میری فرمایا کرتے کہ میں اور اپنا بیٹیا مجھ کو دے دیا''۔ حضرت شاہ غلام علی دہ ہوی علیہ الرحمۃ نے سے فرمایا حال کوقال کے ساتھ جمع کرنا چا ہے لہذا علاء سے علم ظاہر پر حواور فرمات کے دفت حلقہ میں شریک ہوا کروآپ فرماتے ہیں: اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ فرصت کے دفت حلقہ میں شریک ہوا کروآپ فرماتے ہیں: اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ فرصت کے دفت حلقہ میں شریک ہوا کروآپ فرماتے ہیں: اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ فرصت کے دفت حلقہ میں شریک ہوا کروآپ فرماتے ہیں: اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ فرصت کے دفت حلقہ میں شریک ہوا کروآپ فرماتے ہیں: اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ

Marfat.com

مجھ کو کشرت مستفیدین کی وجہ سے بیٹھنے کی جگہ نہ لمتی تھی ابھی میں کھڑا ہی ہوتا تھا کہ شاہ صاحب کی نظر مجھ پر پڑجاتی تھی آپ مجھے بلا کرا پنے باس بیٹھنے کوفر ماتے اور میں آپ کی صاحب کی نظر مجھ پر بیڑ جاتی تھی آپ مجھے بلا کرا پنے باس بیٹھنے کوفر ماتے اور میں آپ کی مند کے ایک گوشہ پر بیٹھ جاتا پھر شاہ صاحب قوت تمام ایک ساعت توجہ دیا کی مند کے ایک گوشہ پر بیٹھ جاتا پھر شاہ صاحب قوت تمام ایک ساعت توجہ دیا کرتے تھے۔

تعليم ظاہري:

معقول کی تابیں مولوی فضل امام علیہ الرحمة والدعلامہ فصل تی خیراآباوی اور مولوی رشید الدین خان علیہ الرحمة سے پڑھیں۔ شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر رحمہم اللہ کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے بھی زیارت اور بھی استفادہ کی غرض ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے رامپور میں مفتی شرف الدین اور شاہ سراج احمد مجددی کھنو میں مولوی محمد اشرف اور مولوی نور محمد سے استفادہ کیا۔

صدیث مسلسل بالا دّلیة کی اجازت اینے والد کے ماموں شاہ سراج احمد مجددی سے حاصل کی جنہوں نے بطریق آباء کرام حضرت مجددالف ثانی رحمہ الله علیہ سے حاصل کی جنہوں نے بطریق آباء کرام حضرت مجددالف ثانی رحمہ الله علیہ سے روایت کی ہے۔

مشكاة المصانيح ، ترندى ، تصوف كى كتب رسالة تشيريد ، عوارف المعارف احياء علوم الدين ، فيحات الألس ، اشحات ، مكتوبات اور مثنوى معنوى البيئة خضرت عبدالله شاه غلام على د الموى رحمه الله سے پڑھیں ۔ شاه غلام على د الموى رحمه الله سے پڑھیں ۔ کسب سلوک :

حضرات مشائع نقشبند میرد بیاسلوک اول تا آخر پندرہ برس کے عرصہ میں حضرت شاہ غلام علی مجد دی دہلوی رحمہ اللہ سے حاصل کیا اور شاہ صاحب نے آپ

کوخرقہ خلافت عنایت فرمایا چونکہ آپ نے جمیع مقامات میں اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ابوسعید علیہ الرحمة سے بھی توجہات کی بیں۔اس لیے شجرہ شریفہ میں آپ کے والد گرامی کا نام ککھا ہے۔

خانقاه کی جانشینی اور ہجرت:

جمادى الآخره ١٢٣٩ هيس آب كے والد كرامى جج كيلئے رواند ہوئے اور خانقاهِ مظہری دہلی آپ کے سپرد کی۔اطراف واکناف سے خلقِ خدا آکر فیض باب ہوئی۔دریائے فیضان چوہیں برس سات ماہ اور پچھودن اس مبارک خانقاہِ ارشاد پناہ میں جاری رہا۔ اوافرِ محرم سم سااھ میں مسلمانان مند پر بڑی کڑی آزمائش آئی۔ انگریزوں کی فوجیس دلی میں داخل ہو گئیں اورمسلمانوں کےخون بہائے اس ہنگامہ وارو كير ميں آپ نے اپنے اہل وعيال سميت بے سروسامانی کے عالم خانقاہ سے ہجرت فرمائی اس دوران آپ کو بڑے مصائب وآلام سے گزرنا پڑا۔ای سفر میں اہلیہ محترمه کا وصال ہوا۔ دوران سفرآب کے معمولات میں کوئی فرق ندآیا جس جگہ بھی فروکش ہوتے اذان وا قامت اور باجماعت نماز ادا فرماتے۔ بیمبارک قافلہ دہلی ہے صفدر جنگ پھر مانی بت، کرنال، انبالہ کے راستدلا مور پہنچا وہاں آپ کے خلیفہ حاجی دوست محمد فترهاری علیه الرحمة کے تعلقین نے آپ کا استقبال کیا اور سیسارے قا فلہ کولیکر ڈیرہ اساعیل خان بہنچے، ڈیرہ اساعیل خان ہے دو تین منزل پہلے خود حاجی صاحب مع رفقاء نے آپ کا استقبال کیا، یہاں آپ کا تنین ماہ قیام رہا، ڈیرہ اساعیل خان سے ستی کے ذریعہ میمارک قافلہ ممبئ اور وہاں باد بانی جہاز کے ذریعہ شعبان میں جدہ روانہ ہوا اور شوال کے آخر میں جدہ پہنچا۔ ۱۲۲ ھا حج کیا تنین ماہ مکہ مکرمہ

قیام رہااس دوران اکثر بیشعر پڑھتے۔

رمجوری برآ مد جانِ عالم ترجم یا نبی الله ترجم نه آخر رحمة للعالمینی زمجوران چرا قارغ نشینی

رئیج الاوّل ۱۲۷۵ هیل مدینه منوره حاضر به دینه اوروصال تک بهبی قیام رہا۔ قبولیت:

حضرت زید ابوائحن فاروقی رحمه الله نقل فرماتے ہیں: پنجاب ہے مدینہ منورہ پہنچنے تک ہر جگہ مما کر ،شرفاء اور مشاک نے آپ کی طرف رجوع کیا اور بے شار افراد بیعت ہوئے۔ مدینہ منورہ میں ترک اور عرب سینکڑوں کی تعداد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ،عوام وخواص کیلئے آپ کی ذات گرامی مرجع بن گئ تھی آپ کی قدمت میں حاضر ہوئے ،عوام وخواص کیلئے آپ کی ذات گرامی مرجع بن گئ تھی آپ کی قبولیت دیکھ کرلوگ متحیررہ جاتے ،اگرآپ کی حیات وفا کرتی اور اس ملک میں پھے عرصہ بنتیہ حیات دیا تو یقعینا آپ کے مربیدین کی تعداد لا کھوں تک پہنچ جاتی۔ وق سخن :

شعروشاعری ہے بھی آپ کو ذوق تھا آپ کا تخلص''سعید' تھاغوث التقلین حضرت سیدعبدالقادر جیلائی رحمہ اللہ کی فاری میں منقبت کھی۔
تلا فدہ:

آپ کے تلاقہ میں اپنے وقت کے بلندیا بیطاء شامل ہیں مثلاً مولوی عبدالقیوم بن مولوی عبدالحی ،مولانا محمد نواب،مولوی احمد علی سہار نپوری محدث،مولوی ارشاد حسین مجددی ،مولوی فیض الحسن سہار نپوری ،مولوی عبدالعلی بن قاری ہاشم وغیرہ۔

### خلفاء:

آپ کے فرزندانِ عالی قدر کے علاوہ آپ کے خلفاء بکٹر تہوئے ہیں۔
منا قب احمد یہ کی روایت کے مطابق فرزندوں کے علاوہ ای (۸۰) افراد آپ کے
خلفاء میں شامل ہیں اور انساب الطاہرین میں ہے کہ "سینکٹروں افراد اجازت
وظافت ہے مشرف ہوئے اور اپنی اپنی جگہ ہرایک صاحب ارشاد ہے خلتی خداان
ہے مستفیض ہور ہی ہے"۔

آپ کافیض عرب وعجم میں پھیلا ،حضرت خواجہ دوست محمد قند هاری رحمہ اللہ کا شارآپ کے اعظم خلفاء میں ہوتا ہے ان کے ذریعیہ پینکڑوں لوگ فیض یاب ہوئے۔ اولا دِامجاد:

آپ کے چارصاحب زادے تھے۔ ا۔ عبدالرشید ۲۔ عبدالحمید سے چرعمر سم محمد مظہر ایک صاحبزادی روش آراء عبدالحمید اور روش آراء کاطفلی میں انتقال ہوا۔ ان کامخضر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت شاہ عبد الرشید رحمہ اللہ بیس سال کی عمر بیس ظاہری و باطنی علوم سے فراغت حاصل کی بھر والدگرای ہے اجازت حاصل کر کے حربین شریفین حاضر ہوئے، رخصت ہوتے وقت والدگرای نے آپ کو حضرت شاہ غلام علی مجدوی رحمہ اللہ کا عمامہ کلاہ اور میض بطور تیرک عطافر مایا اور ساتھ اجازت عامہ وخلافت مطلقہ عطافر مائی۔

آپ کے حلقہ میں حجاز ، روم ، شام ، بخارا ، خراساں اور ہندوستان کے لوگ شامل تھے۔

۲۱ و الحجه ۲۸ ۱۲۸ ه مکه مکرمه انتخال هوا ـ ام المؤمنین حضرت خدیجة الکبری رضی الله عنها کے دوضه کے قریب یا نمیں جانب محواسترا حت ہوئے ۔

حضرت شاہ محمد عمر فاروقی مجددی قدس سرہ کی شوال ۱۲۴۴ھ، ایریل ١٨٢٩ء خانقاه شريف ميل ولا ديت هو كي \_ كنيت ابوالسعادات \_ قرآن كريم حفظ كيا، علوم متداوله مولاتا حبيب التدي يزهے حديث شريف شاه عبدالغني رحمه الله اور كتب تصوف اين والد أرامي سے پڑھيں ۔سلوك مجدد مير كي بحيل اين والد ماجد سے کی ۔اینے والدحضرت شاہ احمد سعید رحمہ اللہ کے ہمراہ حجاز مقدس کا سفر کیا۔والد گرامی کے وصال کے بعد مدینہ منورہ سے شام گئے،ای طرح مصر،فلسطین میں صحرہ ش فیداد را میرمقامات مبارکه کی زیارت کی \_آب نے اپنی زندگی میں بہت مصائب ات سے دوجار ہوئے ، اپنے والدگرامی کے دصال کاغم بھولے نہ تھے کہ زوجہ محترمہ اور دو بیٹیول کا الم فراق دیکھنا پڑا۔اور آپ کے ایک ہی صاحب زادے حضرت شاہ ابوالخير عبداللد كى الدين رحمه الله بقيد حيات رب جواية وقت كے ب مثال مجمع شريعت وطريقت بنے حضرت شاہ محمة عمر رحمه الله كافيض عرب شريف ميں خوب يھيلا مكه معظمه بيس برس قيام كيااورسلسله شريفه كى ترويج كى سينكروں لوگ نسبت عاليه ي بہرہ ور ہوئے۔ یہاں آپ کا قیام باب العمرة کے قریب تھا۔ آپ گونا گول بیار یول ک وجہ تحیف وضعیف ہو گئے متھ لیکن آپ کے اوراد واشغال اور توجہ وحلقہ کے معمولات میں پچھ کی داقع نہ ہوئے۔مریدین کی تربیت دن میں تین مرتبہ فرماتے۔ اشراق کے بعد،ظہر کے بعد اور مغرب کے بعد۔ آخری عمر میں ہندوستان تشریف لائے اور رام پورام ممااا م ۵ ممبر ۱۸۸۰ء میں وصال ہوا۔ شاہ جمال الله قدس

سرہ کے گنبد کے متصل مغرب کی جانب مدفون ہوئے۔

شاہ محمطہ مقاروتی قدس سرہ سے ہمادی الاولی ۱۲۳۸ میں خانقاہ شریف دہلی میں پیدا ہوئے تاریخی تام' مظاہر محمدی' ہے۔

حضرت زید فاروقی رحمه الله تحریر فرماتے ہیں آپ حافظ، عالم، کامل، توی البخد بہاور کثیر الارشاد، شاہ احمد سعید علیہ الرحمة کے بعد آپ سے طریقه شریفه کی خوب رونق برجی سے مرققه، بخارا، قزان، روم، افغانستان، ایران کے بعض اصلاع ساراحزیرہ عرب اور شام فیضیاب ہوا۔

آپ نے مدینہ منورہ میں تین منزلہ نہایت عمدہ رباط ۱۲۹۰ ہیں بنوائی۔ بیہ خانقاہ'' رباط مظہر'' کے تام معروف ہے۔

آپ كى تاليفات ' مناقب احمد بيسعيدية ' فارس اور عربي الدراامنظم فى القيام تجاه البقر الممكرّم

آپ کے دس صاحب زاد ہے اور بانچ صاحب زادیاں تھیں۔ اامحرم الحرام اسماھ مدینہ منورہ میں وصال ہوا بقیع شریف میں حضرت عثان ہن عفان رسی اللہ عنہ کے قبہ شریفہ کے قریب اپنے والد کی قبر کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

### اخلاق وعادات:

آپ کریم النفس، رقیق القلب اور حلیم الطبع سے یہ ہے۔ بردے رحیم وثفیق سے مریدوں میں ہے کوئی لغزش ہوجاتی تو اس کوا بی طرف منسوب کرتے اور فرماتے کہ تصور میرائے آئر مجھ میں کمال ہوتا تو تم سے بات وقوع پذیر نہ ہوتی بلکہ

میرے عکس سے میرے اوصاف دذیلہ ظاہر ہوئے تکست دسکنت اور دیدِ تصور آپ میں بدرجہ عایت پائی جاتی آپ دائم الذکر والفکر تھے۔ وصال:

ظہر وعصر کے درمیان سے شنبہ اربیج الاق ل کے ۱۲ اے الموافق ۱۸ المبر مدینہ منورہ میں وصال شریف ہوا محراب نبوی میں جہاں آپ کے جد اکبر امیر المحومنین حضرت عمرضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ہوئی تھی آپ کی جنازہ بھی وہیں پڑھی گئی اور حضرت سیدنا عثمان غی رضی اللہ عنہ کے قبہ شریفہ سے متصل قبلہ کی جا نب تربت نی دور حضرت شاہ مجمد عمر مجددی علیہ الرحمة نے ''عاش سعیدا مات شہیدا'' سے سال وصال نکالا۔ آپ کی عمر قمر کی حساب سے ۵۹ سال ااماہ ایک دن اور شمسی حساب سے ۵۸ سال ایک ماہ سترہ ون ہوئی ہے۔ مدینہ منورہ کے گورز پاشا اور دیگر کبراء جمیز وہ شین سلطے آئے اور آپ کے جنازہ پر لوگوں کا اتنا اجتماع ہوا کہ اہل مدینہ ہدر ہے تھے کہ ہم نے اتنی مخلوق کس کے جنازہ پر نہیں دیکھی ۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ ہم نے اتنی مخلوق کس کے جنازہ پر نہیں دیکھی ۔ رحمہ اللہ ورضی عنہ تا الیفات:

ا ۔ سعیدالبیان فی مولدالانس والجان اردو

٢\_ الذكرالشريف في اثبات المولد المديف فارسي

٣\_ القوائدالضابط في اثبات الرابط فاري

س\_ الانهارالاربعه قارى

۵\_ شخفين الحق المبين في أجوبة المسائل الأربعين -

٢۔ مكاتب بيك الكوبات كالمجموعہ ہے۔ جے آپ كے خليفہ

خواجہ دوست قندھاری رحمہ اللہ نے جمع کیا۔ بھی بھی آپ فتوی بھی دیا کرتے تھے کیا کسی نے آپ کے فناوی کوجمع نہیں کیا۔

### ملفوظات:

مرید نارسیدہ شیرخوار کی طرح ہوتا ہے جواپ نفع ونقصان سے بے خبر ہوتا ہے ہوا پ نفع ونقصان سے بے خبر ہوتا ہے ،اگر بچد ضاعت کی مدت سے قبل دودھ پینا جھوڑ دیتواس کی نشو ونما میں کی رہ جاتی ہے اس طرح اگر مرید استعداد سے قبل (شیخ) سے جدا ہوجائے تو ناقص وابتر ہوجاتا ہے۔

اگرطالب میں دنیا کی طرف میلان اور اغنیاء کی جانب رغبت دیکھتے تواس سے مایوس ہوجاتے اور اسی طرح نکاح کی طرف مائل دیکھتے تو اس سے بھی تاامید ہوجاتے اور کلمہ استرجاع پڑھتے۔

مبندی کیلئے عورت ہے مصرکوئی چیز نہیں جس وفت اس بلاء میں مبتلاء ہوا د نیا دار ہوگیا اور اللہ سبحانہ و تعالی کی طلب اس کے دل سے جاتی رہی اکثر بیشعر پڑھا کرتے۔

ہم خداخوائی وہم دنیائے دول ایں خیال است ومحال است جنول اغنیاء اور ارباب تنعم طالب مولی کیلئے ہم قاتل اور سیر سکندری ہے اس سے مجاری فیض بند ہوجاتے ہیں اور قلب پرظلمات کشیعہ بڑھتے ہیں۔
فقیر کی آرز و ہے کہ حیات مستعار کے سانس اللہ تعالیٰ کی مرضی میں گذریں اور گوشہ میں بیٹھ کر زبان تکرار کے ساتھ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم" مستازہ رہے۔

Marfat.com Marfat.com Marfat.com

طالبانِ خدا کو جاہیئے کہ ایک لمحہ جناب الی سے غاقل نہ ہوں تا کہ توجہ الی الله بے مزاحمت اغیار (جس کودوام حضور کہتے ہیں)ملکہ ول ہوجائے۔ دین و دنیا کے امور کو بواسطہ پیران کمار جناب الی میں تفویض کرے۔ صبرونوكل، قناعت،رضا،افتقار وانكسار خاكساری اور تواضع كواین عادت

صوفیاء کی کتب میں مکتوبات امام ربانی کومطالعہ میں رکھنا بہت ضروری ہے۔ اوقات کو طاعت اور وظا نف میں اس طرح صرف کرے کہ ہر روز اسم ذات قلب بركم ازكم يانج بزار اورتمام لطاكف سے اقل ايك ايك بزاراسم ذات، كياره سومرتبه تفي واثبات، يانج بزار جبليل لساني معانى كالحاظ ركھتے ہوئے۔قرآن كريم كم ازكم ايك ياره تدبر كے ساتھ، ماره ركعت صلاۃ تنجد، جار جار ركعت نماز اشراق وحياشت اور في الزوال، بيس ركعت ادابين اگرممكن بهوورنه چهركعت پراكتفا كرے \_ كمال خشوع وحضوع \_ سے اداكر ہے \_

لوكول سے بفتر يضرورت اختلاط ركھتاكمادائے حقوق ہوسكے۔ مربدی کسی طرف النفات نہیں کرتا بلکہ غیرے متنفر ہوتا ہے۔ طالبان ہے جو محض حجرہ بند کر کے ذکروفکر کا التزام کرتا اسے بہت پہند

طالب ای دفت الله تعالی کا مرید ہوتا جب اینے سینہ ہے جمیع مقاصداور مرادیں رفع کرے اور حق سجانہ و تعالیٰ کی رضا کے سوااس کی کوئی مراد نہ ہو۔ مردہ بدست وزنده کےمصداق ہواور ہارگا والی میں ہروفت نضرع وزاری کے ساتھ دعا کرتا رے کہ 'اے اللہ! جو بھے تیری رضا ہواس پر قائم رکھا ورا یک لحظہ اپنے سے دور نہ کر۔ مشاہدات ومکا شفات:

فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایسے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور مجد و الف ٹانی دھمہ اللہ کے ہاتھ مجھے کھانا بھیجا اور حضرت مجد و الف ٹانی وحمہ اللہ کے ہاتھ محملے کھانا بھیجا اور حضرت مجد و الف ٹانی قدس سروئے نے فرمایا کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کھانا خاص تمہارے لئے بھیجا ہے۔

ایک مرتبہ ایام صیام میں بونت تر اوت کے مشاہدہ ہوا کہ حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کہار کے ہمراہ اس احقر کا قرآن کریم سننے کیلئے تشریف لائے ہیں اور استماع کے بعد تحسین قرائت فرمائی۔

فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ کے مزار کی زیارت کیلئے گیا راستے میں دیکھا کہ حضرت خواجہ تشریف لاتے ہیں اور فقیر سے متوجہ ہو کر فرمانے گئے۔

عشق آن خانمان خرابے ہست کہ ترا آورد بخانہ ما اور نہایت مہر بانی سے پیش آئے۔ ''جنت البقیع شریف میں حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا مزار سب سے زیادہ پر انوار ہے''۔

ماً خذ مقامات خبر - علامه شخ ابوالحن زید فاروتی مشائخ نقشبند مهمدد میمولا نامحمد سن نقشبندی مجددی

•



•

## بِسَ عُواللَّهِ الرَّحْ الرَّحِيِّ فِي

سب تعربین اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے ہمیں سیدھی راہ پر چلایا۔عام حفاظت کے ساتھ ہمیں افراط وتفریط سے الگ رکھا۔اتم اورا کمل درود وسلام اس ہستی کی ذات وصفات پر ہو جسے خلق عظیم کے ساتھ مخصوص کیا گیا۔ نیز ان کی آل پاک اور صحابہ کرام پر بھی ہو جو ملت کی کشتی اور مضبوط دین کے ستارے ہیں۔

اما بعد واضح ہوکہ پھے گہرے دوستوں نے مسائل اربعین کے بارے ہیں اس نا چیز احمد سعید بن ابوسعید مجد دی ، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر چیز کے عوض سے کافی ہو، سے پوچھا اور اس کے درست اور نا درست ہونے کے متعلق دریا فت کیا۔ ان کے استفسار کے جواب ہیں اس احقر نے چند سطریں تحریر کیس تا کہ صحیح ، غلط سے اور حق باطل سے متاز ہوجائے۔ ہیں نے اس کا نام " متحقیق الحق المبین فی اجوبۃ مسائل اربعین " رکھا تو فیق صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ، اس پر میرا ہمروسہ مسائل اربعین " رکھا تو فیق صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ، اس پر میرا ہمروسہ ہے۔ اس کی طرف ہیں نے لوٹ کرجانا ہے اور ای سے ہم مدد کے خواستگار ہیں ہے۔ اس کی طرف میں نے لوٹ کرجانا ہے اور اس سے ہم مدد کے خواستگار ہیں

## پهلارد

سائل نے سوال کیا کہ ولادت کے وقت بیچے کے کان میں اذان کہنا واجب ہے یاسنت ہے یامستحب؟

مجیب نے جواب میں لکھا کہ مولود کے دونوں کا نوں میں اذان اور اقامت
کا استجاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔ میں کہتا ہوں
(سوال میں ذکور) آخری شق بعنی مستحب ہونے کو اختیار کرتا اور دلیل میدینا کہ (میہ امر) سنت سے ثابت ہے جیب ہے۔ کیوں مجیب نے دوسری شق بعنی مسنون ہونے امر) سنت سے ثابت ہے جیب ہے۔ کیوں مجیب نے دوسری شق بعنی مسنون ہونے

کواختیار نہ کیا تا کہ دعوی دلیل پر بغیر کسی تکلف کے منطبق ہوجا تا۔ حق بہ ہے کہ دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت پڑھنا سنت ہے۔ جس طرح کہ حضرت شخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت میں تصریح فرمادی ہے۔ "مولود کے کان میں اذان کہنا بھی سنت ہے" لے

#### دوسرا رد

مجیب نے اسی پہلے سوال (کی شق ٹانی) کے جواب میں کہا

'' جامع صغیر میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عہاس رضی
اللہ عنہا ہے روایت کی:

من ولدله ثلاثة او لاد فلم يسم احدهم باسم محمد فقد جهل رواه الطبراني في الكبير و ابن عدى في الكامل \_ على

اس حدیث پاک کا مطلب سے کہ جس شخص کے ہاں تین لڑکے پیدا ہوں وہ ان میں سے کسی کا نام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر نہ رکھے۔وہ اس برکت سے محروم رہتا ہے۔

''فقد جهل ، کی تفیران الفاظ سے کی کداس برکت سے محروم رہتا ہے۔ اس کی بیتو جیداس قاصر کے ذہن میں ہیں آتی کیوں کداس کا مطابقی مفہوم اس معنے سے جدا ہے۔''فقد جھل ، ، کے الفاظ سے متبادل مفہوم بیہ ہے:

ل لما حظه بوشرح سفرالسعا دي ١٦٨٣ مطيوع تول كشورتكهنو

ع: دوسری ش بیب که مولود کا نام تحد یا احمد رکھنا جائز ہے یا نبیں (مسائل اربعین خطی ورق ۲)

س ب مع صغير شرح فتح القدير جلد ٢ صفح ٢٣٧ ـ

ترجمہ جس کے ہاں تین الا کے ہوں اور ان میں ہے کی کا نام احمد ندر کھے تو اس نے ناوائی کی۔

16

فقد جهل الطريقة المحمودة المشروعة من الشارع في وضع الأسماء-

یعن اس نے نام رکھنے میں حضرت شارع علیہ السلام کے مقر رفر مودہ سی حضرت شارع علیہ السلام کے مقر رفر مودہ سی طریقہ کو نہ جانا ۔ کیوں کہ حضرت شارع علیہ السلام کے نزدیک بہترین نام عبداللہ عبدالرحلن ، محمد ، احمد اور اس طرح کے دیگرنام ہیں واللہ اعلم ۔

# (تیسرارد)

(صاحب مسائل اربعین نے) دومر سے سوال کے جواب میں کہا کہ اگر کوئی فی محض اجرت لینے کی نیت سے اذان دے تواذان میں اجرت وصول کرنا جائز نہ ہوگا لے میں اجرت وصول کرنا جائز نہ ہوگا لے میں کہتا ہوں متاخرین علمائے احناف نے اذان وغیرہ عبادات پر اجرت لینے کے جواز پرفتوی دیا ہے۔ چنانچے در مختار میں ہے۔

يفتي اليوم بصحتها ع

ترجمہ: آج كل اس كے درست مونے پرفتوى دياجا تاہے۔

#### (چوتھا رد)

اس سوال کے جواب میں لکھا ہے۔ عبادت پراجرت لینے کی حرمت کی نص بیآ بیت مبارکہ ہے ان اجری الاعلی الله سے سے اس آیت مبارکہ سے عبادت پر اجرت لینے کی حرمت ثابت نہیں ہوتی کیوں کہ اس آیت کر بمہ کا معنے یہ ہے اگر تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو قبول

ل مسائل اربعین خطی درق ۱۳ بع در مختار جلد ۱۹ مسفی ۱۵ دارا حیاء الراث العربی بیروت سع (۱) سوره یونس آیت نمبر۷۲ (۱۱) سوره حود آیت نمبر۲۹ سع مسائل اربعین خطی درق ۱۳ ب

Marfat.com

کرنے سے منہ موڑ دیا میں نے تم سے اس تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں مانگی میری اجرت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمہ ' (رحمت ) پر ہے۔ آیت کے اس معنے پرغور کرو۔

# پانچواں رد

صاحب مسائل اربعین نے کہا (نومولود کے کان میں اذان کہنے والا) حی
علی الصلواۃ اور حی علی الفلاح کہنے کے وقت اپنے چہرے کوائی طرح (دائیں
ہائیں جانب) پھیرے جس طرح کہنماز کیلئے اذان میں پھیرتا ہے۔ اِ

میں کہتا ہوں کہ نماز کیلئے اذان پڑھنے کے وقت چہرے کو پھیرنا دائیں جانب اور بائیں جانب رہنے والے نمازیوں کومطلع کرنے کیلئے ہے۔ مولود کے کانوں میں اذان کہنے کے وقت یہ علت موجود نہیں لہذا چہرے کو پھیرنے کا فائدہ معلوم نہیں ہوتا۔اس (علت کے وجودیا عدم سے) قطع نظراس تھم کی سند درکارہے سند کے وجودیا عدم سے ) قطع نظراس تھم کی سند درکارہے سند کے وجودیا عدم سے کے وجودیا کی سند یہاں ذکر نہیں کی ۔

#### چھٹارد

چوتے سوال کے جواب میں (صاحب مسائل اربعین نے) کہالہذارشتہ دارشتہ داروں کو فائدہ پہنچایا اہل ہند میں رائج رسم کی رعایت کی قید کے بغیر نیکی کے کاموں سے ہے بشرطیکہ قدرت ہواور قرض نہ لینا پڑے۔ایے معاملہ کے جائز ہونے کیلئے یہ آبت مبارکہ دلیل ہے۔

وافعلوا النحير لعلكم تفلحون ـ ٣ ٣ ترجمہ: اور تیکی کے کام کیا کروتا كرتم فلاح یاؤ ـ

ل مسائل اربعین خطی ورق ۱۳ بر القران مورة الحج آیت ۷۷ سر مسائل اربعین خطی ورق ۱۴

میں کہتا ہوں مجیب کا بیاستدلال اکثر موقعوں کو آپ کے کام آئے گالہذا اے یا در کھوکیوں کہ ریہ بہت سے نیک کاموں کے (جواز کے اثبات میں) کام آئے گا جن ہے مجیب نے آئندہ مسائل میں منع کیا ہے۔

#### ساتواں رد

یا نچویں سوال کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ علمائے احناف عقیقہ کے مشخب ہونے کے قائل ہیں۔اگر ساتویں روز نہ ہو سکے تو چودھویں روز کرنا جاہیے۔اگراس دن بھی نہ ہو سکے تواکیسویں روز کرے۔ لے

میں کہتا ہوں اہام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں فرمایا کہ ہم تک میروایت

کپنجی ہے کہ عقیقہ جاہلیت کی رسم تھی۔اسلام کے الال دور میں بھی اس پڑھل کیا جاتا

رہا۔اس کے بعد قربانی کے تھم نے ہراس ذرح کومنسوخ کردیا جواس سے پہلے مروح تھا۔رمضان المبارک کے مہینے کے روزوں نے ہراس روزہ کومنسوخ کردیا جواس سے

میلے مروج تھا۔ جنابت کے قسل نے اس سے پہلے مروج ہرقسل کومنسوخ کردیا اور

زکو ۃ نے اپنے سے پہلے مروج صدقہ کومنسوخ کردیا۔ہمیں اس طرح روایت پہنچی

اور مجیب کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ احناف کے نزدیک اگر ساتویں ون عقیقہ نہ ہو سکے تو چودھویں روز کیا جائے الخے حالاں کہ بیامام شافعی اور امام احمد رحمة الله علیما کا غرب ہے۔ چناں چہ حضرت شخ (عبدالحق محدث و ہلوی) رحمة الله علیہ نے لکھا کہ امام شافعی رحمة الله علیہ اور امام احمد رحمة الله علیہ کے نزدیک اگر ساتویں علیہ نے لکھا کہ امام شافعی رحمة الله علیہ اور امام احمد رحمة الله علیہ کے نزدیک اگر ساتویں

ل سائل اربعین علی ورق اب سے موطالهام محمص ۲۹۲،۲۹۱ مطبع مجبالی پاکستان

دن عقیقہ نہ ہوسکے تو چودھویں روز کرے درندا کیسویں یا اٹھا ئیسویں یا پینتیسویں دن اس انداز سے (ہرسانویں روز سے موخر کرنے کی صورت میں اگلے ساتویں روز کرے) ل

# آڻھواں رد

(صاحب مسائل اربعین نے) بیچے کے سرکے بالوں کو چا ندی سے وزن کر کے دینے کو جا تزکہا بیامام کر کے مختاجوں کو دینا مستحب اور سونے کے ساتھ وزن کر کے دینے کو جا تزکہا بیامام مالک رحمة اللّٰدعلیہ اور امام شافعی رحمة اللّٰدعلیہ کا فدجب ہے۔ مل

لیکن ان دونوں اماموں کے ہاں چا ندی ادرسونے سے دزن کر کے صدقہ کرنامستحب ہے نہ جا ندی کے ساتھ مستحب ادرسونے کے ساتھ جا تزہے جیسا کہ مجیب نے کہا ہے۔ بیمسکلہ شرح سفر السعادت میں لکھا ہوا ہے۔ سع

#### نواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ (بچہ کے سرے اتارے ہوئے) بال
ز بین میں دفن کرنامستحب ہے۔ طبی شرح مفکلوۃ میں ای طرح لکھا ہے۔ ہیے

میں کہتا ہوں کہ شرح طبی کے عقیقہ کے باب میں بیمسئلہ فہ کورنہیں ہے۔
یہاں پر بیمشہورشعر پڑھنا مناسب ہے۔

چه خوش گفت است سعدی در زلیخا الا یا ایها اساقی ادر کا سا و ناولها

ترجمہ: حضرت شخ سعدی نے زلیخا کتاب میں کیا خوب کہا ہے۔اے

ل شرح سنرالسعادت م ۱۳۸۳ نول کشور تکھنو کے مسائل اربعین خطی ورق اس ب مسائل اربعین ورق اس سے شرح سنرالسعادت می ۱۳۸۴ مطبع نول کشور تکھنو سے مسائل اربعین ورق اس

Marfat.com

ساقی! جام کوگردش دے اور عطا کر۔ لے

#### دسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا ایجھے شگون کی خاطر عقیقہ کے ذریخ شدہ جانور کی ہڑیاں نہتوڑے اور اگر توڑوے کوئی حرج نہیں ہے۔ ع

میں کہتا ہوں کہ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح حصن حصین میں لکھا ہے۔ چاہیے دنوڑی جا کیں۔ سے ۔ چاہیے کہ اس ذنح شدہ جانور کی ہڈیاں نیک شکونی کیلئے نہ توڑی جا کیں۔ سے اس عبارت سے تو عقیقہ کے ذنح شدہ جانور کی ہڈیوں کونہ تو ٹر نامستحب معلوم ہوتا ہے۔

# کیارهواں رد

صاحب مسائل اربعین نے کہا کہ اس صورت میں ماں، باپ، دادا، دادی کیلئے اس کا گوشت کھانا بھی جائز ہے اور مشہوراس کا الث ہے لہذا شرع شریف میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ہی

میں کہنا ہوں گفتگو ہاں، باپ، دادا، دادی کیلئے عقیقہ کا گوشت کھانے کے جواز میں نہیں بلکہ اس کھانے کے مستحب ہونے کے بارے میں گفتگو ہے۔ اس کے مستحب ہونے کو مارے میں گفتگو ہے۔ اس کے مستحب ہونے کو دان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ "مستحب سے کہ عقیقہ کے ذرح شدہ جانو رکا سر بال مونڈ نے والوں کو دیں۔ اس کی ایک ران جنائی لینی وہ عورت جو بچہ پیرائش کے وقت بطور معالج ہوکو دیں اس کے بعد اس

ا وضاحت: حضرت شیخ معدی رحمة الله علیه کی کماب کا نام زلیخانبین ہے۔ اور دوسرام معرعه دیوان حافظ شیرازی کا مب سے بہلام مرعه ہے۔ بیشعرا سے موقعوں پر پڑھا جاتا ہے جیسے کوئی شخص زید کی مجڑی برکے سرباند ھنے کی کوشش کرے۔ اور اوٹ بٹا تک با تیم کرے۔ یا مسائل اربعین خطی ورق ۱ سی شرح حصن حمین سے مسائل اربعین خطی ورق ۱ سے شرح حصن حمین سے مسائل اربعین خطی ورق ۱ سے شرح حصن حمین سے مسائل اربعین خطی ورق ۱

گوشت کے تین حصہ کریں ان سے ایک حصہ فقراءاور مساکین کو دیں۔ باقی دو جھے رشتہ داروں اور جمسابوں کے کھانے کیلئے تیار کرکے ان کے سامنے رکھیں۔ لہذا اس کے مستحب ہونے کا اقرار کرنے کے بعد بیہ کہنا کہ اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں (عقل سمجھ سے ) بہت بعید قول ہے۔'' لے

#### بارهواں رد

ہندوستان ہیں بچوں کی مدرسہ ہیں پڑھائی کے آغاز کیلئے چارسال چار ماہ اور چارون کی عمر جولوگوں نے رائج کررکھی ہےاس کیفیت سے عمر کی بیمقدار اصول شرع جو کہ قرآن مجید، سنت، اجماع امت اور سابق مجہدین کے قیاس ہیں، سے ثابت نہیں ہے۔ بع

میں کہتا ہوں اس کا جُوت شرع شریف میں وارو ہے۔ چنال چرصاحب
مسائل اربعین نے (اس جواب میں آگے) خودشرح شرعة الاسلام سے نقل کیا ہے کہ

"بچوں کے کمتب میں تعلیم کے آغاز کیلئے چارسال چار ماہ اور چاردن کی عمر مقرد ہے۔

بعض علاء نے اس کی تو جیہہ یہ بیان کی ہے کہ حضور نبی اکرم ایسٹے کا پہلی بار جب سینہ
مبارک چاک کیا گیا تھا تو آپ کی عمر مبارک اتنی ہو چکی تھی۔ سے لہذا یہ شہور بات
ثابت ہوگئی اور اس محض کا قول باطل تھہرا جو ریہ کہتا ہے کہ "عمر کی اس مقدار کی تعین کی
کوئی اصل نہیں ۔"

ا سائل اربعین درق بہب 1 ع سائل اربعین خطی ورق ۱ ع سائل اربعین خطی ورق ۵ ا ع سائل اربعین خطی درق ۵ ب سائل اربعین خطی درق ۵ ب بعد اضافہ ہے۔ بعد ازال می درق ۵ بیارت اس کے بعد اضافہ ہے۔ بعد ازال می نویسد والمشہو رانہ علیہ الصلوٰ ق والسلام کان لہ جیئہ جند شکت سنین پس از نقل ایس قول مشہور تو جبہ اول ضعیف گردید فضح ان ہذاالتو قیت لا اصل لہ فی الشرع (اس عبارت سے معلوم ہواکہ اس کی اصل موجود ہے اگر چہ ضعیف ہے)

#### تیرهواں رد

صاحب مسائل اربعین نے ساتویں سوال کے جواب میں لکھا کہ ملاء نے
نعمت کے حاصل ہونے کے بعد فرحت اور سرور کا وقت مقرر کر رکھا ہے۔ جبیبا کہ ولیمہ
کا کھانا نکاح کے بعد اور عقیقہ ولا دت کے بعد ہوتا ہے نعمت کے حاصل ہونے کی امید
پرخوشی کا وقت مقرر نہیں کیا۔ لہذا مکتب میں تعلیم کے آغاز کے بعد مٹھائی اور کھانا تقسیم
کرنامسنوں نہیں۔ ا

میں کہتا ہوں کہ یہ بات ذہن شین رکھنی چاہیے کہ عدرسہ میں اسباق کا آغاز کرنے پرخوشی پڑھنے کی قابلیت کی نعمت پر ہے۔ لہذا بیسنت ہے یہ خوشی نعمت کے حصول کی امید پرنہیں ہے۔ جبیبا کہ صاحب مسائل اربعین نے سمجھا ہے اور اگر مصنف کے بقول اسے نعمت کے حصول کی امید پرخوشی قرار دیا جائے تو بھی اس کا مسنون ہاتھ سے نہیں جاتا۔ چنال چہ حضرت امیر الموشین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسنون ہاتھ سے نہیں جاتا۔ چنال چہ حضرت امیر الموشین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ سیجھنے کے بعد اونٹ ذری فر مایا اور اپنے دوستوں کو کھلا یا۔ اس طرح یہال سورہ فاتھ کی تعلیم کے بعد مشائی اور کھا تا تیار کرنا بھی مسنون ہوگا۔ لہذا اس فعل کوسنت سے بعید قرار دینا انصاف سے دور ہے۔

#### چودهوان رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ نعمت الحضوص دین نعمت کے حاصل ہونے کے بعد خوشی منانا ، کھانا دوستوں کو کھلانا ، شیرین وغیرہ تقسیم کرنا جائز ہے۔ یہ

ا مسائل اربعین خطی در ق ۵ ب سے سائل اربعین خطی درق ۱ درق ۱ درق ۱

Marfat.com

Marfat.com

میں کہتا ہوں اس صورت پر جائز ہونے کے لفظ کا اطلاق کا تب کی غلطی سے ہوگا۔ مناسب بیہ ہے کہ اسے سنت کہیں کیوں کہ اس کا ثبوت خلفائے راشدین سے خلیفہ ٹانی رضی اللہ عنہم کے فعل سے ہے۔ اور ان کے فعل کا سنت ہونا درج ذیل اس حدیث سے ظاہر ہے۔

علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین الهادین المهدیین لی علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین الهادین المهدیین لی ترجمہ: میری سنت اور رہنمائی فرمانے والے، ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کواپناتالازم ہے۔

پندرهوان رد

صاحب مسائل اربعین نے آٹھویں سوال کے جواب میں کہا اس طرح اگر شیریٹی تقتیم کرے تو بھی جائز اور مباح ہوگا۔ یے

میں کہتا ہوں کہ شیر بنی سے مراد میٹھا کھاتا ہے لہذا وولوں لیعنی کھانا کھلانے اور شیر بنی تقسیم میں فرق نہیں ہے لہذا میغل مستحب ہوگا جیسا کہتم نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح مشکلوۃ کی نقل سے خوداعتراف کرلیا ہے۔

سولھواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ لڑکیوں کے کان چھیدنے کے وقت کھا تا اور شیر بنی تقسیم کرنا کسی کتاب میں نظر سے نہیں گذرا۔

میں کہتا ہوں کہ نمی کریم تالیقی کے زمانہ میں صحابہ کرام بغیر کسی اٹکار کے کیا میں کہتا ہوں کہ فنی کریم تالیقی کے زمانہ میں صحابہ کرام بغیر کسی اٹکار کے کیا کرتے تھے جیسا کہ فنا وئی جمادیہ سم میں ہے اس سے مستورات کے فق میں اس کا

ا سنن ترندی حدیث قم ۲۷۷۷ ع سائل اربیمی خطی ورق ۱ س سائل اربیمی خطی ورق ۲ ا س نقب اون الطفل من البتات لائم کا نوایفتلون ایک فی دمن رسول النصلی الله علیه وسلم من غیرا نکار . (فو ثوسٹیٹ فراوی حماور پیخر ولد خانقاه سلطانیه جهلم) نوٹ: اس پرصفی یا اور اق کے غمر درج نہیں ہیں ۔

سنت ہونا ٹابت ہوتا ہے۔لہذانعمت لینی سنت کے حصول کے بعد کھانا اورشیری تقسیم کرنا بھی مستحب ہوگا جیسا کہ ختنہ میں ہے۔

#### ستارهواں رد

صاحب مسائل اربعین نے نویسوال کے جواب میں کہا کہ چھوٹے لڑکوں کے ہاتھ یاؤں میں مہندی لگانا حرام ہے۔ لے

میں کہتا ہوں (نصاب الاحتساب کی عبارت سے مصنف نے) حرام ہونے کے دعویٰ کی سند کے طور پر ذکر کیا اس کی عبارت میں لفظ لایہ نب بغی ہے جو مکر وہ ہونے پر دلالت کرتا ہے نہ کہ حرام ہونے پر درمخنار کے حاشیہ طحطاوی کے میں عورتوں کے مشابہت کے باعث اسے مردوں کیلئے مکروہ کہا ہے۔ ہدایہ میں ریشم کے لباس کو (نابالغ لڑکوں کیلئے) مکروہ کہا ہے۔ سی لہذا حرمت کے لفظ کا اطلاق نہیں کرنا جائے۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

ولاتقولوا لماتصف السنتكم الكذب هذا حلال

وهذا حرام لتفتروا على الله الكذب \_ س

ترجمہ: اورمت کہوائی زبانوں سے جھوٹ بولتے ہوئے کہ بیر چیز طال ہےاور میرام تا کہتم اللہ تعالی برجھوٹا بہتان باعدھو۔

Marfat.com

ل مسائل اربعین خطی درق ۱ ا

لل طحطاوي ماشيدر مختار جلد ٣ صغيره ٢١ مطبوعه كوينه

س مدارية خرين جلد اصفيه ١٥٨٠ ١٥٨٠ مطبوعه الا ادر

م الخل آیت ۱۱۲

#### اثمارهواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ لہذا جو چیز بالغ مردوں کیلئے جائز ہے نابالغ بچوں کیلئے جائز ہے وہ نابالغ لڑکی نابالغ بچوں کیلئے بھی جائز ہوگی اور جو چیز بالغ مستورات کیلئے جائز ہے وہ نابالغ لڑکی کیلئے بھی جائز ہوگی اور جو چیز (بالغ مردو تورت) دونوں کیلئے مباح نہیں ہے وہ نابالغ لڑکی اور نابالغ لڑکے کیلئے بھی مباح نہ ہوگی۔ ل

بیں کہتا ہوں شرعی عقود جیبا کہ بھے، شرا، نکاح، طلاق اور اس کی مانند معاملات ہالغ لوگوں کیلئے جائز ہیں تابالغوں کیلئے ناجائز ہیں لہذا بالغ اور نابالغ ان دونوں کا حکم ایک جیبانہیں ہے۔اسے بچھ کیجئے۔

#### انیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے بارھویں مسئلہ کے جواب میں لکھا کہ ولیمہ کا کھانا کھلانے کی صورت میں سنت ادانہ ہوگی ۔ یک

میں کہنا ہوں صاحب مسائل اربعین نے خود ہی مشکلوۃ کے حاشیہ لکھنے والے بزرگ زین العرب سے اپنی ای کتاب اور اسی جواب میں بول نقل کیا ہے۔

ان الولیمة یکون بعد الدخول وقیل عندالعقد وقیل عندهما۔ سے ان الولیمة یکون بعد الدخول وقیل عندالعقد وقیل عندهما۔ سے ترجمہ: ولیمہ بیوی سے دخول کے بعد بوتا ہے بعض علاء نے فرمایا ثکاح کے ترجمہ: ولیمہ بیوی سے دخول کے بعد بوتا ہے بعض علاء نے فرمایا ثکاح کے

وفت ہوتا ہے اور بعض نے فر مایا دونوں کے وفت ہوتا ہے۔

ا مسائل اربعین خطی ورق لاب فی عنون: حضرت مصنف علیه الرحمه نے یہاں بھی عبارت کا ابتدائی حصه تل مسائل اربعین خطی ورق لاب فی مرمتر جم نے پوری متعلقہ عبارت ورج کردی ہے۔
مرک اس بعدائی آخرہ کھودیا فی مشرح می پوری متعلقہ عبارت ورج کردی ہے۔
مرائل اربعین خطی ورق کے اس مسائل اربعین خطی ورق کے ا

Marfat.com

Marfat.com

صاحب مسائل اربعین نے خود وضاحت کردی کہ ولیمہ اس کھانے کو کہتے

ہیں جوعقد نکاح کے نزدیک یا دخول کے وقت یا دونوں دِنوں میں نعمت پرشکر کے انداز
پر تیار ہوتا ہے۔ ''نزدیک عقد نکاح'' کے الفاظ سے ظاہر ہوا ولیمہ عقد نکاح کے
نزدیک ہوتا ہے اپنی وضاحت کو بھلا دینا اور اس صورت کو سنت قرار نہ دینا خود اپنے
او پر الزام عائد کرنا ہے۔ نہ کور بالاعبارت سے بیام رواضح ہوجاتا ہے کہ عقد نکاح کے
قریب کھانا کھلانے سے ولیمہ کی سنت پوری ہوجاتی ہے۔

#### بیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے تیرھویں سوال کے جواب میں لکھا کہ چنال چہ ملاعلی قاری نے مشکوٰ قشریف کی شرح میں لکھا۔

من اصر على امر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد اصاب دونه الشيطان من الاحتلال فكيف من اصر على بدعة ومنكر\_ل

(جس شخص نے کمی مستحب امریر اصرار کیا، اسے عزیمت قرار دے دیا اور رخصت پڑمل نہ کیا تو شیطان نے اسے کمرابی تک پہنچا دیا۔ تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جو کمی بدعت اور بری بات پراصرار کرتا ہو۔)

میں کہتا ہوں حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ان (علمائے ربانیین کے) قول کے مخالف ہے جن کا ارشاد ہے کہ عزیمیت پڑمل کرتا اولی ہے جیسا کہ مختق علمائے کرام کی کتابوں میں فدکور ہے اورای پر اہل تقوی حضرات کاعمل ہے لیعنی بیہ

ل سائل اربعین خطی ورق ۸ب مرقاه القاتع ج ص

لوگ حتی الامکان عزیمت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔اور رخصت پر عمل کرنے سے اجتناب برتے ہیں۔

لكل وجهة هو موليها فاستبقوالخيرات\_ل

ترجمہ: ہر محض کیلئے قبلہ ہے وہ اس کی طرف رخ کرتا ہے نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرو۔

علاوہ ازیں بیدولیل فریق خالف کے دعویٰ کے مطابق نہیں ہے۔ کیوں کہ جیب کا دعویٰ تو بہت کہ بیام لیعن وہ عورت جس کو نکاح کا پیغام دیا گیا ہوا سے علیحدہ مکان بیں بٹھا نا مباح افعال سے ہے۔ اور ایسے امور بیس کام کا کرنا یا ترک کردینا دونوں برابر ہیں۔ جیب نے مباح کام کے بارے بیس اصرار کوخواہ کرنے پرہویا چھوٹر دینے پر (دونوں) کو کروہ قرار دیا ہے جب کہ حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مستحب کام پراصرار کا تھم بیان کیا ہے نہ کہ مباح کام پراصرار کا۔ لہذا دعویٰ اور دلیل کے درمیان مطابقت ندر ہیں۔

#### اکیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے کہا کہ رشتہ داروں میں امداد کے طور پر نیوتا (وہ رقم جوشادی کے موقع پر صاحب خانہ کورسم کے طور پر دی جاتی ہے اسے پنجا لی زبان میں نیندرا کہتے ہیں) دیتا نیکی صلہ رحمی کے قبیل سے مباح ہے۔ یا میں نیندرا کہتے ہیں) دیتا نیکی صلہ رحمی کرنامت ہے بلکہ بعض مقامات پر جب میں کہتا ہوں کہ نیکی اور صلہ رحمی کرنامت ہے بلکہ بعض مقامات پر جب کے قریب کے رشتہ دارمختاج ہوں واجب ہوجا تا ہے۔

ل البقرة آيت ١٢٨ ٢ مسائل اربيس خطى ورق ١ ١

#### بائیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے چودھویں سوال کے جواب میں لکھا۔ شریعت محمدی میں ان امور (برات کی زھتی کے وقت برادری کے لوگوں کا دولہا کوسلامی کے طور پر بچھدینا دولہا کے گھر بہنچنے پر دلہن کورونمائی کے انداز میں بچھدینا) کی اصل پائی نہیں جاتی ۔ اِ

میں کہتا ہوں میامور بھی نیکی اور صلہ رحمی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث قدی میں ارشاد باری ہے۔ میں ارشاد باری ہے۔

من وصلک وصلته ومن قطعک قطعته۔ ۲ یعنی اللہ تعالیٰ نے رشتہ داری کے حق میں فرمایا جو تیرے تعلق کو جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو تیرے تعلق کوتو ڈے گا میں اسے تو ڑوں گا۔ ان احسانات کی فضیلت اس حدیث سے معلوم کرنی جا ہیں۔

#### تئیسواں رد

انیسویں سوال کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا عورتوں کے
لئے سونا اور چاندی دونوں دھاتوں کا استعمال جائز ہے لیکن سہرہ میں اس کا استعمال
کفار کی مشابہت کے باعث عورتوں کیلئے بھی مکروہ ہے۔ سے اور سہرہ جو پھولوں سے
تیار کرتے ہیں، بھی مشابہت کفار کے باعث جائز نہیں ہے۔ بلکہ پھولوں کے ہار جو
دولہا اور دلہن کے سریر نکاح کے وقت یا اس کے بعد باندھتے ہیں بھی برعت ہے۔ یک

ع مشکوة المصابح ص ۱۹ قد می کتب خانه کراچی مع مسائل اربعین خطی در تی ااب

ل سائل اربعین خطی در ق ۱ ساسسائل اربعین خطی در ق ۱۱ س

بیں کہتا ہوں پھول ،عطراورخوشبو کی مختلف اقسام شریعت مبار کہ میں مسنون بیں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

حبب الى من دنيا كم ثلاث النساء والطيب وقرة عيني في الصلواة \_\_\_

ترجمہ: تمہاری دنیا کی چیز ول سے تین چیزیں مجھے محبوب ہیں۔ ا) عورتیں ۴) خوشبو ۳) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ یہ حدیث مبارکہ خوشبو کے محبوب ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اس کے ثبوت میں کسی کو کلام نہیں ہے۔ اور جو چیز شرع شریف میں ثابت ہواسلام کے کسی مخالف فرقہ کے استعمال کرنے ہے اس کا جوازختم نہیں ہوسکتا۔جس طرح بیت الخلاء سے باہرا نے کے بعد ہاتھوں کوٹی میں دھونا سنت ہے۔مشرک ہندؤوں کے استعال کے باعث اس کا مسنون ہوناختم نہیں ہوتا۔لہذا پھولوں کے سہرہ کو بدعت کہنا مناسب نہیں ہے اس طرح جب سونے اور جاندی کا زیورمستورات کیلئے جائز ہے تو سونے اور جاندی کا سہرہ بھی جائز ہوگا جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔ نکاح کا پیغام وینے والے کے سریر پھول باندھنا اور جھوٹی پکڑی (جے صاحب مسائل اربین نے مرآة الصفاء کے حوالہ سے بدعت لکھا ہے ) سر پرد کھنا بدعت ہے اس سے صاحب مراة الصفاكى مراد بدعت حسنه ہے كيول كدان اشياءكى اصل حضرت شارع عليدالسلام سے یا ریجوت کو پیچی ہوئی ہے جیسا کداو پر بیان ہوا۔

ا جامع صغير مع شرح القيسير جسم ١٨٧ دارالحديث جامعه ازهر معر على اربعين ورق ااب

#### چوبیسواں رد

ای سوال کے جواب میں بعد ازاں صاحب مسائل اربعین نے لکھا بعض علاء نے فرمایا کہ ہار دولہا اور دلہن کے سریر باندھنا آتش پرستوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ لے

میں کہتا ہوں کہ بعض علماء کا قول جوجمہور علماء کے مخالف ہوسا قط الاعتبار ہوتا ہے۔

#### پچیسواں رد

بیبویں سوال کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ نکاح کے اعلان کیلئے نقارہ بجانا حرام ہے۔ یہ

میں کہنا ہوں کہ نکاح میں طبل (ڈھول، نقارہ) بجانا جائز ہے۔جیسا کہ علامہ طحطا وی رحمۃ اللہ علیہ نے درمختار کی عبارت المملا ھی ترجمہ: تھیل کود پراُجرت درمت نہیں۔

كماشير بلي قرمايا كالمسزاميسرو الطبل وغيرهما اى طبل اللهو اما اذا كان بغيره كطبل الغزاة وطبل العروس فيجوز - سي

ترجمہ: (کھیل کود) جیسے مزامیر اور ڈھول بجانے وغیرہ پراجرت نہیں لیعنی الہو کیلئے بیخے والا ڈھول برلیکن جب ڈھول اس کے علاوہ کسی اور غرض کیلئے ہوتو جائز ہے جیسے کہ غازیوں اور شادی کا ڈھول۔

ی مسائل اربعین خطی در تن ااب سے مسائل اربعین خطی در تن ااب

س (۱) الفحطادى على الدرالتى ارجلهم صفحه ۱۳ المكتبة العربية كوئه (۱۱) روالتى ارجلده صفحه ۲۵،۲۵، ۱۵ داراحيا، التراث العربي بيروت وف نوث دوالتى الكراث الول يون نيلة العرس دف يعترب به التراث العربي وقت من التراث العربي وقت المتعلن بالنكاح وقت المتعلن بالنكاح وقت يجانع من كوئي حرج نهيس و المتعلن بالنكاح وقت بجانع من كوئي حرج نهيس و المتعلن بالنكاح وقت بجانع من كوئي حرج نهيس و المتعلن بالنكاح وقت بجانع من كوئي حرج نهيس و المتعلن بالنكاح وقت بجانع من كوئي حرج نهيس و المتعلن بالنكاح وقت بجانع من كوئي حرج نهيس و المتعلن بالنكاح وقت بجانع من كوئي حرج نهيس و المتعلن بالنكاح و المتعلن بالكاح و المتعلن بالنكاح و المتعلن بالكام و

#### چهبیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ دہل (ڈھول) اور تاشہ طبل کے تھم میں

يں۔ ل

میں کہتا ہوں کے طبل کا تھم تم کو درمختار کے شارح کی عبارت ہے معلوم ہو چکا اب مجیب کے قول کے مطابق ڈھول اور تاشہ کا تھم بھی اس پر قیاس کرلو۔

# ستائیسواں رد

اکیسویں سوال کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھانفسی نفسی کی آواز ہر چھوٹے بروے نیں گے۔ میں اسلام کے۔ میں اس

میں کہتا ہوں کہ حضور شفیج المذہبین امام الانبیا جلیجیج (قیامت کے روزنسی نفسی کی بجائے (قیامت کے روزنسی نفسی کی بجائے ) امتی امتی ارشاد فر مارہ ہوں گے۔لہذا مجیب کو چاہیے تھا کہ وہ اس کلمہ سے حضورا کرم النسطة کا استثناء ذکر کرتے مطلقا اس طرح کہنا مناسب نہ تھا۔

#### اٹھائیسواں رد

چھبیسویں سوال کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا آلات لہو سے خالی گاگر پڑھنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے سے

میں کہتا ہوں محقق علماء محدثین نے نکاح، عیدین ، ختنہ یا مسافر کی آمداور خوشی ومسرت کے دیگر مواقع پر درج ذیل احادیث مبارکہ کی دلیل سے دف بجانے اور گانے کومباح لکھا ہے۔

عن الرُّبَيْع بنت مُعَوِّذ بن عفراء قالت جاء النبي صلى الله

ل سائل اربعین خطی درق ۱ ۱ س سائل اربعین خطی درق ۱ ۱ س سائل اربعین خطی در ق ۱ ۱

علیه وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف یندبن من قتل من آبائی یوم بدر اذقالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی هذه و قولی بالذی کنت تقولین رواه البخاری مشکوه ل

ترجہ: حضرت رائع بن معود بن عفراء رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ جب بھے شوہر کے گر بھیجے دیا گیا تو نبی کریم ہیلی تشریف لائے وہ میرے بستر پراس طرح تشریف فرما ہوئے جس طرح کریم ہیلی تشریف ہوتو ہمارے فائدان کی بچیوں نے دف بجانا شروع کردیا اور جنگ بدر میں میرے آبا میں جوافراد شہید ہوئے ان کے دف بجانا شروع کردیا اور جنگ بدر میں میرے آبا میں جوافراد شہید ہوئے ان کے اوصاف بیان کرنے لگیں اچا تک ان میں ایک لڑکی کہنے لگی کہ ہمارے اندرا سے نبی تشریف فرما ہیں جوکل وقوع ہونے والی بات کو جانے ہیں تو آپ نے فرمایا اس

وعن عائشة قالت قال النبي مَلْنِ اعلنوا هذا النكاح واجعلوه في المساجد واضربوه عليه الدفوف منكلوة - على

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ ام المونین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علی ہے فرمایا اس نکاح کا اعلان کرو۔اسے مسجدوں میں منعقد کیا کرو۔اوراس پردف بجایا کرو۔

وعن محمد بن حاطب الجمحى عن النبى فَلْنِ فَصل مابين الحلال والحرام الصوت والدف في النكاح مشكوة سي الحلال والحرام الصوت والدف في النكاح مشكوة سي المكاوة المائح ص الا تدكي كتب فاندكرا في على مثكوة الممائح ص الا تدكي كتب فاندكرا في على مثكوة الممائح ص الا تدكي كتب فاندكرا في على المثلوة الممائح ص الا تدكي كتب فاندكرا في المثلوة الممائح ص الا تدكي كتب فاندكرا في المثلوة الممائح ص الا الدكي كتب فاندكرا في المثلوة الممائح ص الا الدكي كتب فاندكرا في المثلوة الممائح ص الا الدكي كتب فاندكرا في المثلوة الممائح ص المثلوة الممائح ص المثلوة الممائح ص المثلوة الممائح ص الدكاري الدكاري المثلوة الممائح ص الدكاري الدكاري المثلوة الممائح ص الدكاري المراي الدكاري المثلوة المكاري الدكاري المكاري المك

لِ مَشَاوُةَ الْمُسَائِعِ صُلَاكِمُ لَدَ مِي كُتِ خَانْ الرَافِي عَلَى مُشَاوُةَ الْمُصَائِعِ صُلَاكِمُ لَدِي لَتِ حَانَهُ مِنَا. ٣ مَشَاوُةَ الْمُصَائِعِ صُلاكِمُ قَدِي كُتِ خَانْهُ كُرافِي

ترجمہ: حضرت محمد بن حاطب محمی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بی کریم میاللہ نے فرمایا حرام اور حلال کے مابین فرق آ واز اور دف کا ہے۔
علیت نے فرمایا حرام اور حلال کے مابین فرق آ واز اور دف کا ہے۔
جب حضورا کرم آلیت نے دف کے ساتھ گانا ساعت فرمایا ہے اسے حرام کہنا حد درجہ کی بے ادبی ، اللہ تعالی ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

# انتیسواں رد

ای سوال کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ گانے پراجرت لینا اور دینا حرام ہے۔ لے

میں کہتا ہوں کہ گانا گانے پرشرط کے بغیرا جرت دینا جائز ہے۔ چناں چہ درمخنار میں ہے۔

> ولو بلا شوط جائز۔ ٢ رجمہ: اگرشرط لگائے بغیرگانے کی اجرت لی توجا تزہے۔

# تیسواں رد

میں کہتا ہوں کہ ہم تشکیم ہیں کرتے کہ ان چیزوں کا (جنازہ کے ہمراہ) کے انا جا ہلیت کی رسم ہے۔ اس دعویٰ کیلئے معتبر کتاب سے حوالہ در کا رہے۔ ان چیزوں کا ساتھ لیے جانا مجانا مجتاجوں کو دینے کیلئے ہے۔ مردوں کے (ایصال ثواب کے) لئے سے۔ مردوں کے (ایصال ثواب کے) لئے

اے مسائل اربعین خطنی ۱۹ب ع الدرالخار مع شرح ردالخار جلد ۹ صفی ۱۴ داراحیاء الکتب العربیة بیروت به نوث: درمخارمطبوعه کی عبارت بول ہے (ولواخذ بلاشرط بیاح) سے مسائل اربعین خطی ۲۰ب

Marfat.com

صدقہ کرنے کی فضیلت سے احاد بیث سے ثابت ہے۔

خور مجیب نے صدقہ کرنے کی فضیلت میں وارداحادیث شرح صدور سے نقل کی ہیں۔ حضرت شنخ عبدالحق محدث وہلوی رحمۃ الله علیہ نے مشکوۃ شریف کی شرح میں کھا۔ دنیا سے کوچ کرنے کے بعد سات روز تک میت کی جانب سے صدقہ ویا جائے۔ لے

اس سے معلوم ہوا کہ انقال کے دن سے لے کرسات روز کے آخرتک میت کی جانب سے صدقہ کرنامتحب ہے۔ پہلے ، دوسر سے اور تیسر سے دن صدقہ سے منع کرنامتحب امر کی منع کرنامتحب امر کی اور اپنے آپ کو تو اب عظیم سے جو متحب امر کی ادائیگی کے باعث نفذ حاصل ہور ہا ہو ، محروم کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان پرحم فرمائے حالاں کہ پہلے سوالوں کے جوابات میں خوداس آیت مبارکہ سے نیکی کے کاموں کے جواز پراستدلال کیا ہے۔

وافعلو الخير لعلكم تفلحون - ٢ رجمه: فيكى كروتا كمم فلاح ياؤ -

#### اکتیسواں رد

ای سوال کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا وہ چیز جس کی نظیر شریعت کی اصل میں نہ پائی جائے اس کا کرنایا تو مکروہ ہے یا حرام ۔ سیم میں کہنا ہوں کہ جمیب پر انتہائی تعجب ہے کہ علم کے باوجود الی با تیں لکھتے ہیں جو آپس میں متضا داور متناقض ہیں علماء کے خلاف الیے امور بیان کرتے ہیں جو بیں جو اللہ عات شرح مشکرة جلد اسفد ۱۱۵،۵۱۵ مطبی تی کارکھنو سے الیج آبت نبر ۵۷ سے سائل اربیون نظی ورق ۱۰ ب

صیح الفکر اور دقیق النظر اصحاب سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ چناں چاک بیان میں انہوں نے '' وہ چزجس کی اصل'' کی بجائے'' وہ چزجس کی نظیر'' کہا۔ ای طرح کی اور با تیں بھی انہوں نے کہی ہیں۔ جیب کی آپس میں متناقض با تیں ہونے کی وضاحت سے ہمی انہوں نے کہی ہیں۔ جیب کی آپس میں متناقض با تیں ہونے کی وضاحت سے کہا کہا اثبات کرتے ہیں اور اس کے جزئیات سا انکار کرتے ہیں۔ (جب کہا صول سے ہے کہ جب کی کلی امر کا اثبات ہوجائے تو اس کے جزئیات کا اثبات خود بخو د ثابت ہوجائے تو اس کے جزئیات کا اثبات خود بخو د ثابت ہوجاتا ہے ) اس کی مثال سے ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ میت کو ثو اب پہنچانے کی ثبیت سے صدقہ کرنا جائز اور مستحب ہے اور اس کی خصوصی صور توں سے منع کرتے ہیں۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ کوئی شخص سے ہے اور اس کی خصوصی صور توں ہے اور سفید اور ہیں۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ کوئی شخص سے ہے کہ بھیڑ بکری حلال ہے اور سفید اور سامید اور سفید اور سفید اور سفید اور سفید اور سفید اور سفید کی اس بھی پر فخر ہے۔ (ایسی ہی صورت سفید کی کئی نے کیا خوب کہا ہے۔ صال کیلئے ) کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

گرجمین کمتب است و ملا کارطفلان خراب خوابد شد ترجمه: اگریمی مدرسه اور استاد ہے تو طالب علموں کا معاملہ برباد ہوجائے گا۔

#### بتيسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے ای سوال کے جواب میں لکھا کہ متحب ہے ہے کہ دکھاوے اور وقت اور دن کی تعین کے بغیر صدقہ دیا جائے ورنہ بدعت ہوگا۔ لے میں کہنا ہوں کہ جس چیز کی خوبی حصرت شارع علیہ الصلوة والسلام سے ثابت ہاں کی کینے وقت اور دن کی تعین سے اس کی خوبی خم نہیں ہوتی۔ چنال چہ در مختار میں کھا۔

ل مسائل اربعین خطی ورق ۲۰ب

# المصافحة حسنة ولو بعد العصر والفجر \_ لي رحمه: مصافح كريامتي با رجمه عمر اور فجر كے بعد مور و الفجر كے بعد مور و مور و مدافع كريامتي اللہ و اللہ ما مور و الفجر كے بعد مور و مدافع كريامتي اللہ و اللہ ما مور و اللہ مور و اللہ مور و اللہ مور و مور و اللہ مو

سوال نمبر ۱۳۷ کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا ہے کہ تعزیت

کرنے کے وقت دُعا کے موقع پر دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھا نا بظا ہر جا کز ہے۔ کیوں کہ حدیث
شریف میں دُعا کے موقع پر مطلقاً ہاتھ اُٹھا نا وارد ہے لہذا اس وقت بھی مضا نقہ نہیں
ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھا نے کی تخصیص حدیث میں
وارد نہیں ۔ ب

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کاشکر ہے کہ جیب نے اس موقع پر کلی تھم کواس کے جزئیات پر جاری کر کے جواز کا قول کیا ہے۔ لہذا مجیب پر لازم تھا کہ اس قاعدہ کے مطابق اس کی دیگر جزئیات پر بھی یہی تھم جاری کر کے اس کے جواز کا قول کرتا۔ مثلاً میت کے مالی اور بدنی عبادت کے ایصال ثواب کیلئے ہاتھ اٹھا تا جو کہ مروج ہے۔ فاتحہ اور خطبوں کے درمیان دُعا کیلئے ہاتھ اٹھا تا جو کہ معمول ہے وغیرہ۔ ورنہ تناقص لازم آئے گا۔ جبیا کہ انصاف پندلوگوں پخفی نہیں ہے۔

# چونتیسواں رد

ای سوال کے جواب کے آخر میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا ہے تعزیت کے وقت دُعا کے موقع پر ہاتھ اٹھانے کی تخصیص حدیث میں وارد بیں ہے۔ سے

# اس آخری جملہ کا جواب میہ ہے کہ حضرت شارع علیہ السلام پر ہرجز سید

ا الدرالخارم ردالخارجده صفی ۱۲۳ داراحیاء الراث العربی فوث: در مخار مطبوعه کی عبارت یوں ہے (کالمصافحة ای کیما تسجوز المصافحة لانهاستة قلیمة ... واطلاق المصنف تبعا للدر والکنز والوقایة والنقایة والجمع والمتقی وغیره یفید جوازها ولو بعد العصر)

ع مائل اربین خطی درق ۱۲۲ س مائل اربین خطی درق ۱۲۲ ا

بیان کرناضروری بیس ہے ہاں کلی تھم کا بیان لازم ہے جیسا کہ آپ تاہیے نے فرمایا:

کل مسکر حرام۔ اِ

اس مدیث میں بدولالت پائی جاتی ہے کہ جہاں کہیں نشر کی علت موجود ہوگی اس پرحرمت کا حکم جاری ہوگا۔فاعتبروا یااولی الابصار ۔بیاس معارت فطعی نص ہے۔

#### پینتیسواں رد

سوال نمبر ۱۳۳۷ کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ تیج کے دن دریاں بچھاتا، خیصے لگانا، خوشبوئیں تقسیم کرنا اور اس طرح کے تکلفات جوموجودہ دور کے لوگ کرتے ہیں سب بدعت سبید اور ناجائز ہیں۔ بع

میں کہتا ہوں کہ مجیب کا دعویٰ بے دلیل ہے۔ اعمال کا دارومدار فیتوں پر ہے۔ اعمال کا دارومدار فیتوں پر ہے۔ اگرکوئی آ دی قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں ، کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کی عزت وقت قریبے دریاں وغیرہ بچھائے تومستحسن ہوگا تا کہ وہ پاک دریوں پر بیٹے کرقر آن مجید کی تلاوت اوراللہ تعالی کا ذکر کریں اور قبولیت کا باعث ہو۔ ای طرح آگر کسی شخص کے پاس وسیح جگہ نہ ہووہ فدکورہ بالا لوگوں کیلئے خیے لگا ہے اس میں کیا حرج ہے۔ خوشبو تسیم کرنا اور عطر استعال کرنا خودمسنون ہے۔ خوشبوکورد کرنا اور اس کو استعال نہ کرنا ممنوع ہے۔ ارشا دنبوی ہے۔

#### ثلاثا لاترد الطيب واللبن والوسادة \_ ٣

ا جامع صغير مع فيض القدير جلد ٢ مسائل البين فطى ورق ٢٢ بروت على مائل البين فطى ورق ٢٢ ب على الفتح الكبير جلد الصفح ٢٠٠٥ وارار قم بيروت من الفتح الكبير جلد الصفح المائل المبير بيروت من الفتح الكبير كالفاظ بيري ثلاث لاتود الرسادة واللهن والطين اللبن "

# ترجمه: تنین چیزوں کوردہیں کیا جاتا۔خوشبو، دودھاور تکیہ۔

#### چھتیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے سوال نمبر ۳۳ کے جواب میں لکھا کہ تیجہ کے دن اجتاع کرنا، صالحین اور قاری حضرات کے اس جمع میں قرآن مجیدیا ایک پارہ یا ایک سورت کے تم کیلئے کچھ پڑھنا مکروہ ہے جنال چرنصاب الاختساب میں ہے۔ ان ختم القرآن جهراويسمي بالفارسية سيهاره خواندن

لعنی جماعت کے ساتھ باواز بلند قرآن مجید کاختم جس کوسیپارہ پڑھنا کہتے ہیں مکروہ ہے۔ ل

میں کہتا ہوں کہ مجیب کا وعویٰ دلیل کے مطابق نہیں ہے۔اس کئے کہ نصاب الاختساب میں تنبرے دن کے ختم کا ذکر ہی نہیں اور مجیب کے دعوے کا جزواعظم يمي ہے۔مزيد بيك صاحب نصاب الاحتساب في آن مجيدكو باواز بلند جماعت كے ساتھ پڑھنے كو مكروہ فرمايا ہے۔اس لئے كہاں طرح سے قرآن مجيد كے یر صنے سے اس کاسننا فوت ہوگا اور قرآن مجید کاسنتا واجب ہے۔

اس کی دلیل میص قرآنی ہے:

واذا قرى القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون-ترجمه: اور جب برها جائے قرآن مجیدتو کان لگا کرسنواے اور حیب ہوجاؤتا کہتم پررحمت کی جائے۔

ل مسائل اربعين خطى ورق ٢٢ ب

لہذاانہوں نے واجب کے ترک کیلئے مکروہ ہونے کا تھم لگایا ہے اور جس صورت میں قر آن مجید کی تلاوت با واز بلندنہیں ہوگی کراہت کا تھم بھی نہیں رہے گا۔
تیجے کے دن اجتماع کا مکروہ ہونا اس روایت سے کسی طرح ہے بھی ہجھ میں نہیں آتا۔
اب مجیب کی خدمت میں میں عرض کرتا ہوں کہ تیجے کے دن لوگ دومقاصد
کیلئے جمع ہوتے ہیں۔

- ا) میت کے گھروالوں سے اظہار افسوس
- ٢) قرآن كريم اوركلمه طيبه پڙهنا نيز ميت كوان كا تواب پهنچانا۔

تعزیت کرنا خودمسنون ہے اور آپ نے بھی اس کے جواز کا تھم دیا ہے۔ قرآن کریم اور کلمہ طیبہ پڑھنا اور میت کواس کا ثواب پہنچانا بھی حدیث پاک سے ثابت ہے لہذا ان دو نیک کاموں سے کون سا مکروہ جوا وضاحت سیجئے تا کہاس کا جواب دیا جائے۔

تیج، دسویں، بیسویں اور جالیسویں کی تغین کی غرض مالی اور بدنی ثواب کو کہنچا تا ہوتا ہے اور اس کے جواز پر اہل سنت و جماعت کے در میان اتفاق ہے۔ معتزلہ کااس کے بارے میں اختلاف ہے چنانچہ ہداریہ کے حاشیہ میں ہے۔

ومما يدل على هذا ان المسلمين يجتمعون في كل عصرو زمان ويقرء ون القرآن ويهدون ثوابه لموتاهم وعلى هذا اهل الصلاح والديانة من كل مذهب من المالكية والشافعية وغيرهم ولا ينكر ذلك منكر فكان اجماعا عند اهل السنة والجماعة خلافاً للمعتزلة.

ترجمہ: اور جو چیزاس (انفاق) پردلالت کرتی ہے دہ ہے کہ ہرز مانداور ہردور میں سلمان جمع ہوتے رہے قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہے اوراپ فوت شدہ لوگوں کواس کا ثواب بطور ہدیے پیش کرتے رہے۔ مالکی، شافعی اوران کے علاوہ ہر فرہب سے اہل دیانت وصلاح ای طریقہ پرکار بندر ہے۔ کی نے اس کا انکار نہیں کیا تو نابت ہوا کہ بیرائل سنت و جماعت کے نزدیک اجماعی مسئلہ ہے۔ معتز لہ کا اس بارے میں اختلاف ہے۔

لہذا جبکہ کی چھوٹے بوے کے انکار کے بغیر اہل سنت و جماعت کا کی معاطع پراجماع ہوگیا تواس کا انکار کرنا اور جبود امت کے خلاف با تیں لکھنا انسان کو کہاں پہنچا دے گا۔ اور عظمندوں میں سے کون شخص اس کو قبول کرے گا۔ ہاں عوام کالانعام جو کہ فربداور لاغر کے درمیان فرق نہیں کرسکتے کواپے طریقے سے ہٹا دے گا۔ اور کل جدید لذیذ (ہرنی بات پر لذت ہوتی ہے) کے باعث ان پر اہل سنت و جماعت کے خالف راستے کو کھول وے گا۔ اور نبی کریم ایک کے خالف راستے کو کھول وے گا۔ اور نبی کریم ایک کے خالف و استان کو ایک اور نبی کریم ایک کے خالف راستے کو کھول وے گا۔ اور نبی کریم ایک کے والے اور انسان اپنے جا الی مقلدوں کے بوجھ کو اٹھانے والا ہوجائے گا۔ فریل ارشاد کے مطابق اپنے جا الی مقلدوں کے بوجھ کو اٹھانے والا ہوجائے گا۔ من سن فی الاسلام سنة سینة فله و ذر دھا و و ذر من عمل بھا۔ لی من سن فی الاسلام سنة سینة فله و ذر دھا و و ذر من عمل بھا۔ لی ترجمہ: جس کس نے اسلام میں براطریقہ نکالا تو اُس پر اس کا بوجھ نیز اس کرنے والوں کا بوجھ نیز اس کرنے والوں کا بوجھ بھی ہوگا۔

ل مندامام احمد جلدی صفی ۳۲۰،۳۵۹،۳۵۷ الکتب الاسلای

Marfat.com

بونت صبح شود ہم چوروزمعلومت کہ یا کہ یا حتر عشق درشب دیجور

ترجمہ: صبح کے وقت تجھ کوروز روثن کی طرح معلوم ہوجائے کہ تاریک رات میں تونے کس کے ساتھ عشق بازی کی تھی۔

ز بین اور آسمان کے ایجاد فر مانے والے اے میرے اللہ! تواہیے بندوں کے ہاہمی امور میں فیصلہ فر مائے گاجن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہوں گے۔

ہاں نیکیوں سے رو کنے اوراجھے کا موں سے منع کرنے کا نتیجہ ندکورہ بالا امور ہی ہوں تو تعجب نہیں ہے اورا گرکوئی شخص دومعا ملات کے جمع کرنے کومنع کرتا ہے تو میں ہوں تو تعجب نہیں ہے اورا گرکوئی شخص دومعا ملات کے جمع کرنے کومنع کرتا ہے تو میں کہ اولی مستحب من لیجئے یہاں تو دومستحب کا موں کو اکٹھا کرنا ہے۔ تو میہ جمع کرنا بطریق اولی مستحب ہوگا اور نورعلی نور بن جائیگا۔ اللہ تعالی جسے جا بہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت ویتا

محرمبيند بروزشيره فيثم

چشمه آفابراچه گناه

ترجمه: اگردن کوچیگادر کی آنکھ کوچھ نظر ندائے توسورج کے چیٹے کا کیا تصور ہے۔

سكندرراندى بخشدآب

برزور وزرميسر غيست اين كار

ترجمہ: آب حیات سکندر کوعطانہیں کرتے کیونکہ طاقت اور دولت سے سی

بات میسرنہیں آتی۔

#### سینتیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ تیجے، دمویں وغیرہ دنوں کا مقرر کرنا ان میں کھانا پکانا (برائے دعوت) اور دعوت کرنا مکروہ ہے۔ لے

میں کہتا ہوں ہرگز ہرگز ایسی دعوت کمروہ نہیں ہے بلکہ اس کا قبول کرناست ہونے کی دلیل وہ حدیث پاک ہے جومشکو قشریف میں حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ ہمارے نبی کریم علیہ الصلوق والسلام صحابہ کرام میں سے ایک کے وفن کیلئے تشریف فرما تھے جب وہاں سے واپس تشریف لائے تو انتقال فرمانے والے صحابی کی اہلیہ نے آ دمی بھیجا اور نبی کریم علیہ الصلوق والسلام کی ساتھیوں سمیت دعوت کی ۔ آ پ علیہ الصلوق والسلام نے اسے قبول فرمایا اور صحابہ کرام سمیت اس عورت کے گھر رونتی افروز ہوئے۔ وہ میت کے انتقال کا پہلا دن تھا بی اگر (یہ دعوت) مکروہ ہوتی تو آ ہے تا تھی نہرائے تول نہرائے کے انتقال کا پہلا دن تھا بی اگر (یہ دعوت) مکروہ ہوتی تو آ ہے تا تھی تول نہرائے۔

مجیب کی عادت ہے کہ سنت پہ کراہت کا اطلاق کرتا ہے اور کراہت کے بارے میں جنٹی فقہی روایات اس نے تحریر کی ہیں وہ خاص اقسام کی دعوت پرمحمول ہیں اور اس کی درج ذیل صور تیں ہیں۔

ا) لوگ خود بخو دمیت کے گھر جمع ہوجا کیں۔اہل میت شرم کے باعث کچھ نہ کہ سکیں ان کو کھا تا کھلا کمیں لیکن دل سے راضی نہوں۔

٢) ميت كورثاء ميں العض نابالغ موں ياموجودنه مول۔

ا سائل اربعین خطی ورق۲۲ ب ۱۲۳ مشکلوۃ المصائع صفی ۵۳ وقد یمی کتب خانہ کرا ہی نوٹ: حدیث پاک میں ہے کہ محابہ نے اس عورت کے ہاں کھانا تناول فر مایا اور آپ لقمہ منہ میں گھماتے رہے اور پھر فر مایا بجھے معلوم ہوتا ہے کہ بیگوشت ما لک کی اجازت کے بغیر حاصل کی گئی بھری کا ہے۔

- ۳) کھا نامعین شخص کی ملکیت ہے نہ ہو۔
- س) میت کا مال ابھی ورثاء میں تقتیم نہ ہوا ہو (اور مشتر کہ مال ہے وعوت کی جائے)۔ جائے)۔

ان تمام صورتوں میں بیکھانا کراہت سے فالی نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمة نے مشکوۃ شریف کی شرح میں اس مضمون کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اگر زیادہ وضاحت درکار ہوتو قد کورہ کتاب کی طرف رجوع سیجئے۔ قاضی فان علیہ الرحمة نے بھی اسپے فتو کی میں فرمایا۔

وان اتخذطعاما للفقراء كان حسنا

ترجمه: اگرنقراء كيلي كهاناتيار كياجائة تستحس بـ

مجیب نے بھی اِس روایت کوفتوی برازیہ میں سے نقل کیا ہے۔جیما کہ میں نے بہلے ان تنا فضات کی طرف اشارہ کردیا ہے۔

#### اڑتیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ یکھ پڑھنا اور کھانا کھانے سے پہلے
فاتحہ کیلئے مروجہ انداز سے کھانے پر ہاتھ اٹھانا علائے سلف سے منقول نہیں ہے۔ ا

میں کہتا ہوں کھانے پر ہاتھ اٹھانے سے مقصود میت کی بخشش کیلئے دُعاکرنا
اور کھانے کا تواب پہنچانا ہوتا ہے۔ ہاتھ اٹھانا دُعا کے شرائط سے ہے جیسا کہ صن
حصین کے میں درج ہے۔

لے مسائل اربعین خطی ورق ۲۳س مع حصن حصین صفحہ

اور مجیب نے سوال نمبر ۳۲ کے جواب میں اِس بات کا اقرار بھی کیا ہے اور ماضی وحال کے صلحاء وعلماء کا اس برعمل ہے۔لہذا خلف وسلف سے اس کا منقول ہونا ٹابت ہوااور نفی باطل کھیری۔

نوٹ: لفظ تناول سے پہلے لفظ بل کا تب سے رہ گیا ہوگا اورا گریہ سلیم نہ کیا جائے تو عبارت کامعنی درست نہیں بنمآل لے

#### انتالیسواں رد

سوال نمبر ۳۵ کے جواب میں صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ (کسی مسکلہ میں) اختلاف صلحاء کی صورت میں احتیاط پڑمل کرنا چاہیے۔ یے میں کہتا ہوں دورِ حاضر میں احتیاط بیہ ہے کہ فتو کی کے مطابق عمل کیا جائے۔ اور در مختار میں اسی قول (قبر کے پاس صفاء کرام کو بٹھا کرقر آن کریم پڑھانے کے جواز) پرفتوی دیا گیا ہے۔ سے لہذا عمل اسی قول پر کرنا چاہیے کیونکہ علائے احتاف کے نزدیک بیا یک معتبر کتاب ہے۔

#### چالیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے سوال نمبر ۳۱ کے جواب میں لکھا عرس کا دن مقرد کرنا جائز جیس ہے۔ سے

یں کہنا ہوں لفظ عرس کا اطلاق دومعنوں پر ہوتا ہے۔ (۱) قرآن کریم کی تلاوت کرنا ، کھا نا اورمٹھائی تلاوت کرنا ، کھا نا اورمٹھائی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے تیار کرنا اور ان کا تواب میت کی روح کو پہنچا نا بیعلاء وصلحا کا اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے تیار کرنا اور ان کا تواب میت کی روح کو پہنچا نا بیعلاء وصلحا کا مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر نے کی کیفیت مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان فرمادی ۔ فقیر متر جم عفی عند کے مانے خطی نو تھیں تا ہوجود ہے۔ مائل اربعین خطی ورق ۲۲ ا مسائل اربعین خطی ورق ۲۲ ا اسائل اربعین خطی ورق ۲۲ ا اور تا اور المؤین المقادنین عند القبر و ھو المختار)

Marfat.com Marfat.com Marfat.com معمول ہے۔ اس سے مقعود مالی اور بدنی عبادت کا ایصال ثواب ہے جس پر اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے اور اس کے محمود ہونے میں کوئی شک نہیں ہم نے پہلے اس کے محمود ہونے کی وضاحت کر دی ہے۔ مجیب بھی اس کے قائل ہیں لیکن وہ دن کے مقرر کرنے کا انکار کرتے ہیں اور ان کا انکار ہی پر تعصب ہے ور نہ اکثر امور کیلئے دن کی تعین حضرت شارع علیہ السلام سے مردی ہے۔

عن محمد ابن نعمان يرفع الحديث الى النبى عَلَيْهُ قال من زار قبر ابويه او احدهما في كل جمعة غفرله وكتب برّا رواه البيهقى في شعب الايمان \_ ل

ترجمہ: حضرت محمد بن تعمان سے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام تک مرفوع حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے ہر جمعہ کو والدین یا ان میں سے کی ایک کی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے ہر جمعہ کو والدین یا ان میں سے کی ایک کی قبر کی زیارت کی اسے بخش دیا جاتا ہے اور اسے (والدین کے ساتھ) نیک سلوک کرنے والالکھ دیا جاتا ہے۔

وعن ام سلمة قالت كان رسول الله عليه يصوم يوم السبت ويدوم الاحد اكثر مايصوم من الايام ويقول انهما يوما عيد للمشركين فأنا أحب ان أخالفهم رواه احمد لل

ترجمہ: حضرت امسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دنوں میں سے اکثر ہفتہ اور انوار کا روزہ رکھتے ہے اور فرمایا کرتے ہے کہ بید دونوں مشرکین کی عید کے دن ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔

ل مظلوة المصائع صفيه ١٥٥ قد يمي كتب خاند كرايي ي مشكوة المصابع صفيه ١٨ قد يم كتب خاند كرايي

وعن حفصة قالبت اربع لم تكن يدعهن النبي عَلَيْكُم صيام عاشوراء والعشر وثلثة ايام من كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائي لل

ترجمہ: حضرت حضہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ جار چیزیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ترک نہیں فرمایا کرتے تھے۔

ا) عاشوره كاروزه

۲) وی الحجہ کے دس (مراد ان سے نوروزے ہیں۔اور دسویں دن قربانی کے محوشت ہے کھانے کی ابتداء ہے)

٣) ہرمہنے سے تین دن کے روزے

س) فجر کے فرضوں سے مہلے دور کعت

وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي عَلَيْكُم كان يصوم يوم الاثنين والخميس - ع

ترجمہ: حضرت ابو ہر برہ وضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیراورجعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تنھے

وفي رواية قبال سيسل رسول الله مَلْنَظِهُ عن صوم يوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل على - رواه مسلم على الله على المالم على المالة ع

ترجمہ: ایک روایت میں ہے کہ نی کریم علیہ الصلاۃ والسلام سے پیرکے دن کے روزے کے بارے میں بوچھا گیا تو فر مایا ای دن میری ولا دت ہوئی اور اسی دن مجھ برنزول وی کا آغاز ہوا۔

اس حدیث باک سے معلوم ہوا کہ پیر کے دن کی فضیلت حضور علیہ الصلوٰ قوالسلام

ا مشکوة المصابح صفحه ۱۸ قد می کتب خانه کراچی تا مشکوة المصابع صفحه ۱۸ قد می کتب خانه کراچی س صحیح مسلم جلد۵ صفحه ۱۳۱۷ وارالفکر بیروت

ک ولادت کے سبب اور قرآن مجید کے باہر کمت نزول کی وجہ سے حاصل ہوئی۔
اوراک طرح نہ کورہ بالا احادیث میں ایام نہ کورہ کی تخصیص ان دنوں میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی بدولت حاصل ہوئی جوان کے علاوہ اور کی دنوں میں وقوع پذیر نہیں ہوئے ۔ اور زیر نظر مسکلہ میں بھی السموت جسسر یہو صل السحبیب السی الحبیب ترجمہ: موت ایک بل ہے جو محب کو مجوب سے ملادیتا ہے ) کے تقاضے کے مطابق جس روز بزرگان دین میں سے کی کا دار فانی سے جادوانی دنیا کی طرف انتقال ہوتا ہے در حقیقت دل وجان کے مجوب کے ساتھ وصل جادوانی دنیا کی طرف انتقال ہوتا ہے در حقیقت دل وجان کے مجوب کے ساتھ وصل فی سب ہوتا ہے کہ تمام عمراس کی تمنا میں بیت گئی ہوتی ہے۔ ای راز کی بنا پرلوگ اُس فیسب ہوتا ہے کہ تمام عمراس کی تمنا میں بیت گئی ہوتی ہے۔ ای راز کی بنا پرلوگ اُس

من شوم عريال زنن أواز خيال

تاخرامم درنها بإست الوصال

ترجمہ: میں جسم سے اور وہ خیال سے الگ ہوجائے تا کہ وصل کی انتہاؤں میں میں خرام ناز کروں۔

اورنزع کے وقت حضورعلیہ الصلوٰ قوالسلام کاالسلھ مالسو فیسق الاعلی ۔
(ترجمہ: اے اللہ بیس دین اعلیٰ کا طلبگار ہوں) لازم الیقین ارشادمبارک اس وعو ک پرصرت نص ہے۔ اوراس مدیث پاک سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ فعت کے حصول کے دن اس کے حصول کے باعث اللہ دب العزت کا شکر بجالانا عبادت اور سنت ہے کہ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰ ق والسلام نے پیر کے دن کو روزے کیلئے مخصوص فرمایا جو کہ عبادت ہے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی سورة بقرہ کو سیکھنے کی فعت کے عادت ہے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی سورة بقرہ کو سیکھنے کی فعت کے عاص فرمالیا۔ جس

طرح كرجم نے سابقہ جوابات ميں واضح كرديا ہے۔ اور جيب بھى اس كامعترف على الله الله جوابات ميں واضح كرديا ہے۔ اور جيب بھى اس كامعترف ہے۔ لہذاوصال كے دن كومشائخ عظام رحمة الله يصم اجمعين كھانا كھلاتے قرآن مجيد كى تلاوت كرتے كلمہ طيبہ بڑھتے اور فدكورہ بالا مالى اور بدنى عبادات كو اب وصال فرمانے والے كى بزرگ كى روح كوبطور مديد پيش كرتے ہيں۔

مشائخ کرام، جوعلم ومعرفت کے جامع ہوں اور ان کا قدم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر ہو، کا قول وقعل اللہ تعالی کے محبوب طبیعی کا پہندیدہ اور مرغوب ہے بلکہ بیاوگ تو خلفائے راشدین میں داخل ہیں کیونکہ حدیث مبارکہ:

عليكم بسنتى ومسنة المخلفاء الراشدين الهادين المهديين ل عليكم بسنتى ومسنة المخلفاء الراشدين الهادين المهديين ل على المحلفائي الراشدين على جمع كصيغه برالف الم استغراق كافاكده ويتاب جس طرح كراصول فقد عن بيبات بخته طور برثابت ب-

لہذاان کی سنت خلفائے راشدین کی سنت ہوگی اورخلفائے راشدین کی سنت ہوگی اورخلفائے راشدین کی سنت کا انکار کرنا حضور علیہ الصلوٰ ہ والسلام جو کہ قبلہ الاخیار اور سید الا برار ہیں کے قول مہارک سے اعراض کرنا ہے اور حضور علیہ الصلوٰ ہ والسلام کے تھم مبارک سے روگر دانی کرنا ہے۔
کرنا گویا کہ اللہ رب العزت کے تھم سے روگر دانی کرنا ہے۔

من يطع الرسول فقد اطاع الله ٢

(جوحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے)اس دعویٰ پرنص قطعی ہے اور

وما اتاكم الرسول فخدوہ وما نهاكم عنه فانتھوا سے (اور رسول عليه الصلوة والسلام جوتمہيں عطا كريں وہ لے لواور جس سے تهہيں منع كريں أس سے دك جاؤ)

ا مشكلوة المصافع صفيه الدي كتب فاندكراجي ع النساء آيت نمبر ٨ سع الحشر آيت نمبر ٤

ال مدعا پرعادل گواہ ہے۔

خلاصه کلام بیہ کری میں مطلقا دعوت دینا بالاتفاق سنت ہاوردن کو کخصوص کرلینا خلفائے راشدین کی سنت ہے جو کہ بعینہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت ہے۔ عقلنداور منصف مزاح کیلئے اشارہ کافی ہوتا ہے اور متعصب کووضاحت بھی فائدہ نہیں دیتے۔ وان یسروا کل ایلہ لا یہ ومنوا بھا حتی اذا جاء وک بجادلونک یقول اللین کفروا ان هذا الا اساطیر الاولین۔ ل

ترجمہ: اوراگروہ ساری نشانیاں دیکھ لیس تواس پرایمان نہیں الائیں سے حتی کے حتی کے جس کے حتی کے جب وہ آپ کے باس آئیں گے آپ سے جھگڑا کریں گے۔ کافرلوگ کہیں گے بیئو پہلی سی افسانوی کہانیاں ہیں۔

7) برحتی امور پرعرس کے نام کا اطلاق عوام کا لانعام کی خودساخنہ چیز ہے اور اس کوکسی نے بھی جائز ہیں کہا ہے اور قاضی ثناء اللہ پانی پی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عرس کونا جائز کھا ہے۔ نہ کہ پہلی تنم کوجس طرح کہ جیب نے سمجھا ہے۔

# اكتاليسوان رد

صاحب مسائل ارجین نے کھا ہے وہ کھانا جومیت کے بعد تیار کرتے ہیں اور اسے حصہ حصہ کرکے گھر گھر پہنچاتے ہیں اس کو بھا جی کہتے ہیں اس کا کوئی اعتبار نہیں ۔ اس لئے اُس کھانا (پکانے اور تقسیم کرنے) ہیں تو اب کی تو تع نہیں ہے۔ بع میں کہتا ہوں کہ اپنے دوستوں رشتہ واروں اور دوستوں کے دوستوں کے گھروں میں کہتا ہوں کہ اپنے دوستوں رشتہ واروں اور دوستوں کے دوستوں کے گھروں میں کھانا بھیجنا خود ہمارے نبی کریم علیہ العملو ق والسلام کی سنت ہے۔ گھروں میں کھانا بھیجنا خود ہمارے نبی کریم علیہ العملوق والسلام کی سنت ہے۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت ماغرت علی احد من نساء وعن عائشة رضی الله عنها قالت ماغرت علی احد من نساء السبی غائب ہما غرت علی خدیجة و ما رایتها و لکن کان یکٹر ذکر ھا السبی غائب ہما غرت علی خدیجة و ما رایتها و لکن کان یکٹر ذکر ھا اسبی غائب ہما غرت علی خدیجة و ما رایتها و لکن کان یکٹر ذکر ھا

وربما ذبح الشاة ثم يقطعها اعضاء ثم يبعثها في صدائق خديجة فربما قلت له كان لم تكن في الدنيا امراة الا خديجة فيقول انها كانت وكان لي منها ولد منفق عليه ل مخلوة شريف

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰة والسلام کی عورتوں میں ہے کی عورت پر جھے اتنی غیرت نہیں تھی جتنی کہ حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا پتھی ۔ حالانکہ میں نے آپ کو دیکھا بھی نہ تھالیکن حضور علیہ الصلوٰة والسلام کشرت کے ساتھ ان کا ذکر فرماتے تھے۔ اکثر آپ بکری ذن فرماتے بھراُس کے اعضاء جدا جدا کرتے پھر حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کی طرف بھیج ویتے۔ میں اکثر آپ ہے کہتی کہ کیا دنیا میں حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی عورت نہیں ہے؟ آپ فرماتے وہ تھی تھی اوراسی سے میری اولا د ہے۔ کے علاوہ کوئی عورت نہیں ہے؟ آپ فرماتے وہ تھی تھی اوراسی سے میری اولا د ہے۔ پڑاں چہاس حدیث پاک سے (اس عمل کا مسنون ہونا) ظاہراور عیاں طور پر شاہت ہے اور سنت کے اداکر نے میں عظیم تو اب مرتب ہوتا ہے۔ اس عمل پر ثواب کی امید نہ رکھنا اہل سنت و جماعت کا غہر بنہیں ہے۔

وعن بالله علی المحادث المزنی قال قال دسول الله علی من الحبی سنة من سنتی قد امیتت بعدی فان له من الاجر مثل اجوز من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شی. الح ی مفکلة شریف ترجمه: یعنی جوشخص میری سنتوں میں ہے کی سنت کوزندہ کرے جومیرے بعدم چی ہو (متروک العمل ہو چی ہو ) یس یقیناً اس شخص کیلئے ان لوگول ک ثوابول کے برابر ثواب ہے جواس سنت برعمل کریں گے اوران عمل پیرا ہونے والے لوگول کے برابر ثواب ہے جواس سنت برعمل کریں گے اوران عمل پیرا ہونے والے لوگول کے مدار ترک کریا ہوئے کا مدار تا المائع م عمد مدی کتب خانہ کرائی یا مشکل چیرا ہونے والے لوگول کے مدار ترک کتب خانہ کرائی سے مشکل قال میں اس مدی کتب خانہ کرائی سے مشکل قال میں اس مدی کتب خانہ کرائی سے مشکل قال میں اس مدی کتب خانہ کرائی سے مشکل قال میں اس مدی کتب خانہ کرائی سے مشکل قال میں اس مدی کتب خانہ کرائی سے مشکل قال میں اس مدی کتب خانہ کرائی سے مشکل قال میں اس مدی کتب خانہ کرائی سے مشکل میں کتب خانہ کرائی سے مسلم کا مسلم کرائی سے مسلم کا میں کتب خانہ کرائی سے مشکل میں کتب خانہ کرائی کتب خانہ کرائی کے مدی کتب خانہ کرائی سے مسلم کا میں کتب خانہ کرائی سے مسلم کی کتب خانہ کرائی سے مسلم کا میں کتب خانہ کرائی کتب خانہ کرائی سے مسلم کرائی کے مدی کتب خانہ کرائی کے مدی کتب خانہ کرائی کی کتب خانہ کرائی کے مدی کتب خانہ کرائی کے مدی کتب خانہ کرائی کرائی کرائی کی کتب خانہ کرائی کی کتب خانہ کرائی ک

Marfat.com

Marfat.com

کے ثوابوں سے پچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا لیعنی کمل کرنے والوں کو پورااور کامل ثواب ہوگا اور سنت کوزندہ کرنے والے اس شخص کوان لوگوں کے اجروں کے برابر ثواب ملے گا۔

برشکر غلطید اے صفر انہاں از برای کوری سودائیاں برجمہ: اے صفر امراح والوصفر اء مزاح والے گوں کے اندھے پن کی وجہ سے شکر برلوٹ یوٹ ہوجاؤ۔

#### بياليسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے تکھا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ مردہ کی روح بعض راتوں میں آیا ہے کہ مردہ کی روح بعض راتوں میں جیسا کہ جمد کی رات، شب برات اور نو ذی النج کی رات کو اپنج گھر میں آتی ہے۔ ایسی روایتیں صحاح سند کی گابوں میں نہیں ہیں اور جب تک حدیثیں متصل اسا دوالی ، مرفوع اور صحیح نہ ہوں اعتماد کے درجہ سے ماقط ہیں ۔ لے میں کہتا ہوں صاحب مسائل اربعین کا فذکورہ تول دووجوہ کی بنا پر شیم ہے۔ (ا) صحیح احادیث صحاح سند کی گابوں میں مخصر نہیں ہے بلکہ ان گابوں کے علاوہ دیگر کتا ہوں میں بھی صحیح احادیث موجود ہیں اور تمام علاء نے ان کو بغیر الکار کے قبول فرمایا ہے۔ مشکوۃ شریف اور حصن حصین کے مصنفین نے صحاح سند کے علاوہ بہت کی روایات نقل کی ہیں۔ مندایا م اعظم ، مندشافی ، مندایا م احمد ، مؤطا امام محمد ، ان آئمہ کے آثار اور مؤطاء امام مالک بعض علاء کے نزد کے صحاح سند کی گئب سے برتا ہیں۔ انمہ کرام میں سے ہرام مالک بعض علاء کے نزد کے صحاح سند کی گئب سے برتا ہیں۔ انمہ کرام میں سے ہرام مالک مقلدا ہے امام کی مندکو صحاح سند سے زیادہ صحیح جانتا ہے۔

ل مسائل اربعین خطی در ق۲۵ الف

Marfat.com

Marfat.com

(۲) حفی ندہب کے عالم کواپنے امام کے قول کے خالف نہیں لکھنا چاہے۔ مجیب (مصنف مسائل اربعین) کا قول جب تک متصل اسناد والی مرفوع اور سی حدیثوں سے نہ ہودرجہ اعتبار سے ساقط اور امام اعظم امام ابوصنیفہ اور سنت کی پیروی میں تمام آئمہ ہے آگے ہیں۔ آپ مرسل احادیث کو مشد احادیث کی مانند پیروی کے لائن جانے ہیں اور اپنے قیاس سے مقدم رکھتے ہیں اسی طرح کسی صحالی کے ارشاد کو حضرت بی کریم علیہ الصلاق کے شرف کے باعث اپنی دائے سے مقدم رکھتے ہیں۔

نبی کریم علیہ الصلاق آئے شرف کے باعث اپنی دائے سے مقدم رکھتے ہیں۔

شیخ عبد الحق محدث و ہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ مشکلوق (افرعۃ اللہ عات)

میں لکھاہے۔

''مرسل حدیث الم اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اورامام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ذرد کیے مطلقا قبول ہے ان کا کہنا ہے کہ راوی کا ارسال کرنا اعتماد کی پختگی کے کمال کے باعث ہے۔ کیونکہ گفتگو تفقہ راوی کے ارسال کے بارے میں ہے اگر اس کے فرد کیے جو نہ ہوتی وہ ارسال نہ کرتا اور قبال دسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نی کریم علیہ الصلوق والسلام نے فرمایا) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے فرد کی اگرائی مرسل حدیث کسی دوسری وجہ سے تا تیم پائے تو مقبول ہے۔ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مرسل حدیث کسی دوسری وجہ سے تا تیم پائے تو مقبول ہے۔ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دو تول منقول ہیں۔ ایک تول کے مطابق مقبول ہے اور دوسرے قول کی روسے تو تنفی کا عمل ہیں۔ ایک تول کے مطابق مقبول ہے اور دوسرے قول کی روسے تو تنفی کا عمل ہیں۔ ایک تول کے مطابق مقبول ہے اور دوسرے قول کی روسے تو تنفی کا عمل ہیں۔ ا

افسوس ہزارافسوس! جب ایسے لوگوں کے مقتداء کا فدہب اربعہ کے آئمہ کرام کے قول کے مخالف ہوگا تواس کی پیروی کرنے والے کی فدہب کے پابند کب

ل اشعه اللمعات ج ا ص ٣ مطبوعة في كماركات

ہول کے کیول نہ وہ بے باک ہوں گے۔

وائے ندیکبارکہ صدباروائے

ترجمہ: افسوں ایک بارہیں بلکہ سوبارافسوں ہے\_

## تینتالیسواں رد

مسائل اربعین کے مصنف نے لکھا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس صدیث کی غرابت کو بیان کیا ہے۔ ل

میں کہتا ہوں حضرت شخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکلوۃ شریف کے ترجمہ میں ہوں حضرت شخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکلوۃ شریف کے ترجمہ میں ہوں کھا ہے کہ: بعض روایات میں آیا ہے کہ مردے کی روح جمعہ کی رات کوائے گھر میں آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اہل خانہ اس کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں یانہیں۔ س

### چوالیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے سوال نمبر سے جواب میں لکھا قبر کو پختہ بنانا چارد بواری گنبداور قبر کے نزدیک چبوترہ تغییر کرنا جائز نہیں ہے۔ سے میں کہتا ہوں قبر کو اوپر سے پختہ بنانا بغیر کراہت کے جائز ہے۔ جیسا کہ در مختاراوراً س کی شرح میں ہے۔

امالو كان فوقه اى من فوق اللبن فلايكره ذالك ابن مالك

لانه يكون عصمة من السبع وصيانة عن النبش يم

ترجمہ: اگر پختہ اینٹیں کی اینٹوں کے اوپر ہوں تو بیمروہ ہیں ہے۔ کیوں

لے مسائل اربعین خطی ورق ۳۵ الف عے العدة اللمعات جلد الصفی کا مطبوعہ تیج کمار لکھنو سے مسائل اربعین خطی ورق ۱۵ الف سے الدرالخارے حاصیة ردالخارج ۳۳ س۱۳ اداراحیاء التراث العربی نوٹ شرح سے مراد طوالع الانوارے جو شایدا بھی تک طبع نہیں ہوئی۔ اور قلمی نسخہ دستیاب نہیں۔ مترجم بیروت۔

Marfat.com

کہاں صورت میں درندے ہے میت کی حفاظت اور کھودنے سے بچاؤ ہوگا۔ کنبد کی تغییر کے بارے میں جواز کا فتو کی صاحب درمختارنے بھی دیا ہے۔ درمختار کی شرح طوالع الانوار میں لکھتے ہیں:

لا يرفع عليه بناءً وقيل لاباس به اى بالتطيين والنباء واما الاول فسلمها في الخلاصةولا بأس بالتطبين اما الثاني فلما نقل في عن الفتوى الكبرى مانصه واليوم اعتادوا التسنيم باللبن صيانة للقبر عن النبش وراوا ذالك حسنا قال عليه السلام مارآه المسلمون حسنا فهو عندالله حسن وان خيف مع التسنيم ورش الماء عليه فلاباس بحجر يوضع اواجر والاجر لايكره على الظاهر وفي الغياثية وعليه الفتوى وقد اعتباد اهيل مبصر وضع الاحبجار للقبر تتحرزاً عن الا ندراس والنبش وفي الظهيرية لووضع عليه شيئا من الاحجار وكتب عليه شيئا فألاباس به عنداليعض لانه لما دفن عثمان بن مظعون امرالنبى عليه السلام رجلاان ياتيه بحجرة فلم يستطع حملها فقام اليها عليبه السلام وحسرعن وراعيه ثم حملها فوضعها عند رأسه وقبال اعبلهم بها قبس أيحى واقبر اليه من مات من أهلى دواه ابوداؤد. وفي الحية اذا خربت القبور فلا باس بتطيينها لماروي ان النبي عليه السلام مربقبر ابنه ابراهيم فرأى فيه حجراً سقط منه فشده وقال من عمل عملاً فليتقته وهو المختار كما فح كراهة السراجية وفي جنائزها ولا باس بالكتابة ان احتيج اليهاحتى لا يذهب الاثر ولا

يمتهن القبر. ل

ترجہ: اس (قبر) پر عمارت نہ کھڑی کی جائے بعض علاء نے فرمایا کہ اس (لیمی قبر) کی لیائی کرنے اوراس پر عمارت بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔امراول (قبر پر لیائی کرنا) جیسا کہ خلاصہ میں ہے قبر کی لیائی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دوسری بات لیائی کرنا) جیسا کہ خلاصہ میں ہے قبر کی لیائی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دوسری بات (اس پر عمارت بنانا) اس کی دلیل ہے ہے کہ الامداد میں فتو کی کبری سے بول منقول ہے موجودہ دور میں لوگ قبر کو اکھڑنے سے بچانے کیلئے ایڈوں کے ساتھ اسے کو ہان کی شکل بنانے کے عادی ہیں۔اوراسے مشخسن خیال کرتے ہیں۔ارشاد نبوی ہے:

ماراه المسلمون حسناً فهو عند الله حسن \_

ترجمہ: مسلمان جے اچھا خیال کریں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے
اوراگر کوہان شکل اور پائی چھڑ کئے کے باوجود قبر کے نقصان کا خوف ہوتو
پھڑ یا کئی اینٹ اس پر رکھنے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔ پکی اینٹ قبر کے اوپر لگانے
ہیں کراہت نہیں ہے۔ فنا دی غیاشہ ہیں ہے اس پر فتو کا ہے اہل مصر ہیں قبروں کے
ہیں کراہت نہیں ہے۔ فنا دی غیاشہ ہیں ہے اس پر فتو کا ہے اہل مصر ہیں قبروں کے
اکھڑنے اور ان کے مث جانے سے بچاؤ کیلئے اُن پر پھر دکھنے کا رواج ہے۔ فنا وی
طہر ہیہ ہیں ہے اگر قبر کے اوپر کوئی پھڑ رکھ دیا جائے اور اُس پر تحریر کردی جائے تو ابعض
علماء کے نزدیک اس ہیں کوئی حرج نہیں کیوں کہ جب حضر سید ناعثان بن مظعون
مالماء کے نزدیک اس ہیں کوئی حرج نہیں کیوں کہ جب حضر سید ناعثان بن مظعون
رضی اللہ عنہ کو فن کیا گیا تو نبی کریم علیہ الصلو ق والسلام نے ایک شخص کو پھڑ لانے کا عکم
دیا وہ اسے نہ اٹھا سکا آپ علیہ الصلو ق والسلام اس کے پاس آکر کھڑ ہے ہوئے اپنی بھائی
دیا وہ اسے نہ اٹھا سکا آپ علیہ الصلو ق والسلام اس کے پاس آکر کھڑ ہے ہوئے اپنی بھائی

ل الدرالخارم ردالخار ج ٣ ص ١٣٨٠١٣١ مطبوعه داراحياء اتراث العربي بيروت-

کی قبر کا نشان قرار ویتا ہوں اور میرے خاندان میں سے جواللہ کو پیارا ہوگا اسے ان

کے پاس وفن کروں گا۔ اس حدیث پاک کی روایت امام ابوداؤد نے فرمائی ہے۔
فاوئ جر میں ہے جب قبری مسمار ہونے لکیں تو ان کی لپائی کرنے میں کوئی حرج نہیں
کیونکہ مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوق والسلام نے اپنے گخت جگر سیدنا حضرت
ابراھیم رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے پاس سے گذرے ویکھا کہ اُس میں سے ایک
پھر گرا ہوا ہے۔ آپ نے اسے مضبوط فرما دیا اور فرمایا جو شخص کوئی کام کرے اسے پخت
کرنا چاہیے۔ بہی عقار ہے جیسا کہ فتوئی سراجیہ کی کتاب الکراھیۃ میں ہوادای کی
کتاب البنا تزمیں ہے قبر پر لکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کی ضرورت ہوتا کہ
اس کا نشان ندمہ جائے اور قبر کی ہے حرمتی نہیو۔

اورای طرح چبرتره اور چارد یواری بنانا جبکه قبرکی زینت کیلئے نه بونیک ادادے سے بوجیا کہ چبوتره نمازیوں کے بیٹھنے کیلئے نماز پڑھنے کیلئے اور دیوار نمازیوں کے سیٹھنے کیلئے نماز پڑھنے کیلئے اور دیوار نمازیوں کے سترہ کیلئے ہوتا کہ وہ نماز کوخشوع وخضوع اور فراغ دل کے ساتھ اوا کرسکیں جیما کہ طبی شرح مفکلوة شریف اور حاشیہ میر جمال الدین شل کھا ہے۔ امام ن اتد خد مسجداً فی جوار صالح اوصلی فی مقبرته وقصد به الا ستظهار بروحه اووصول اثر من اثار عبادته الیه لا لئد عظیم له والتوجه نحوه فلاحرج علیه الا تری ان موقد اسماعیل

عليه السلام في المسجد الحرام عند الحطيم ثم ان ذالك المسجد افضل مكان يتحرى المصلى لصلوته والنهى عن الصلوة في المقابر

بے مسائل اربعین خطمی درق ۲۵ الف

مختص بالمقابر المنبوشة لما فيها من النجاسة \_ ل

لین جوش کی بردگ کے مزاد پرانور کے قریب مبحد بناتا ہے یااس کے
یا کیزہ مقبرہ میں نماز پر معتا ہے اوراس کی مبارک روح سے مدد کا ارادہ کرتا ہے یاا پی
عبادات میں سے پچھ کا اس کو ایصال تو اب کرتا ہے اورا س کا مقصوداس بزرگ کی تعظیم
اوران کی جانب توجہ کرنا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ
حضرت اساعیل علی نبینا علیہ الصلاق والسلام کا مزاد شریف مجدحرام میں حطیم کے قریب
ہے اور وہ مبحد بہترین جگہ ہے کہ جہال نمازی نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔
قبرستانوں میں نماز ادا کرنے کی ممانعت اکھڑی ہوئی قبروں کے ساتھ مخصوص ہے
گیونکہ وہال نجاست ہوتی ہے۔

#### پینتالیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا ہے جٹازہ کے ساتھ ساتھ ہاواز بلند کلمہ طبیبہ پڑھنا مکروہ ہے۔ س

میں کہتا ہوں اگر چہ (جنازہ کے ساتھ ہاواز بلند کلمہ طیبہ پڑھنا) بعض فقہا کے نزدیک مکروہ ہے کیکن حدیث پاک سے ٹابت ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا في الجنازة قول لا اله الاالله روى عن انس جامع صغير۔ س

ترجمہ: جامع صغیر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فر مایا ہے جنازہ میں کلمہ طبیبہ کی کثرت کرو)

ا الطبی شرح المشکارة جسم عام مکتبه نزاد مصطفی البار مکه کرمه بر مسائل اربعین تنظی درق ۲۵ ب س جامع صغیر

چنانچہاگر کوئی اس مسئلہ میں اختلاف کی بنا پر کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو اسے منع نہیں کرنا جا ہے۔ جس طرح صاحب طوالع الانوارشرح اذ کارے نقل کیا ہے۔

ونقل عن السيد الطاهر الابدال انه قال السنة وان كانت ههنا السكوت لكن قد اعتاد الناس كثرة الصلواة على النبى صلى الله عليه وسلم ورفع اصواتهم وهم ان منعوا ابت نفوسهم عن السكوت والتفكر في امر الموت فيقعون في كلام دنيوى ربما وقعوا في غيبة وانكار المنكر اذا افضى الى ماهو اعظم منكرا كان تركه احب ارتكابا باخف المفسد تين كما هو القاعدة الشرعية ل

ترجہ: اور حضرت سید طاھر ابدال رحمۃ اللہ ہے منقول ہے کہ اس مقام پر سنت اگر چہ خاموثی ہے کین لوگ حضور علیہ الصلاق والسلام پر با واز بلند کشرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کے عادی ہیں اوراگر ان کومنع کیا جائے تو ان کے دل موت کے بارے میں سوچنے اور خاموثی ہے انکار کریں گے پس وہ دنیوی گفتگو ہیں مشغول ہوجا کیں گئتے ہیں اور برائی کا انکار ہوجا کیں گئتے ہیں اور برائی کا انکار جب بھی اس سے بڑی برائی تک پہنچا دے تو دوخر ابیوں میں سے بلکی خرائی کا انکاب جب بھی اس سے بڑی برائی تک پہنچا دے تو دوخر ابیوں میں سے بلکی خرائی کا انکاب حب بھی اس سے بڑی برائی تک پہنچا دے تو دوخر ابیوں میں سے بلکی خرائی کا انکاب حب بھی اس کے بوتا ہے کہ وہ نیند میدہ ہے جیسا کہ قاعدہ شرعیہ ہے۔

چھیالیسواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا کہ مرنے کے بعد مردے کو تلقین کے بارے میں علاء کے کی اقوال ہیں۔ ظاہر روایت میں ہے کہ قین نہریں۔ کلے

ع سائل اربعین خطی ورق ۲۵ ب

Marfat.com

Marfat.com

میں کہتا ہوں صاحب درمختار نے جوھرہ نیرہ سے دفن کے بعد تلقین کا جائز ہونا اہل سنت سے قبل کیا ہے۔

چنانچانهول نها وفى الجوهرة انه مشروع عند اهل السنة ويكفى قوله يا فلان بن فلان اذكر ماكنت عليه وقل رضيت بالله ربا وبالاسلام دنياً وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا قيل يارسول الله صلى الله عليه وسلم نبيا قيل يارسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينسب الى حواء يعنى فيقال بابن حواء ويابنت حواء . ل

وفى شرح الوجيز نقلا عن من الشافعى انه قال يستحب ان يملقن بعد الدفن فيقال يا عبدالله اويا امة الله اذكر ماخرجت عليه من المدنيا من شهادة ان لااله الله وان محمدا رسول الله وان الجنة حق وان النارحق والبعث حق آتية لاريب فيه وان يبعث من في القبور وان النارحق والبعث حق آتية لاريب فيه وان يبعث من في القبور وانك رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبحمد صلى الله عليه وسلم رسولا ونبيا وبالقرأن اماما وبالكعبة قبلة وبالمؤمنين اخوانا وقدر وى الطبراني عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا مات احد من اخوانكم فسويتم التراب على قبره فليقم احدكم على رأس قبره من اخوانكم فسويتم التراب على قبره فليقم احدكم على رأس قبره فلانة فانه يقول يا فلان ابن فلانة فانه يقول اوشدنا فلانة فانه يستوى قاعداً ثم يقول يا فلان ابن فلانة فانه يقول ارشدنا يرحمك الله ولكن لا تشعرون فليقل اذكر ما خرجت عليه من الدنيا شهادة ان لااله الاالله وان محمداً عبده ورسوله وانك رضيت

ا الدرالخارم ردالخار ج ۳ م ١٤٠٤٠ دارالرام العربي بيروت\_

بالله ربا وبالاسلام ديناً وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا وبالقرآن اماماً فان منكراً ونكيراً يأخد كل منهما بيد صاحبه ويقول انطلق بنا مانقعد عند من لقن حجة فيكون الله حجته دونهما قال وجل يارسول الله صلى الله عليه وسلم فان لم تعرف امه قال فينسبه الى حواء يا فلان ابن حواء وقد ذكر سعيد بن منصور في سننه ان ابي راشد و حمزة بن حبيب وحكيم بن عمير قالوا اذا سوى على ميت قبره وانصرف الناس عنه كانوا يستحبون ان يقال للميت عند قبره يا فلان قل لا اله الاالله اشهد ان لا اله الاالله الشهد ان لا اله الاالله شهد ان الاالله السلام ونبي محمد عليه السلام ثم ينصرف.

ترجمہ: جوھرہ میں کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک اس کا (مرنے کے بعد تلقین کا) جائز ہونا ٹابت ہے۔

اوراتنا کہناکافی ہے اے فلان ابن فلان یادکراُس حالت کوجس پرتوتھا کہ میں اللہ دب العزت پر رب ہونے کے اعتبار سے، اسلام پر دین ہونے کے اعتبار سے، اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر نبی ہونے کے اعتبار سے ، اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر نبی ہونے کے اعتبار سے راضی ہواعرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ اُس کے نام کونہ جانتا ہوتو فرمایا کہ اُس کی نسبت حضرت حواء کی طرف کر ہے تو کہا جائے گایا حواء کے بیٹے یا اے حواء کی بیٹی

اورشرح وجیز میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مستحب ہیہ کہ میت کو فن کرنے کے دیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مستحب ہیں کہا جائے اے اللہ کے بندے! یا اے میت کو دنن کرنے کے بعد ملقین کی جائے ہیں کہا جائے اے اللہ کی بندی! یاد کراس شہادت کوجس پرتو دنیا سے رخصت ہوا اس بات کی شہادت کہ اللہ کی بندی! یاد کراس شہادت کوجس پرتو دنیا سے رخصت ہوا اس بات کی شہادت کہ

الله كينواكوني معبود فين اورحضور عليه الصلاة والسلام الله يحدث ونول بين جنت في اله دور خ حق ب قيرول سے الحمنا برجق في اور قيامت حق في اور آت والى الله الله مين كوئى شك بيس اور جُو يَحْد قبرون من بها الله العاما حائث كا اورتو الله تعالى يرزب ہونے کے اغتیار سے اور حضور علیہ الصلوٰ ق والسلام سے بی ہونے کے اعتبار سے قرآن ك امام بنون كعبه معظم ك قبله بهوئ اورمو مين ك بفائي بون كاعتبارك راضى تفا\_اورطبرانى في روايت كياب كم حضرت الممدن خضور غليدالصلوة والسلام سے تقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے بھائیوں میں سے جب کوئی فوت ہوجائے تواس کی قبر کی مٹی کوئم درست کرلوتو تم میں سے کوئی اس کی قبر کے سر مائے کھڑا مواور کے اب قلان بن فلان! کیونکہ وہ سنتا ہے اور جواب بیس دیتا۔ بین کر سیدھا بير جاتا ہے پھر كيم اے فلان ابن فلان! كيونكه وه كہتا ہے تميں مدايت دوالله تم يررهم كرتا ہے ليكن تم اس كے جواب كو مجھ بيس سكتے چر كہاں شہادت كويا دكر جس پرتو دنيا میں قائم تھا لیعنی اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سواکوئی معبود تبیں اور بلاشبہ حصرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم اس کے بندے اور رسول بیں۔ اور تو الله کے رب ہونے اسلام کے دین ہوئے حصور علید الصلوق والسلام کے ٹی ہونے آور قرآن کے امام ہونے برراضی تھا پس منکرنگیر میں سے ہرایک اینے ساتھ کے ہاتھ کو پکڑتا ہے اور کہتا ہے ہارے ساتھ جلیے ہم اس محص کے یاس نہیں بیٹھیں کے جسے جحت تلقین کردی گئی ہے۔ تو اللہ نتعالی ان دونوں کے علاوہ اس کی جمت بن جاتا ہے۔ ایک آدمی نے عرض كى يارسول التدسلي التدعليه وسلم أكراس كى مال كالينة نه حلية ألب عليه الصلوة والسلام نے فرمایا تو اس کی نسبت حصرت حوا کی طرف کرے اور کیے فلان ابن خوااور خضرت

سعید بن منصور نے اپنی منن میں ذکر کیا ہے حضرت الی راشد حضرت عزہ بن حبیب اور حضرت علیم بن عمیر نے کہا ہے کہ جب جیت پراس کی قبر کو برابر کر دیا جائے اور لوگ عضرت علیم بن قواسلاف کہا کرتے تھے کہ جب جیت کواس کی قبر کے پاس کہا جائے اے فلان! چلے جا میں تو اسلاف کہا کرتے تھے کہ جب کواس کی قبر کے پاس کہا جائے اے فلان! کہ اللہ کے سواکوئی معبود جبس تین گواہی ویتا ہوں کہ اللہ کے سواکوئی معبود جبس تین میں اسلام ہے اور میرے نی حضور علیہ مرتبہ اے فلان! کہ اللہ میرا رب ہے دین میرا اسلام ہے اور میرے نی حضور علیہ الصلاق قوالسلام ہیں۔ پھر لوٹ جائے۔

منتلوۃ شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرض اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرناتے ہیں کہ میں نے بی کریم علیہالصلوۃ والسلام سے سنا کہ جس وقت تم میں سے کوئی فوت ہوجائے تو اُس کو گھر سے اس کی قبر کی طرف جلدی لے جایا جائے اور اُس کے مربا نے بعنی وفن کرنے کے بعد سورہ بقرہ کی ابتداء سے لیکر مفلحون اور اس کے باس سورۃ بقرہ کا آخر امن السوسول سے لیکر آخر سورہ تک پڑھا جائے لیا فون کے پاس سورۃ بقرہ کا آخر امن السوسول سے لیکر آخر سورہ تک پڑھا جائے لیا معوف برب الناس (معوف تیں) اور سورۃ فاتحہ کا پڑھتا اور اس کا ثواب تم قبرستان والوں کو پہنیا نا احادیث سے تین ) اور سورۃ فاتحہ کا پڑھتا اور اس کا ثواب تم قبرستان والوں کو پہنیا نا احادیث سے ثابت ہے۔

#### سيئتاليسوان رد

مصنف کا بید کہنا کہ نمازخوف کا پڑھنا کتب حدیث وفقہ میں جو کہ مضبوط اور
معتبر میں نظر سے نہیں گذرائیکن بعض اوراد اور صوفیہ کے رسالوں میں لکھا ہے۔ اور
مضبوطی سے تھا منے کیلئے فقہ اور حدیث کی روایات کافی ہیں۔ مشائخ صوفیہ کے فعل
وقول پرفتوی جاری نہیں ہوتا ہے

السمائے میں ۱۳۹ قدی کت خانہ کراچی

میں کہتا ہوں معلوم نہیں مجیب مشائخ صوفیہ جوحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ک
سیرت اورصورت پرگامزن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تالع ہیں ان کے
بارے میں انکار کیوں ہے۔ کوفتو ک ان کے قول وفعل پر جاری نہیں کرتے۔ باوجودیہ
کہ یہ (صوفیہ) سنت پرمل کرنے میں علمائے عاملین سے بروھ کر ہیں اور ظاہر و باطن
میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتاع کرتے ہیں اور ان کی کامل وراشت وکھل نیا بت
ثابت ہے۔

وهم قوم لايشقى اليسهم ولا يخيب مسيسهم وهم اذا راءُ وا ذكر الله جل جلاله كلامهم دواء ونظرهم شفاء وصحبتهم جلاء ورؤيتهم بهاءً

ترجمہ: وہ الی توم بیں کہ ان کا ساتھی بد بخت نہیں رہنا۔ اور ان کا جمنشین ناکا منہیں رہنا۔ اور ان کا جمنسین ناکا منہیں رہتا اور جب ان کی زیارت کی جائے تو اللہ رب العزت کی یا وہوتی ہے ان کا کلام دواء ہے ان کی نظر شفاء ہے ان کی صحبت روشی ہے اور ان کی زیارت رونق ہے۔

كيابئ اچھاكہاہے۔

آ نکه بهتریز یافت یک نظرش دین

سخره كندبرد بهطعنه زندبر جله

ترجمہ: وہ مقام جس کوتبریز میں شمس الدین نے ایک نظر سے حاصل کیا دس روزہ عبادت کا فداق اڑا تا ہے اور چالیس روزہ چلے کا تشخر کرتا ہے۔ اور چالیس روزہ چلے کا تشخر کرتا ہے۔ اسے الہی وہ کیا معاملہ ہے جو تونے اپنے دوستوں کے ساتھ کیا ہے جس نے

Marfat.com Marfat.com

ان کو پہچانااس نے تھے پالیا اور جب تک تھے نہ پایا ان کونہ پہچان سکالیمی بچھ کو پاتا اور ان کی شناخت لازم وملزوم ہیں وہ ایسے ہیں جو

الاان اولياء الله لا حوف عليهم ولا هم يحزنون - رجمه: خردار الله كروستول كونه كونى خوف مينهم ولا هم يحزنون - رجمه: خردار الله كروستول كونه كونى خوف مينه و منه و م

کے ساتھ مشرف ہیں

انا جليس من ذكرني

ترجمه: میں اس کا منشین ہوں جومیراذ کر کر ۔۔۔

كى نضيلت كے ساتھ متصف ہيں۔

كنت حمعه وبصره

ترجمه: میں اس کے کان اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں۔

ان کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

ومرضت فلم تعدني

ترجمه: میں بیار مواتونے میری عیادت نہیں گا۔

ان بزرگان دین کے بارے میں نازل ہوئی۔

ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشى يريدون وجهه-

ترجمہ: جوابے رب کی رضا جاہتے ہوئے شام اسے پکارنے میں ان کو

دورمت سيحير ـ

اس گروه ك فضائل كياب من كافي اور ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء

Marfat.com

، برجمه: اورجوالله كراسة من مارے كيے بين ان كوم دومت تصور يجي بلكهوه زنده بيں۔ Jana Brancher Bustin Just وغيره ميجامد التا بالمجملة ساليمة الأدارا دارا بالمارية يراك اس جماعت كم تعلق كفايت كرتم بين-باوجوداس کے مذکورہ مسکلہ فضائل اعمال کی قتم سے ہے۔ دوہرے کے تقع کیلئے ایسا کرنے میں کوئی شرعی ممانعت لازم نہیں آئی اور بدی جلت وحرمت کے اختلاف کی سے ہے جوتو تھنے کا باعث ہو بلکہ لازم ہے اس انظرالي ما قال ولا تنظر الي من قال المدريد الما ديھواس نے كيا كہارين ديھوك كس نے كہا ہے ، فرور اللہ مارين ممرعة متاجع نيك مردكان كماشد ترجمہ: ہمیں اچھا سامان جاہے ذکان کوئی سی ہو۔ بررگول کے سے ارشادات نے جھیک جواز کافتوی دیتے ہیں تا کہ بہت سے تواب کا باعث ہو۔ اے میرے مالک اور خدا المجھے اسے دوستوں سے اور اسے دوستوں کے دوستوں سے بنا کہ میں کسی دوریر ہے گروہ ہے ہونے کی طاقت جیس رکھتا۔السلھ اجينين في جبهم وامتنيي عليه واحشوني معهم برجمتك ياارحم الزاحمين بورس المان في المساهدة المان المسافيد الاست ترجمه: الاا مجھائے دوستوں کی محبت میں زندہ رکھ اور ای برمبرا خاتمه فرمااوران کے ساتھ میراجشرفر مااے ارتم الراجمین -والإ تبعيس الله إن تُتعوا أي صيراً الله الموال الراس ال

میکین حسن گویدت اے وقت عشاق تو خوش گرمن از ایشان پستم در کارایشاں کن مرا ترجمہ میکین تجھ ہے عرض کرتا ہے کہ تیرے عاشقوں کا وقت اچھی طرح بسر ہواگر چہیں ان سے نہیں ہول مجھان کے کام میں لگار ہے دے۔ از تالیسواں د

ي و المضيف في التاليسيوين مسلم كرجواب من الكهام كرمردول كيلي قبرول ی زیارت جائز ہے بشرطیک سنت سے مطابق ہولیکن عورتوں کیلئے جائز ہیں ہے۔ ل المن المن المن المول مروون اورغورتون كيليخ قبرول كى زيارت كرنا حضور عليه الصلوة والسلام يعمل مبارك النفيسة في المالك المالم يقيع من تشريف ال المجافية اوروبال كمر وول كوسلام فرامات إوران أكيليح استغفار كريت زيارت قبوركا دوسرا فائدہ میہ ہے کہ اس ہے آخرت کی یا داور اپنی موت یا دآتی ہے اور دل کی رفت عاصل مولی منے اور زیارت (جورہ) کے اجھے فوائد میں سے سے کے مردول کیلئے المستعقال اوران تح الحاماك فالماسكة المستعقال الوران المستعقال الم ينان المناب المطرت أبوم مرية أرضى التذعية المستحروي المياكة حصور عليه الصلوة والسلام في ﴿ الرَّيْنَ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وسلم قبرامه فبكي وابكي من حولة وقال استأذنت وبي في ان "السَّلَيْعَفُولَهَا فَلَنَمْ يُوْلَانَ فَالْسَعَادُنْتَ الْمَنِهِ فَيَى أَنَّ أَزُورٍ قَبْرُهَا فَأَذَنَ لَى فَرُورُوا

ا مائل اربعین خطی ورق ۲۷ ب بر مشکوة المضائع من ۱۵۲ قد می کتب خاند کراجی

القبور فاتها تكاتب المونث رأواه فمللهم الدائد المونث

نی کریم صلی الله علیه وسلم نے اپنی والدہ ما جدہ کی قبر کی زیارت کی آپ علیہ الصلاۃ والسلام روئے اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کورلا یا اور فرما یا ہیں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی خاطر استغفار طلب کیا تو جھے اجازت نہ کی پھر ہیں نے ان کی قبر کی زیارت کا اذن طلب کیا تو جھے اجازت مل گئی۔ پس قبروں کی زیارت کیا کرویہ موت زیارت کا اذن طلب کیا تو جھے اجازت مل گئی۔ پس قبروں کی زیارت کیا کرویہ موت کیا دولاتی ہیں اس حدیث کو امام سلم نے روایت کیا۔

اور عورتوں کیلئے قبروں کی زیارت کے مسنون ہونے پر حضرت عاکشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جومشکاہ قشریف میں ہے

وعن عائشه قالت كيف اقول يارسول الله عليه قال قولى السلام على اهل الديار من المؤمنين والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وانا ان شاء الله بكم لاحقون \_ رواه مسلم \_ \_

ترجمہ: یعنی حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقدرض الله عنہانے حضورعلیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھایارسول اللہ اللہ قبروں کی زیارت کے وقت کیے کہوں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے قرمایا سلام ہومؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والوں پر اور الله تعالیٰ ہم سے پہلے جانے والوں اور آئندہ آنے والوں پر دم کرے اور ہم انشاء الله تمہارے ماتھ ملنے والے بیں۔

میر حدیث پاک خاص عورتوں کی زیارت قبور پر ولالت کرتی ہے اور وہ حدیث جو مجیب نے عورتوں کی زیارت قبور کی ممانعت پر کھی ہے وہ منسوخ ہے۔اس

ل مشكوة المصابح ص١٥١ قد يى كتب خاند كرايى

کی ٹاکٹے بیرحدیث ہے۔

كنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها

میں تم کوقبروں کی زیارت سے روکتا تھا ارے اب زیارت کیا کرو۔ ابذا پہلا تھم منسوخ ہوگیا ہے چٹانچہ الدر الخار میں ہے والا باس بزیارة

القبور ولوللنساء لحديث نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها.

ويقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين وانا أن شاء الله بكم لاحقون ويقراء يس وفي الحديث من قرء الاخلاص احد عشر مرة لم وهب اجرها للاموات اعطى من الاجر بعدد الاموات ل

ترجمہ: در مخار کے اندر لکھا ہے قبروں کی زیارت کے اندر کوئی حرج نہیں اگر چھورتیں کریں اس لئے کہ حدیث پاک کے اندر ہے جستم کو قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا ارے اب کیا کرواور حاضری کے وقت کے اہل ایمان کے گھروالوتم پر سلام ہواور ہم انشاء اللہ جلدتم میں سے ملنے والے ہیں۔ وہاں سور ق یلین کی تلاوت کرے کیونکہ حدیث پاک میں ہے جس نے گیارہ مرتبہ سور قاضلاص کی تلاوت کی پھر اس کا ثواب مردوں کو پہنچا یا تو مردوں کی تعداد کے برابرا سے ثواب دیا جائے گا۔

وفی البحو الوائق والاصح ان الوخصة ثابتة لهما ع البحر الرائق میں ہے کہ حجے تربیہ ہے کہ زیارت قبور کی رخصت دونوں لینی مردول اور عورتوں کیلئے ثابت ہے لین اس اجازت میں بوڑھی اور جوان عورتوں کا الدرالخاری ردائخاری ردائخاری س س سا دارالتر اٹ العربی بیروت ع البحر الرائق شرح کزالد قائق جلد ۲ م ۱۰ دارالمرفد بیروت نوٹ: قوسین کی عبارت البحر الرائق میں تبیں بلکہ حضرت مصنف علیہ الرحمة نے دضاحت کیلئے بڑھائی ہے۔

کوئی فرق نہیں۔

امے للرجال والنساء يعنى بالا فرق بين العجائز والشواب وفي المجتبى يندب الزيارة لي ترمين العجائز والشواب ترجمه الزيارة في المجتبى من الزيارة في المجتبى من المجتبى من المربعة المجتبى من المحتبى المحتبى من المحتبى

وقال الطيبي في شرح المشكوة وملاعلي قارى في شرح الحصن الخطيش واعلم أن زيارة الميت كزيارته في خال حيواته يستقبله بوجهة ويحترمه كما كان يخترمه في الخياة فان كأن في الحيواة اذ زاره يجلسُ منه على البغد لكونة عظيم القدر فكذالك في زيارته يقف اويجلس على البعد منه وأن كان ينجلس منه على القرب مرجمة علامه على تعلق المستكوة شريف كاشرح مين اور ملاعلى قارى رحمة الله عليه المصن حقين كي شرح مين لكها كرمين كي ويارت اس كي وتداكي كي ويارت كي ما نند سے المیت سے چیزے کی جانب ایٹا منہ کرنے۔ اگر وقد کی میں جن ال ملاقات كرتاتواس في التي المعظيم القدر موفية كياعت الناسطة فاصلي بالمعتانة اس كى زيارت كَ فِي وَقِيْتَ مِنْ قَاصِلاً يَرْكُمُ اللَّهِ مِيا لِينْصِيرَ الرَّاسُ كَى زُعْرَى مِينِ اس كريب بيشاكرتا تفاتوا فاطرح ال يحقريب بيضي

المنافظيل من الراهل المنافظيل من الراهل

ا البخرار الن شرح كنز الذقائل جلد ٢ بمن ١٠٠٠ وار المعرفة بيروت المسلق الرائل شرح المفلقة على المسلق الباز مكرمة المسلق المسل

القبور ولا يصل اهل القبور الا مؤمن واخرج ابوالشيخ والديلمي عن ابي هريرة مرفوعا مامن رجل يزور قبر اخيه فيسلم عليه يقعد عنده الارد عليه السلام وانس به حتى يقوم من عنده.

واخرج ابن عسباكر عن ابى هريرة مرفوعاً ما من رجل يمر يقبر كان يعرفه في الدنيا فيسلم عليه الاعرفه ورد عليه. ال

رجہ: امام دیلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہے مرفوعا روایت کی کہال القورے نیکی کرنے ہے بڑھ کرکوئی نیکی ہیں ۔اہل قبورے صلد حی صرف ایمان والا آدی ہی کرتا ہے۔امام ابوائیخ اور امام دیلمی رحمۃ الله علیہائے حضرت ابو جربرہ رضی اللہ عنہا ہے مرفوعا روایت کی کہ جو خص کسی میت کی قبر کی زیارت کرتا ہے اس کو صلام کہتا ہے اور اس کے باس بیٹھتا ہے تو وہ مردہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور اس سے اس کے الحصے تک مانوس رہتا ہے۔ امام این عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے اور اس سے اس کے الحصے تک مانوس رہتا ہے۔ امام این عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جربرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کی کہ جو خص کی ایسے خص کی قبر کے جسم رومی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کی کہ جو خص کی ایسے خص کی قبر کے بیاس ہے گذر ہے جسے وہ دنیا میں بہانی تھا اسے سلام کے تو وہ اسے بیجا نتا ہے اور اس

كمام كاج البريات التحقيق على المنافع القالوب القاسية من الاهل إيارة القبور المصبحوبة بالتفكر والاعتبار بمن يسلك من الاهل والقران ولذالك يستحب الاكتبار من زيارتها كمانص عليه غير واجلامن إولى التحقيق على المنافع الم

ترجمہ: طوالع الانوار میں ہے علماء نے قرمایا کہ خت دلوں کیلئے فکر اور عبرت کے ساتھ الن لوگوں کی قبروں کی زیادت سے بڑھ کرکوئی چیز مانع نہیں جواس کے غاندان اور ساتھیوں سے کوچ کر چکے ہوں۔ ای لئے زیادت قبور کثرت سے کرنا مستحب ہے اہل شخفیق میں سے بہت سے لوگوں نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔

قال السيد احمد و روى ايضاً من حديث انس رضى الله عنه اذا قرأ المؤمن اية الكرسي وجعل ثوابها لاهل القبور ادخل الله تعالى في كل قبر من المشرق والمغرب نوراً ووسع الله تعالى مضاجعهم واعطى الله للقارئ ثواب ستين نبياً ورفع له بكل ميت درجة وكتب له بكل ميت درجة وكتب له بكل ميت درجة وكتب في تذكره القرطبي في تذكره القرطبي

ترجمہ: سیدا حد نے فر مایا حضرت الس رضی اللہ عند سے مروی ہے کہ جب
کوئی مومن آیت الکری پڑھتا ہے اور اس کا تو اب الل قبور کو ہدیہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ
مشرق سے لے کرمغرب تک ہرمون کی قبریش نور داغل فر ما دیتا ہے۔ ان کی قبر وں کو
وسیج فر ما دیتا ہے اور پڑھنے والے کو ساٹھ نبیوں کا تو اب عطا فر ما تا ہے۔ اور ہرمیت
کے بدلے میں اس کا درجہ بلند فر ما تا ہے ہرمیت کے بدلے میں اس کیلے درجہ کھو دیتا
ہے۔ ہرمیت کے بدلے میں اس کیلئے وس نبیاں لکھ دیتا ہے اسے امام قرطبی نے
اسے تذکرہ میں درج فر مایا ہے۔

وعن انس رضى الله عنه انه سأل رسول الله مَلْبُ فقال

المنذكرة ص ٨٥ وارالبيان العربي الجامع الازهر ممر

يارسول الله عَلَيْكُم انا نتصدق عن موتانا ونحج عنهم وندعولهم فهل يصل ذلك اليهم فقال نعم انه يصل ويفرحون به فكما يفرح احدكم بالطبق اذا اهدى اليه راه ابو خفص العسكرى. ل

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نجی

کر یم اللہ سے بوچھا یارسول اللہ! ہم اپ مردول کی طرف سے صدفہ کرتے ہیں۔

ان کی طرف سے جج کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کیا بیان تک پہنچا ہے۔ تو آپ نے فرمایا ہال بیرسب کھے پہنچا ہے۔ اور وہ اس سے اس طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح تم میں کسی کوایک تھال ہدیہ کے طور پر پیش کیا جائے۔ اسے امام ابوحف عسکر دحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ان الانسان ان يجعل ثواب عمل لغيره عند اهل السنة والجماعة صلواة كان اوصوماً اوحجاً اوصدقة اوقراء ة القرآن اوالاذكار وغير ذالك من جميع انواع البر ويصل ذلك الى الميت وينفعه قاله الزيلعي في باب الحج عن الغير \_ على الميت

ترجمہ: لہدااال سنت کے نزدیک انسان کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنمل کا اور اب کسی دوسرے کو مدید کردے وہ کمل نماز ہو یا روزہ ہویا جج ہویا قرآن مجیدیا دیگر اور کارکی تلاوت ہویا ان کے علاوہ کوئی اور نیک کام ہوید میت تک پہنچا ہے اور اسے فائدہ دیتا ہے۔ امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے باب الجے عن الغیر میں اس طرح فرمایا

ہے۔ مے تبیین الحقائق شرح کز الدقائق ج ۲ م ۸۳ مکتبدا مرادید ملکان ا

# انچاسوارد

صاحب مسائل اربعین نے سوال تمبر 40 کے جواب میں لکھا کہ اہل قبور سے مدداوراعانت جا بہنا جس طریقے سے بھی ہوجا ترجیس ہے۔ لے

میں کہنا ہوں جیب ہر مسلم میں اپنے اسا تذہ اور اکابر کا خلاف کرتا ہے اس مسلم میں کہی اُس نے ان سے قالفت اختیار کی ہے بلکہ دیگر معصبین سے سبقت لے کیا ہے۔ اس حد تک کہ انبیائے کرام کی ہم السلام کی قبور سے بالعوم اور حضرت سید الانبیاء علیہ السلام کے مزار پُر الوار ہے بھی استعانت اور آستمد ادکو جا تزئین لانبیاء علیہ السلام کے مزار پُر الوار ہے بھی استعانت اور آستمد ادکو جا تزئین لرکھا۔ کہوت کلمہ تنصر جمن افو اہم (ریچھوٹا منہ بوئی بات والا معاملہ ہے۔) میں کہا۔ جبکہ ان کی حیات مبار کہ میں کی کو اختراف کی ماند ہے۔ اُس نے اپنے عقیدہ کا اعتراف کیا ہے لیکن وہ مجبور محص کے اعتراف کی ماند ہے۔ اُس نے اپنے عقیدہ کا کاظر تے ہوئے برزمی زندگی اور و نیوی زندگی کافر ق نین رکھا اور ایک گا تھم دو تر کے برواری میں کیا۔

اب مجیب کے اس الدہ کی غیارت سنی جائے۔ اور استمد او واستعانت کے جوازی سندیں ہوش کے کا تول سے ساعت کرتی جائے۔ جوازی سندیں ہوش کے کا تول سے ساعت کرتی جائے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز فدس سرہ، جو نجیب کے دادا استاداور جدا مجد ہیں، نے دادا استاداور جدا مجد ہیں، نے تفسیر فتح العزیز میں سورہ فاتحہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا

درین جاباید فیمید که استعانت از غیر بوجیه که اعتاد برآن غیر باشد واو رامظهر عون الهی نداند حرام است واگر التفات بخض بجانب حق است واورا کیے از

ا سائل اربعین خطی درق 27 الف

مظاهر عون دانسته ونظر به كار خانهٔ اسباب و حكمت تعالى درآل نموده بغیر استعانت ظاهری نماید دور از عرفان نخواید بود ودر شرع جائز است وانبیاء واولیاء این نوع استعانت بغیر کرده اندو در حقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکه استعانت بخیر نیست بلکه استعانت بخیر تاست لاغیرانهی - ل

ترجمہ: یہاں یہ بات بھی جا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کی اور ہے مدد
مانگنا اگراس انداز پر ہوکہ اُس کا اعتاداً س غیر پر ہواوراً ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کا مظھر نہ
جانے تو ایسی استعانت جرام ہے اور اگر توجہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اوراً ہے مدو
الھی کے مظاہر میں ایک جانتا ہے اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اسباب کے
کار خانہ کود کھتے ہوئے ظاہر طور پر غیر سے استعانت کرے تو بیم قان سے دور نہیں
ہوگا۔ اس طرح مدو ہانگنا شریعت میں جائز ہے۔ انبیائے کرام اور اولیائے عظام نے
اس تم کی استعانت غیر اللہ سے کی ہے اور در حقیقت اس قتم کی استعانت غیر اللہ سے
نہیں ہے بلک حق تعالیٰ سے ہنہ کہ اس کے غیر سے۔

سورة عبس وتولئ كأنسير مي فرمايا:

پی سوختن با آتش گویاروح را بے مکان کردن است وفن کردن گویا مسکنے برائے روح ساختن است بنابرای است کراز اولیائے مرفو نین ودیگر صلحائے مؤمنین انتفاع واستفادہ جاری است و آنہا افادہ واعانت نیز متصور بخلاف مردہ ہائے سوختہ کہ این چیز ہااصلانسبت بانہا درائل مذہب آنہا واقع نیست ۔ انتھی ترجہ: مردے کو آگ سے جلانا گویاروح کو بے مکان بنانا ہے اوردفن کرنا

ل فتح العزيز جلداول مع المن المن المن المن العزيز جرعم يتساءلون ص ٥٠ مطبوعه لا وور

کویا روح کیلئے ایک مسکن بنانا ہے یہی وجہ ہے کہ فن شدہ اولیائے کاملین اور دیگر نیکوکارمو منین سے نفع اور فائدہ حاصل کرنا جاری ہے اور ان مدفو نین کوفائدہ بہنچانے اور مدد کرنے کا تصور بھی کیا جاسکتا ہے۔ بخلاف ان مردوں کے جن کوجلا دیا گیا ہوکہ ان کے خدہب والوں میں بالکل یہ چیزیں ان کی نسبت واقع نہیں ہیں۔

ان کے خدہب والوں میں بالکل یہ چیزیں ان کی نسبت واقع نہیں ہیں۔

شخ عبد الحق محدث دہلوی ترجمہ مشکلوۃ میں فرماتے ہیں۔

اما استمداد بابل قبور درغير ني تليك ياغير انبياء عليهم السلام منكر شده اندآنرا بسياراز فقتها وميكونيد نيست زيارت مكر برائ وعائ أموات واستغفار برائ ابيثال ورسانيدن نفع باابيثال به دعاو استغفار وتلادت قرآن واثبات كرده اندآنرا مشائخ عظام صوفيه قدس اللداسرارهم وبعض فقها رهم اللدواين امر يحقق ومقرر است نزو ابل كشف وكمل از ايثال تا آكه بسيار برافيوض وفتوح از ارواح رسيده واين طاكفه را درا صطلاح ابیتان اولیی خواندا مام شافعی فرموده قبرا مام موی کاظم تریاق مجرب است مراجابت دعارا وججة الاسلام امام غزالي رحمة الله عليه كفته بركه استمد اوكرده ميشود ازوئے درحیات استمداد کردہ میشود بوے بعداز وفات ویکے از مشارکنے عظام گفتہ ويدم چهاركس ا زمشائخ عظام كه نضرف ميكنند ورقبورخود ما نندتضرف بإئ ايشال درحیات خود یا بیشتر شیخ معروف کرخی وشیخ عبدالقادر جیلانی ودوکس دیگر راشمرده از اولياء ومقصود حصرنبيت آنج خود ديده ويافتة است گفته است وسيدى احمد بن مرزوق كه از اعاظم فقنها وعلماء مشائخ دیارمغرب است گفت روز ہے بیٹنے ابوالعباس حضرمی ازمن برسيد كهامدادى اتوى است ياامدادميت من بلفتم توسعى كويند كهامدادى قوى تراست ومن مي كويم كه امدادِميت قوى تراست پس يشخ كفت نعم زيرا كه و ب در بساط تق است

ودر حضرت اوست وقتل درین معنی ازین طاکفه بیشتر از ان است که حصر واحصاء کرده شود و یا فته نمی شود و در کتاب وسنت و اقوال سلف صالح که منافی و مخالف این باشد و در کند آن راب و تقتیق ثابت شده است به آیات واحادیث که روح باتی است و ادراعلم و شعور به زائران و احوال ایشال ثابت است و ارواح کا ملال را قرب و مکانت در جناب حق ثابت است چنانکه و رحیات بودیا بیشتر از ان واولیاء را کرامات و تصرفات و را کوان حاصل است و آن نیست مگر ارواح ایشال را وارواح باتی است و مقرف حقیقی نیست مگر خدا ی مورد با نام و و میان اند و جمه به قدرت اوست و ایشال فانی اند در جلال و متان حق در حیات و بعد از ممات پی اگر داده شود مراحد به را چیز به بوساطت کیجاز دوستان حق و مکانت که نزد خدا دارد دور نباشد چنانکه در حالت حیات بود و نیست نعل و تصرف در جرد و حالت بود و نیست نعل و تصرف در جرد و حالت گرحق را جل جلاله و مم نواله و نیست چیز که فرق کند میان جر و و حالت و یا فته نه شده است دلیلی بر مین در شرع اضحی -

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا انبیائے کرام علیمم السلام کے سوا
مزارات والوں سے مدد ما نگنے کا افکار نقبها میں سے زیادہ حضرات نے کیا ہے۔ وہ کہتے
ہیں کہ زیارت تو صرف مردوں کیلئے دُ عاان کیلئے ہخشش کی طلب اور تلاوت قرآن مجید
استغفار اور دُ عا کے ذریعے ان کو نفع پہنچانے کیلئے ہوتی ہے۔ جبکہ صوفیاء کے مشاکخ
عظام اور بعض فقبہا رحمۃ اللہ یعم نے اس کا اثبات کیا ہے۔ مشاکخ عظام میں سے اہل
کشف و کمال کے نزدیک میہ محاملہ ثابت اور شخقیق شدہ ہے۔ یہاں تک کہ بہت
سارے افراد کواروار سے فیوض اور فتوح پہنچے ہیں ایسے گروہ کوان کی اصطلاح میں
اور کی کہتے ہیں امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: حضرت امام موی کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی

قبر قبوليت دعا كيك تجربه شده ترماق ہے۔ جمة الاسلام امام غزالی رحمة الله عليہ نے فرمايا وہ مخض جس سے اس کی زندگی میں مدوطلب کی جاسکتی ہے اُس کی وفات کے بعد بھی أس سے مدوطلب كى جاسكتى ہے۔مشائع عظام میں سے ایک نے فرمایا كه میں نے مشائخ عظام میں سے حیار افراد کود مکھا کہ وہ اپن قبروں میں اس طرح تصرف فرماتے ہیں جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں تصرف فر مایا کرتے تھے۔ یا اُس سے بڑھ کرتصرف كريتے ہيں۔(۱) شيخ معروف كرخي رحمة الله عليه (۲) حضرت شيخ عبدالقادر جيلاني رحمة الله عليه اورانبول في دوسر دواولياء كوجهي شارفر مايا باس مقصود حصرتيس ہے جو چھانہوں نے دیکھااور پایاات بیان کردیا ہے۔ایک دن حضری رحمۃ الله علیہ نے فرمایا کہ سیدی احمد بن مرز وق رحمۃ الله علیہ جو کہ دیار مغرب کے عظیم مشاکنے وفقتہا میں سے ایک ہیں نے جھے سے پوچھا کہ زندہ آدمی کی مدوزیادہ قوت رکھتی ہے یا مردہ کی میں نے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ زندہ کی مدوزیا دہ توی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ مردہ کی مدوز مارہ قوی ہے۔ پھر شخ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے کیوں کدوہ اللہ تعالیٰ کے قرب ادرأس كى بارگاه ميں ہے اور إس بارے ميں إس گروہ سے تقل شدہ واقعات حصراور کنتی میں نہیں آئے۔ کتاب وسنت سلف صالحین کے ارشادات میں کوئی الیمی نص نہیں یائی جاتی جواس کے مخالف یا منافی ہو۔ آیات اور احادیث سے تحقیق سے ٹابت ہے کہروح باقی رہتی ہےاسے زائر مین اوران کے حالات کاعلم ہونا ٹابت ہے کامل لوگوں کی روحوں کیلئے بارگاہ حق میں ایک خاص قرب اور درجہ حاصل ہے جس طرح کہان کی زندگی میں تھا یا اس ہے بھی بڑھ کر۔ اولیائے کرام کیلئے کرامات اور موجودات میں تصرف حاصل ہوتا ہے۔اور وہ صرف ان کی روحوں کوحاصل ہوتا ہے

اور روس باتی رہتی ہیں۔ حقیقی تضرف فرمانے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے یہ سب ای کی قدرت ہے ہیدلوگ اپنی زندگی ہیں اور وفات کے بعد جلال حق میں فانی ہوتے ہیں۔ لہذا اگر اللہ تعالیٰ کے دوستوں اور ان کے مرتبہ کی وساطت ہے جو انہیں خدا کے زویک حاصل ہوتا ہے کسی کوکوئی چیز دے دی جائے تو بعیر نہیں جس طرح کہ زندگی کی حالت میں ہوتا ہے۔ دونوں صورتوں میں قبل اور تصرف صن تعالیٰ کا ہوتا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو ان دوحالتوں میں فرق کرتی ہواور نہ شرع میں کوئی ولیں ایسی فرق کرتی ہواور نہ شرع میں کوئی ولیل اس پریائی جاتی ہیں جو ان دوحالتوں میں فرق کرتی ہواور نہ شرع میں کوئی ولیل اس پریائی جاتی ہے۔

مولوی عبدالکیم سیالکوئی رحمة الله علیدنے کتاب زاداللبیب میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مشکا قشریف کی فی غیرشرح سے قال فرمایا ہے۔

اما الاستمداد من اهل القبور بغير النبي عليه السلام والانبياء فقد انكره كثير من الفقهاء وقالوا ليس الزيارة الالدعاء الموتى والاستغفار لهم واليصال النفع اليهم بالدعاء وتلاوة القرآن واثبته مشائخ الصوفيه قدس الله اسرارهم وبعض الفقهاء وذالك امر مقرر عند اهل الكشف والكمل منهم لا شك في ذالك منهم عندهم حتى ان كثيرا منهم حصل لهم الفيوض من الارواح ويسمى هذه الطائفة اويسية في اصطلاحهم. ل

ترجمہ: نئ كريم عليه الصلوٰة والسلام يا انبياء كرام عليهم الصلوٰة والسلام ك مواالل قبورے مدد ما تكنے كا انكار فقها ميں سے زيادہ نے كيا ہے۔وہ كہتے ہيں زيارت

ا لمعات التي في شرح مفكلوة المصافح جلد س ص ٢٧٨،٣٧٤ مكتب المعارف العلميد لا مور

توصرف مردوں کیلئے دعا اوران کے لئے بخشش طلب کرنے اور دعا نیز تلاوت قرآن مجید کے ذریعے ان کو فائدہ پہنچانے کیلئے ہوتی ہے۔ مشائخ عظام اور بعض فقہانے اس کا اثبات کیا ہے۔ اہل کشف و کمال کے نزدیک بید معالمہ ثابت شدہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں یہاں تک کہ بہت سارے افراد کو روحوں سے فیوض و برکات حاصل ہوئے ہیں ایسے گروہ کو ان کی اصطلاح میں ادیسی کہتے ہیں۔ ماصل ہوئے ہیں ایسے گروہ کو ان کی اصطلاح میں ادیسی کہتے ہیں۔

وما ادرى بالمراد بالاستمداد والامداد الذي ينفيه المنكر واللذي نفهمه ان الداعي المحتاج الفقير الى الله يدع الله ويطلب حاجته من فيضله تعالى يتوسل بروحانية هذا العبد المقرب المكرم عننده تعالى ويقول اللهم ببركة هذا العبد الذي رحمته واكرمته وبمالك به من اللطف والكرم اقض حاجتي واعط سوالي انك انت المعطى الكريم اوينادى هذا العبد المكرم المقرب عندالله تعالى ويقول يا عبدالله ياوليه اشفع لى وادع ربك وسل ان يعطيني سوالي ويعطيني حاجتي والمعطى والمسئول عنه والمأمور به هوالرب تعالى وتقدس ومسا العبدفسي البين الاوسيلة وليسس القادر والفاعل والمتصرف الاهو واولياء الله هم الفانون الهالكون في فعله تعالى وقدرته وسطوته لافعل لهم ولاقدرة ولاتصرف لاالآن ولاحين كانوا احياء في دارالدينا فان صفتهم الفناء والاستهلاك ليس الا ولوكان هذا شركا وتوجها الى غير الله كما زعمه المنكر فينبغي ان

يمنع اليه التوسل وطلب الدعاء من عباد الله واوليائه في حالة الحياة ايضاً وليس ذالك مايمنع وانه مستحب مستحسن شائع في الدين ولو زعم انهم عزلوا وخرجوا من الحالة والكرامة التي كانت لهم في الحياة فما الدليل عليه اوشغلوا عن ذالك بما عرض لهم من الأفات بعدالممات فليس كليا ولا دليل على دوامه واستمراره الى يوم القيامة غايته انه لم يكن هذا المسئلة كلية وفائدة الاستمداد عامة بل يمكن ان يكون بعض منهم منجلبا الى عالم القدس ومستهلكاً في حيضرة الاله بحيث لا يكون له شعورو توجه الى عالم الدنيا وتصرف وتلدبيس فيسه كمما ايوجدمن اختلاف من احوال المجذوبين والمتمكنين من المشائخ في الدنيا وان نفى ذالك مطلقاً وانكر الكاراً كلياً فكلاولا دليل على ذلك اصلاً بل الدلائل قائمة على حلافه نعم ان كان الزائرون يعتقدون ان اهل القبور متصرفين مستبلين قادرين من غير توجه الى حضرة الحق والالتجاء اليها كما يعتقده العوام الجاهلون الغافلون وكما يفعلون غير ذلك من السجود والصلوة اليه مما وقع منه النهي والتحذير فذالك مما يمنع ويحدار وفعل العوام لا يعتبر قط وهو خارج عن المبحث وحاشا من العالم بالشريعة والعارف باحكام الدين ان يعتقد ذلك ويفعل هذا والسمروى في الزيارة السسلام عبلس السموتي والاستغفار لهم وقراء ة القرآن وليس فيها النهى عن الاستمدد فيكون الزيارة والاستمداد

والامداد معاعلى تفاوت حالة الزائر والمزور ثم اعلم ان الخلاف انما هو في غير الانبياء فانهم احياء حقيقة بالحيوة الدنيا وية بالاتفاق صلوة الله عليهم وانما اطنبنا الكلام في هذا المقام رغماً لانف المنكرين فانه قد حدث في زماننا شرزمته ينكرون الاستمداد والاستعانة من الاولياء اللين هم احياء عند ربهم اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه واهدنا الصراط المستقيم.

رجمہ: بین نہیں بھتام عرجی امداد واستمد ادی نفی کرتا ہے اس سے اس کیا مراد ہے جو ہماری بھی بین آتا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ بختاج ، فقیر، دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اس کے فضل واحسان سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں عزت و قرب والے اس بندہ کی روحانیت سے قوسل کرتا ہے۔ اور کہتا ہے اور اللہ ہے۔ اور کہتا ہے اور اللہ عزت میں برقونے رقم کیا ہے اور اس عرف میں اور کہتا ہے اور اس لطف و کرم کے طفیل جو تونے اس پر کیا ہے میری حاجت پوری عزت عطافر مائی اور اس لطف و کرم کے طفیل جو تونے اس پر کیا ہے میری حاجت پوری فرما اور میرا مطلب جمعے عطافر ما بیٹک تو بی عطافر مانے والا اور کریم ہے یا یہ بندہ اللہ فرما اور میرا مطلب جمعے عطافر ما بیٹک تو بی عطافر مانے والا اور کریم ہے یا یہ بندہ اللہ فرما اور میرا مطلب جمعے عطافر ما بیٹک تو بی عطافر مانے والا اور کریم ہے یا یہ بندہ اللہ فرما اور کیا ہے اور یوں کہتا ہے اس لئد ولی مقادش کیجے اپنے پروروگار کے ہاں وعا فرما سے اور اُس کے حق ورسوال کیا جارہ ہے کہ وہ میری جا ہت جمعے دے دے میری ضرورت والی کیا جارہ ہے والا کیا جارہ ہے میں اور سے والا کیا جارہ ہے والا کیا جارہ ہے میں اور سے والا کیا جارہ ہے میری خور سے عطافر مادے تو (ان دونوں صورتوں میں) و سے والا ، جس سے سوال کیا جارہ ہے میں اور کور سے عطافر مادے تو (ان دونوں صورتوں میں) و سے والا ، جس سے سوال کیا جارہ ہے

ا زادالملبيب ص

اورجس ہےمطالبہ کیا جار ہاہے وہ رب تعالیٰ ہی ہے۔ بندہ صرف درمیان میں وسیلہ ہے۔قادر، فاعل،متصرف وہی ہے۔اولیاءاللہ اُس کے فعل، قدرت اور سطوت میں فانی اور ہلاک ہیں۔ان کا کوئی تصرف کوئی قدرت کوئی فعل نداب ہے نداس وقت تھا جب وہ دار دنیا میں زندہ تھے کیونکہ ان کی صفت فٹا اور استھلاک ہے اس کے سوا پچھ نہیںاگر بیغل شرک اور توجہ الی غیر اللہ ہوتا جیسا کہ منکرنے گمان کیا ہے تو مناسب سے تھا کہ د نیوی زندگی کی حالت میں اللہ کے ولیوں اور اس کے نیک بندوں سے دعا کی ورخواست اورأس بارگاہ میں وسیلہ بنانے ہے منع کیا جاتا جبکہ ریہ بات ممنوع نہیں ہے بلكه بيمتحب، متحن اوردين ميں شائع ہے اور اگرأس نے بيگان كيا ہے كه وہ أس كرامت اور حالت ہے جو دنیا میں انہیں حاصل تھی سے خارج اور معزول ہو تھے ہیں تواس پر کیادلیل ہے یا اُس نے میگان کرلیا ہے کہ مرنے کے بعد جوآ فات انہیں پیش آتی ہیں ان کے باعث ان باتوں سے وہ اعراض کئے ہوئے ہیں توبیا مرکلی ہیں ہے اورندی قیامت تک اِس کے دوام واستمرار برکوئی دلیل ہے انتہائی بات جواس بارے میں کہی جاستی ہے وہ بیہ ہے کہ بیمسئلہ کی نہیں ہے اور مدد طلب کرنے کا فائدہ عام ہے بلکمکن ہے کہان میں سے بعض عالم قدس کی طرف سیجینچے لیے ہوں اور بارگاہ الہی میں الييم مستهلك مول كدان كوداردنيا كي طرف توجه مشعوراوراس ميس تدبيروتصرف ندر با موجبیا کردنیا میں باہوش مشائح کرام اور مجذبوں کے احوال کے اختلاف کے اندر بإياجاتا ہے اگر کوئی اس کی مطلقانفی کرے اور کلی طور براس کا انکار کرے تو ايسا معاملہ مرکز نہیں ہے اس پر سرے سے کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ دلائل اس کے خلاف قائم ہیں۔ بال مزارات كے زائرين اگر مياعقا در كھتے ہوں كہ اہل قبور حق تعالی كی بارگاہ ميں توجہ

اورأس میں التجاء کے بغیر بھی قدرت رکھتے ہیں اختیار رکھتے ہیں اورتصرف رکھتے ہیں جبيها كهجابل اورعافل اس كاعقادر كھتے ہيں اورجيبيا كه وه مجده اوران كى طرف رخ کر کے نماز اوا کرتے ہیں۔اوراس کے علاوہ دیگرافعال کرتے ہیں جس سے نمی اور تحذير شرع ميں واقع ہے تو اس ہے تع كياجائے گا اور روكا جائے گا۔عوام كے فعل كا قطعاً اعتبار بيس ہے وہ بحث ہی ہے خارج ہیں شریعت کے عالم اور احکام دین کے جانے والے سے ایسا اعتقاد رکھنا اور ایسا کرنا بہت بعید ہے زیارت قبور کے دوران مردوں پرسلام کہنا ان کیلئے بخشش کی طلب کرنا اور قرآن کریم پڑھنا مروی ہے ان روایات میں مدد ما نگنے کی ممانعت نہیں ہے تو زیارت کے ساتھ ساتھ مدد ما نگنے اور مدد كرنے كا تھم زيارت كرنے والے اور جس كى زيارت كى جائے كى حالت كے اختلاف کےمطابق ہوگا۔ پھر بہ جانو کہ بداختلاف صرف غیرانبیاء میں ہے کیونکہ انبیاء د نیوی زندگی کے ساتھ درحقیقت اب بھی زندہ ہیں اس میں تمام علماء کا اتفاق ہے۔ہم نے منکرین کو ذکیل کرنے کی خاطر کلام میں طوالت اختیار کی ہے کیونکہ ہمارے دور میں ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہو چکی ہے جو دار دنیا سے داریا تی کی طرف انتقال فرما جانے والے ان اولیائے کرام سے استمد او واستعانت کی منکر ہے جواسیے رب کے بال زنده بین \_ا\_الله! جمیس فق کی صورت میس فق دکھا اوراس کی اتباع نصیب فرما اور باطل کو باطل کی صورت میں ہمیں دکھا اور اس سے بچتا ہمیں نصیب فرما۔ نیز صراط منتقيم برجميل كامزن فرمايه

حضرت شيخ عبدالحق محدث د ہلوی رحمۃ الله علیہ جذب القلوب میں فر ماتے

ہیں

ابن شیبه بسند سی آورده است که در زمان امیر المؤمنین حضرت عمرض الله عند محلی افزاد فخصے برقبر ریف نبوی آیده گفت بار سول المله است سق لامت ک فانهم قله هلکو ا آنخضرت سلی الله علیه و کم درخواب او آید و فرمود بروبهم بشارت ده که باران خوابد آید و ابن جوزی روایت کرده است که دروقت الله یمند الحظے شدید رسید شکایت به عاکشه صدیقه رضی الله عنها بردند فرمود برقبر شریف رسول صلی الله علیه و کم بیائیدو در یکی از و ب بجانب آسمان بحشائید تامیان قبروے و آسمان حائے نه باشد میائید و در یکی از و ب بجانب آسمان بحشائید تامیان قبروے و آسمان حائے نه باشد مینیاں کردند که و باشاره فرموده بود باران بسیار شد له

ترجمہ: امام ابن ابی شیبہ نے سی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذمانہ میں قط پڑگیا ایک فخض نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی قبرانور کے پاس آ کرعرض کی یارسول اللہ اپنی امت کیلئے بارش کی دعافر ما کمیں کیونکہ وہ بلاک ہو چکے بین نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام خواب میں اس کے پاس تشریف لائے اور فرما یا عمر کے پاس جاؤ اور اسے بشارت وہ کہ بارش ہوگی امام ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے روایت کیا کہ ایک وفعہ الل مدینہ شدید قیط میں مبتلا ہوگئے لوگ ام المؤمنین حضرت عاکشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس شکایت لے کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر انور پر آؤ و ہاں ایک کھڑی آسان کی طرف آپ نے آب اور مرمان کوئی چیز حائل نہ ہو گوں نے ایس کی طرف آپ کی قبر انور اور آسان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو لوگوں نے ایس ہی کیا جس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا تھا تو کھڑت سے بارش موئی۔

ا جذب القلوب ص

راقم الحروف كبتا ہے ان دونوں روايات سے داخى ہوا كه استمداد واستعانت صحابہ كرام كزمان نے سے جارى ہے بلكه ام المؤمنين حضرت عائش صديقة رضى الله عنها جومرتبه اجتباد برفائز تھيں، نے استمداد ادراستعانت كا تكم ديا۔ حضرت نى كريم عليه الصلوقة والسلام نے خود آپ كی قبر مبارك سے ایک فخص كے استمداد كرنے كے بعد بارش كے آنے كی بشارت دى لهذا استمداد واستعانت سے افكارسنت صحابہ سے افكار ہے اس كوخوب مجھ لوبلكه استعانت كے بارے ميں نى كريم عليه الصلوقة والسلام نے خود ارشاد فرمایا ہے چنانچے صن حمين ميں ہے ہے۔

واذا انفلتت دابة فلينا دِأعينوا يا عبادالله يرحمكم موهص وان اراد هونا فليقل ياعبادالله أعينوني يا عباد الله اعينوني ياعبادالله اعينوني وقد جرب ذلك.

ترجمہ: جب سواری کا جانور بھا گ جائے تو پکاروا سے انٹد کے بندو مدد کرو اللہ تم پر رحم کرے اور جب مدد کا ارادہ ہوتو کے اے اللہ کے بندومیری مدد کروا سے اللہ کے بندومیری مدد کروا ہے اللہ کے بندومیری مدد کرواور بیر مجرب ہے۔

میر صدیث پاک ادلیاء اللہ سے استعانت کے جواز میں صریح ہے اور اولیاء
اللہ کو لفظ یاء کے ساتھ نیکار نے میں ظاہر ہے جیسا کہ فی نہیں ہے سنے پیداشدہ فرقے
کے رد میں ہماری طرف سے جمت ہے جواس سے منح کرتے ہیں حتی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کو جائز قر ارنہیں دیتے شاید انہوں نے بیرصدیث پڑھی ہی نہیں ہے یا انہوں نے بیرص تو ہے لیکن عمل نہیں کرتے۔

تر ندی نسائی این ماجد اور منتدرک میں اسم مبارک کیکر نداء کرنے کے

بارے میں ایک حدیث وارد ہے جوذیل میں تحریر کی جاتی ہے۔

من كان له ضرورة فليتوضأ يحسن وضؤه ويصلى ركعتين ثم يدعو اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبى الرحمة يا محمد انى اتوجه بك الى ربى فى حاجتى هذه تقضى لى اللهم فشفعه فى . ف

ترجمہ: جس کوکوئی ضرورت در پیش ہوتو جا ہیے کہ وہ وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے۔ وور کعتیں پڑھے اور بید وُعا مائے اے اللہ بیس تیرے نبی نبی رحمت سیدنا محرصلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور مائگیا ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی اس حاجت کے سلسلے میں آپ کے وسیلہ سے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسام میں اپنی اس حاجت کے سلسلے میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ وہ اسے پورا کردے اے اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے تن میں شفاعت کرنے والا بنادے۔

تیسری دلیل: مسلمانوں میں سے جرخاص وعام عین نماز میں جو کہ سب سے فسیلت والی عبادت اور اہل ایمان کیلئے معراج ہے (صیغهٔ نماز) کواپناور دبناتا ہے اور بارگاہ تن میں خصوصی حاضری کے وقت یوں خطاب کر کے عض کرتا ہے السلام علیک ایھا المنب و وحمه الملله و بوگاته المینی یارسول الله آپ پرسلامتی رحمت اور محلا نیوں کی کثرت ہو۔ حضور علیہ الصلاق و السلام کو مخاطب کرنے کی وجہ یہ ہے آپ علیہ الصلاق و السلام اہل ایمان کا مقصود اور عبادت گزار لوگوں کیلئے آٹھوں کی ٹھنگ علیہ المول الله تا ہیں میہ کیفیت آئیس تمام اوقات اور سارے حالات میں میسر رحتی ہے اور حالت میں میسر رحتی ہے اور حالت میں میہ کرفیقت آئیس تمام اوقات اور سارے حالات میں میسر رحتی ہے اور حالت

ال سنن ابن ماجه جلد ۲ مغه ۱۵۷ دارالمعرفة بيروت-

عبادت (نماز)اوراس کے آخر کے موقع پرنورانیت اورانکشاف کا وجود زیادہ اور توی تر ہوجانا ہے جبیبا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ الله علیہ نے مشکلوۃ شریف کے ترجمہ میں اس کو بیان فرمایا ہے۔

صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیم نے یہاں سے ایک اور مسئلہ کا استنباط فر ہایا ہے جوان کی اصطلاح میں رابطہ شخ کہاجا تا ہے اس کا طریقہ بیہ ہے کہ کامل اور کھل شخ کی صورت کوا ہے قلب کے سامنے کمحوظ رکھتے ہیں تا کہ طالب ندکورہ صورت کے تصور کے باعث نفسانی وسوسوں اور شیطانی خیالات سے خالی ہوکر اپنا سارا خیال حق تعالی کی طرف متوجہ کروے اپنے آپ اور ماسوی اللہ سب سے دور ہوجائے جس طرح کہ ایک کمز ورنظر والا آدمی عینک کامختاج ہوتا ہے بغیر عینک کائس کی آئی تھیں خیرہ ہوجاتی ہوتا ہے بغیر عینک کائس کی آئی تھیں خیرہ ہوجاتی ہوتا ہے بغیر عینک کائس کی آئی تھیں خیرہ ہوجاتی ہوتا کہ بیں ۔ای طرح ادادت مندسائل جب باطن میں فیض حاصل کرنا شروع کرتا ہے تا کہ حق تعالی سے اسے منا سبت میسر آجائے تو حق تعالی انتہائی لطافت میں ہے اور سالک حق تعالی سے اسے منا سبت میسر آجائے تو حق تعالی انتہائی لطافت میں ہے اور سالک انتہائی کثافت میں ۔لہذا یہاں دو جہتوں والے ایک برذرخ کی ضرورت ہے جس کے واسطہ سے اللہ تعالی سے فیض حاصل کرے۔

ارثادبارى تعالى ب: ياايها اللدين امنوا اتقوالله وابتغوا اليه الوسيلة وجاهدوا في سبيله لعلكم تفلحون.

ترجمہ: اے ایمان والواللہ سے ڈرواس کی طرف وسیلہ تلاش کرواس کی راہ میں جہاد کروتا کہتم فلاح یاؤ۔

اس آیت مذکورہ میں وسیلہ سے مرادی کامل وکمل ہے جو حصرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نائب اتم ہوتا ہے نائب کو وراشت اور تبعیت کے باعث

اصل کے تمام کمالات سے پورا پورا حصہ نصیب ہوتا ہے لازمی طور پر وہ اصل کے احکام سے رنگین ہوتا ہے اس کوخوب سمجھ لواور کوتا ہی مت کرو۔

اب ہم اصل بات کی طرف آئے ہیں استمداد کے اثبات کیلئے ایک اور دلیل تحریر کی جاتی ہے۔طوالع الانوار کے زیارت النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں ہے۔

وليفرغ قلبه عن كل شي من امور اللنيا والاتعلق له بالزيارة حتى يطلع قلبه للاستمداد منه عليه السلام فالقلب مشغول بقاذورات المدنيا من الشهوات والارادات محروم من حصول المدد النبوي بل ربسما يوجب السقت وليلاحظ مع ذلك الاستمداد من سعة عفوه عليه السلام وعطفه وليستحضر حياته عليه السلام في قبره وانه يعلم زائره على اختلاف درجاتهم واحوالهم وقلوبهم وانه يمدكلامنهم بمايناسب ماهو عليه وانه خليفة الله الاعظم يعطى من يشاء ويمنع من يشاء فوضت اليه خزائن كرمه ولايصل الى الله احد الا من طريقه وروئ ابوحنيفه في مسنده عن ابن عمر قال من السنة ان تاتي قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل القبلة وتجعل ظهرك الي القبلة وتستقبل القبر بوجهك ثم تقول السلام عليك ايها النبي ورحمة الله عليه وبركاته وقداتفق العلماء على انه عليه السلام حي في قبره الشريف يعلم بزائره قال الشيخ ابن حجر الهيثمي ووقوفه في حال الزيارة افيضل من جلوسه اذهو الماتور وهو الادب وقال

Marfat.com Marfat.com

الكرمانى ويضع يمينه على شماله كما فى الصلوة وجزم اصحابنا استحباب وقوف الزائر على نحواربعة ازرع من السارية التى عند راسه الشريف لايقرب ادنى من ذلك فانه ليس من شعار اداب الابرار قال الشيخ على القارى ومال اليه النووي ثم يطلب الشفاعة فى الدنيا بتوفيق الطاعة وفى الآخرة بغفران المعصية فيقول يارسول الله اسئلك الشفاعة ثلاثاً ثم يزور صاحبيه المكرمين ويسلم عليهما كمما حرر ويقول نحن نتوسل بكما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع لنا الى ربنا وان يتقبل سعينا وان يحيينا على ملته ويمتنا على مدر ويقول شعو.

يا خير من ددفنت في التراب اعظمه وطاب من طيبهن القاع الاكم

نفسى الفداء بقبرانت ساكنه

فيه العفاف وفيه الجود والكرم

ترجمہ: دنیا کے تمام معاملات اور ہرائی چیز سے جس کا تعلق زیارت سے مرد نہیں ہے، سے اپنے دل کو خانی کرے تا کہ اُس کا دل آپ علیہ الصلوقة والسلام سے مدد طلب کرنے پرمطلع ہو کیونکہ جو دل دنیوی خواہشات اور ارادوں کی گندگیوں میں مشغول ہوتا ہے وہ مدنبوی کے حصول سے محروم رہ جاتا ہے بلکہ بعض او قات غضب کا باعث بن جاتا ہے۔ آپ علیہ الصلوقة والسلام سے مدوطلب کرنے کے دوران آپ باعث بن جاتا ہے۔ آپ علیہ الصلوقة والسلام سے مدوطلب کرنے کے دوران آپ

Marfat.com

عليه الصلوة والسلام كے وسيع عقوا ورمبر بانى كانصوركر ماوراس خيال كودل ميں لائے کرآ پ علیدالصلوٰ قاوانسلام این قبرانور میں زندہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ کم زائرین کے درجات، حالات اور دلول کے اختلاف سے واقف ہیں۔ان میں سے ہرایک کی اس کے مناسب حال مدوفر ماتے ہیں اور بلاشبہ آب اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے خلیفہ ہیں جے جاہتے ہیں عطافر ماتے ہیں جس سے جاہتے ہیں روک کیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ كرم ك فزاني آپ كوتفويش كرديت كئي بين، آپ كراست (كواختيار كئے) بغير كوئي مخص واصل الى الله ببيس بوسكتا-امام اعظم ابوحنيفه رحمة الله عليه في ابني مسند میں حضرت ابن عمر رضی الله عنهما سے روایت کی که آپ نے فرمایا سنت سے کہتم نبی كريم عليه الصلوة والسلام كى قبرانوركى جانب قبله كى طرف سے آؤتم جارى پيني قبله كى طرف بواور چبره قبرانور كي طرف بو پيم كبو السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته علاء كاس امريراتفاق بكرآب عليه الصلوة والسلام اين قبرانور مس زندہ ہیں۔زیارت کرنے والے کوجانتے ہیں۔ پینے ابن جربیٹمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا كهزائر كازيارت كے وفت كھرا ہونا بیضے ہے افضل ہے كيونكه يہى ما تورہے اورادب بھی میں ہے۔علامہ کر مانی رحمة الله عليه نے قرمايا كه (بارگاه نبوى ميں حاضرى كے وقت) اپنے دائیں ہاتھ کو یا ئیں ہاتھ پررکھے جیسا کہ نماز میں رکھتا ہے ہارے اصحاب في اس امر برجزم فرمايا بيمستحب بيه يكدز الركيلية سركار دوعالم عليه الصلوة والسلام كيمرمبارك كے باس ستون سے تقريباً جار ہاتھ كے فاصلہ بر كھڑا ہو۔اس ے قریب نہ جائے کیونکہ (اس سے زیادہ قریب ہونا) صالحین کے آداب کا طریقتہ نہیں ہے۔ ملاعلی قاری رحمة الله علیہ نے قرمایا اور امام نووی رحمة الله علیہ نے بھی اس

جانب میلان فرمایا کهاس کے بعد دنیا میں عبادت کی توفیق اور آخرت میں گنا ہوں کی بخشش کے ساتھ شفاعت طلب کرے اور یوں تین بارعرض کرے

يارسول الله صلى الله عليه وسلم استلك الشفاعة \_

ترجمه: الالدكرسول من آب سے شفاعت كا طلبكار مول ـ

پھر آپ کے دومعز زساتھیوں کی زیارت کر سان کوسلام کر ہے جیہا کہ کھا جاچکا ہے اور کہے ہم آپ دوحفرات کو بارگاہ نبوی ہیں بطور دسیلہ پیش کرتے ہیں تاکہ آپ ہمارے دب کی بارگاہ ہیں ہمارے لئے شفاعت فرما کیں وہ ذات ہماری کوششوں کو قبول فرمائے ہمیں آپ کے دین پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور اسے رحم و کرم ہے ہم کو آپ کی جماعت میں حشر نصیب فرمائے بلاشہوہ کریم اور دیم

ہے! مین پھر پیشعر پڑھے۔

ياخير من دفنت في التراب اعظمه

وطاب من طيبهن القاع والاكم

ترجمہ: اے مٹی میں دن ہوئے افراد میں سب سے بہتر ہستی جن کے جسم

اطبر کی برکت سے میدان اور پہاڑیا کے ہوئے۔

نفسى الفداء بقرانت ساكنه

فيه العقاف وفيه الجود والكرم

ترجمه: ميري جان اس قبر پر قربان جس مين آپ وفن بين اس قبر مين

بر بیز گاری سخاوت اور کرم مدفون ہیں۔

صاحب تصيره برده ارشاد فرمات بين:

يااكرم الخلق مالي من الوذبه

سواك عند حلول الحادث العمم

ترجمہ: اے مخلوق میں سب سے بہتر! عام مصیبت کے نزول کے وقت آپ کے سواکون ہے جس سے میں پناہ حاصل کروں۔

# پچاسواں رد

صاحب مسائل اربعين نے لکھا۔

ای طرح قبر کے اردگر دطواف کرنا جائز نہیں ہے۔ لے

میں کہنا ہوں ملاعلی قاری کی عبارت سے اس امرکی ممانعت معلوم ہوتی ہے مطالب المؤمنین میں مصنف نے جواز کا قول نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا ان سے ان قبر عبد صالح ویمکن ان یطوف حولہ ثلاثاً او سبعاً۔ سے

مولانا جامی علیہ الرحمة نے حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمة الله علیہ ہے بھی فخات الله علیہ اس کا جواز نقل فرمایا ہے۔ سی

#### اکاونواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا قبر پر بوسددینا جا تربیس ہے۔ یہ مسلم کی ایمان ہے۔ یہ مسلم کی ایمان ہوں مطالب المؤمنین میں ہے لاباس بتقبیل قبر والدیه نعم روی عن ابن عمر انه کان یضع یده الیمنی علی القبر وورد فی سند جید ان بالارض لمازاره صلی الله علیه وسلم من

۲ مطالب المؤمنين ص

ل مسأئل اربعين خطى ورق نمبر ٣٩ الغب

سے حضرت مولا نافضل رمول بدایونی رحمة الله علیه فرماتے ہیں کہ قبر کو بوسد دینا اور طواف وغیرہ کرنا فقبائے کرام کے نزد یک مختلف فیہا مسائل ہے ہیں۔ آیک جماعت کے نزد یک بیامور غیر سخس ہیں۔ فقیر کا مسلک ہیں کی ہے۔ تفصیل کیائے ملاحظہ ہوالیوار تی انحمد میں مقید ہے۔ نیز آپ نے ای کماب ہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث وہاوی رحمة الله علیہ کی کتاب اشباہ فی ممائل اولیا واللہ کے حوالہ سے کشفہ قبور کی فرض ہے اس کا جواز ہمی فقل کیا ہے۔ سے مسائل اربعین خطی ورت ۱۲۹ الف

Marfat.com

Marfat.com

الشام للمنام السابق ذكره جعل يبكى ويمرغ وجهه على القبر وجاء عن فاطمة رضى الله عنها انه صلى الله عليه وسلم لما قبر اخذت فاطمة ابنته قبضة من تراب قبره وجعلته على عينيها وبكت وانشدت.

ماذا على من شم تربة احمد

ان لايشم مدى الزمان غواليا

صبت على مصائب لوانها

صبت على الايام صرن لياليا

وقال الخطيب بعد ماذكر عن بلال وابن عمر لاشك ان الاستغراق في المحجة يحمل على الاذن في ذلك والمقصود من ذلك كله الاحترام والتعظيم والناس يختلف مراتبهم في ذلك كما كانت يختلف في حياته فاناس حين يرون يملكون انفسهم بل يبادرون اليه والناس فيهم اناء ه يتأخرون ولكل محل خيرا تهن وعلى هلاا يحمل قول المحب الطبرى وابن ابى الضيف يجوز تقبيل القبرو مسه وعليه عمل العلماء الصالحين طوالع الانوار.

ترجمہ: والدین کی قبر پر یوسہ دیے میں کوئی حرج نہیں۔ ہال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ اپنا وا ہنا ہاتھ قبر انور پر رکھے سند جید کے ساتھ مردی ہے کہ اپنا وا ہنا ہاتھ قبر انور پر رکھے سند جید کے ساتھ مردی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فدکورہ بالاخواب کے باعث جب شام سے سرکا رعلیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے رونے گئے اپنے چہرے کوقبر انور پر ملنے

لگے۔حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب آپ تھا ہے کو قبر میں دنن کردیا گیا۔ آپ کی گخت جگر حضرت فاطمۃ الزہرارضی اللہ عنہانے قبرانور سے مشت مجرمٹی کی اے اپنی آئکھوں پر رکھارونے لگیس اور بیشعر پڑھے لگیں۔

ماذا على من شم تربة احمد

ان لایشم مدی الزمان خموالیا ترجمه: جوشخص حفورنبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی قبرانورکوسونگه لے تو اس پرکوئی الزام نہیں اگروہ ساری عمرخوشبونہ سوئنگھے۔

صبت على مصائب لوانها

صبت علی الایام صرن لیالیا ترجمہ: مجھ پرالی مصبتیں آن پڑی ہیں کہا گر دِنُوں پر پڑجا تیں تووہ رات بن جاتے۔

حضرت خطیب بغدادی رحمة الله علیہ نے حضرت بلال رضی الله عنه اور حضرت ابن عمرضی الله عنه اور حضرت ابن عمرضی الله عنه کے واقعات ذکر کرنے کے بعد فر مایا بلاشہ محبت میں استغراق کواس معاملہ میں اذن پرمحمول کیا جائے گا ان تمام افعال سے مقصودا حترام اور تعظیم ہا ور لوگ اس بارے میں مختلف مراتب کے حامل ہیں جیسا کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی زندگی کے اندر تھے کھولوگ جونمی آپ کود کھتے اپنے آپ پر قابونہ رکھ سکتے بلکہ جلدی جلدی آپ کی طرف آجاتے کھولوگوں میں ستی تھی وہ تھم کر آتے۔

علامہ محت طبری اور علامہ ابن الی الضیف کے قول کو ای پرمحمول کیا جائے گا۔ قبر کو بوسد ینا اور جھونا جائز ہے صالح علماء کاعمل یہی ہے طوالع الانوار۔

#### باونواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا قبر پرغلاف ڈالنا درست نہیں ہے جیسا کہ نصاب الاحتساب میں ہے۔

تجسية القبر غير مشروع اصلاً في حق الرجال\_ل

میں کہتا ہوں مجیب کے دعوے کے مطابق دلیل نہیں ہے کیونکہ نصاب الاحتساب میں ندکورہ قبر کوڈ ھانپنے سے مراد دن کے وقت ڈھانپ لیما ہے کیونکہ اس کے متصل بعد کی عبارت اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے جو کہ یوں ہے:

وبعد تسوية اللبن في حق النار\_

قبر کو ڈھائینے کا مسکلہ تمام فقہا ہوں لکھتے ہیں اور مراداً سے یہ ہے کہ دفن
کے وقت عورتوں کیلئے پردہ ہے نہ کہ مردوں کیلئے اس جزیہ سے قبر کی چا در کی ممانعت کا
اسخر اج صرف مجیب کا قیاس ہے اس مسکلہ سے متبادل پڑیں ہوتا۔
طوالع الانواراوراً س کے متن الدرالخار ہیں ہے:

ويُسجى اى يغطى قبرها اى على سبيل الوجوب كما صرح به الزيلعى فى كتاب الخنثى ولوخنثى لانها تعامل بالاحوط وانما يُسجى قبر المراةلان بدنها عورة فلا يومن ان ينكشف شى حال الانزال في القبر ولانها تغطى بالنعش لهذه العلة وقد صح ان فاطمة رضى الله عنها فأوصيت ان ستر جنازتها فاتخذوا لها لعشاً من جريد

ل مسائل اربعین خطی ورق تمبر ۲۹ الف

النخل فبقي ذلك سنة فرح حق النساء. فيسجى قبرها الى ان يسوى عليها اللحدولا يُستجى قبره لان علياً رضى الله عنه حضر جنازة زيدين المكفف فَسَجى قبره بثوب فاخذه والقاه وقال انه ليس بامراةٍ قال في السراج واختلفت العبارة في هذا فذكر في بعض المواضع انه يكره لان علياً رضى الله عنه انكره وفي بعض المواضع انه لايكره لان علياً رضيا لله عنه انكره وفي بعض المواضع انه لايكره وهاذا يقتضي جوازه لانه يفعل سترا للميت وذلك غير ممنوع منه الا انه ليس بسنةٍ انتهى-

ترجمه: عورت كى قبر يريرده كياجائ يعنى اسدد هانياجائ جيسا كدامام زیلعی رحمة الله علیه نے کتاب الخنٹی میں اس کی تصریح فرمائی اور فرمایا (عورت کی قبر کو ڈھانیاجائے) اگرخناء ہو پھر بھی قبر کوڈھانیاجائے کیونکہ بیزیادہ احتیاط والامل ہے۔ عورت کی قبر کوڈھانیا جائے گا کیونکہ اُس کا ساراجسم ستر ہےا سے قبر ہیں اتارتے وقت جسم کے کسی حصے کے نظانہ ہونے کا اطمنان نہیں ہوسکتا اس وجہ سے اسے پاکلی کے ور لیے ڈھانیا جائے گا ہے کوایت میں ہے کہ حضرت خانون جنت رضی اللہ عنہا کی قبرانورکوکیڑے سے اور آپ کے جنازہ کو یا لکی سے ڈھانیا گیااس سے پہلے کسی جنازہ میں پاکلی استعمال نہیں ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ حضرت خاتون جنت کا انتقال ہوا آپ نے اپنے جنازہ کوڈ ھانپنے کی وصیت فرمائی تو تھجور کی شاخوں سے لوگوں نے آپ کیلئے ایک پالکی بنائی اور بول عورتوں کے حق میں بیمسنون ہوئی۔

عورت کی قبر کے لید کے برابر کرنے تک ڈھانپ کر رکھا جائے گامرد کی قبر کو

نہ ڈھانپا جائے گا کیونکہ جناب علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ حضرت زید بن مکفف کے جنازہ میں حاضر ہوئے ان کی قبر کوا لیک کیڑے ہے ڈھانپا گیا آپ نے اسے پکڑا اور پھینک دیا اور فرمایا ہیں جورت نہیں ہے۔ السراج الوہاج میں فرمایا اس بارے میں عبار تنیں مختلف ہیں بعض موقعوں پر فہ کور ہے کہ بیہ مگروہ ہے کیونکہ حضرت علی الرتضی رضی اللہ عنہ نے اس کونا پند فرمایا اور بعض جگہوں پر ہے کہ بیہ مگروہ نہیں اس کا تقاضا یہ ہے کہ بیہ جائز ہے کیوں کہ ایسا میت کوڈھائینے کیلئے کیا جاتا ہے۔

# ترپنواں رد

صاحب مسائل اربعین نے لکھا

ای پر قیاس کرتے ہوئے قبر پر پھول ڈالنا اور پھولوں کی جاور چڑھانا ثواب حاصل کرنے کیلئے جائز نہیں ہے۔ل

میں کہتا ہوں قبر پر پھول رکھنا ایک سنت ہے جبیبا کہ صاحب طوالع الانوار لکھتے ہیں۔

وضع جريدة خضراء على القبر للاتباع وسنده صحيح ولانه يخفف عنده العذاب ببركة تسبيحها وتسبيحها اكمل من تسبيح اليابسة لما في ذلك من نوع حياة وقيس بها ما اعتيد من طرح الريحان ونحوه

ترجمہ: انہوں نے سبزشاخ قبر پراتباع سنت میں رکھی اس کی سندسی ہے کیونکہ اس کی تبیج کی برکت سے مردے سے عذاب کی تخفیف ہوتی ہے۔ سبزشاخ کی

ل مسائل اربعين خطى ورق نمبر ٢٩ الف وب

Marfat.com

Marfat.com

تنبیج خنگ شاخ سے کامل تر ہوتی ہے کیونکہ اس میں ایک طرح کی زندگی ہوتی ہے۔
ریحان وغیرہ کا قبروں پر دکھنا جولوگوں کی عادت ہے ای قیاس پر ہے۔
لہذا جنازہ پر پیمولوں کی جا درڈ النے کا بھی یہی تھم ہے۔جو چیز زندہ کوراحت
پہنچانے والی ہے وہ مردہ کیلئے بھی راحت دینے والی ہے۔
کسی شاعرنے کیا خوب کہا

برسر خاک ما بیا نغمه عشق را سرا

كز جذباتے بشوق تو نعرہ زخاك برزنم

ترجمہ: میری قبر کے سر ہانے آ کرعشق کا گانا گاؤ تیرے عشق کے جذبات کے باعث میں قبر سے نعرہ ماروں گا۔

بعد ہزار سال اگر برلحدم گزر کی

مشك شود غبار من روح شود بهمه تنم

ترجہ: اگر ہزار سال کے بعد بھی تیراگز رمیری قبر کے پاس سے ہوگا اس کی برکت سے میری مشت غبار کستوری ہوجائے گی اور میر اساراجسم روح بن جائے۔
کی برکت سے میری مشت غبار کستوری ہوجائے گی اور میر اساراجسم روح بن جائے۔
کسی نے کیا خوب کہا ہے

آن شمع را گزر بغیارم افاده است

پروانہ چوسمن بہ مزارم افقادہ است ترجمہ: جب اس شمع محفل کے گزر کا اتفاق میری قبر سے ہوا پروانے چینیل کے پھولوں کی طرح میری قبر پر گر ہے ہوئے ہیں۔ چن نمود بنقش قدم غبار مرا گرفته است بگل شوخ من مزار مرا ترجمه: محبوب کے نقش قدم نے میری مشت غبار کو ہاغ بنادیا ہے میرے محبوب نے میرے مزار کو پھول بنادیا ہے۔

باروئے پر عرق بہ سر خاک مابیا

اے اہر تو بہار بریں کربلا بیآ

ترجمہ: اپنے پینے سے آلودہ چبرے کے ساتھ ہماری قبر پر آؤاے بہار کے اوائل میں برسنے والے بادل اس کر بلا پر آؤ۔

پرمزارم شیشهٔ مجذاشت پیرمخفروش

كرو تخفيف عذاب از سبرة بينا مرا

ترجمہ: شراب فروش بوڑھے نے میرے مزار پر بوتل رکھ دی صرای کے سبزہ سے میرے عذاب کو ہلکا کردیا۔

#### چوونواں رد

صاحب مسائل اربعين في كلها

غیر خدا کیلئے کسی چیز کی نذر کرنا قبر کے نزدیک نذریا قرب حاصل کرنے کے انداز پرمٹھائی اور کھانالانا بھی جائز نہیں ہے۔ ل

میں کہنا ہوں اگر خدا کی نڈر کرے اور اس کا نواب کسی بزرگ کی روح کو بخشے اور کسی بزرگ کے مزار پُر انوار کے مجاورین اور اس زیارت کے مخاجوں پرصرف

ل مسائل اربعین خطی درق نمبر۲۹ب

Marfat.com Marfat.com

# كرين وجائز ہے درست نذر كے بيان ميں طوالع الانوار ميں ہے۔

ان يقول يا الله انى نذرت لك ان شفيت مريضى او رددت غائبى او قضيت حاجتى ان اطعم للفقراء الذين بباب الامام اى فلانى او اشترى حصيراً لمساجدهم او زيتاً لوقودها او دراهم لمن يقدم شعائرها او غير ذلك مما يكون فيه نفع للفقراء والنذر لله عزوجل وذكر الشيخ انما هو لبيان محل صوف النذر لمستحقيه المقيمين برباطه او بمسجده فيجوز بهذا الاعتبار اذ مصرف النذر الفقراء وقد وجد ولايقال هذا الكلام يقتضى نفى كرامات الاولياء وهى ثاتبة بادلة لايمكن ردها لانا نقول اجابة الله تعالى للملهوف الذى وصل الى ضريح ولى من اولياء الله تعالى وكشف كربته كرامة من الله تعالى لعبده الصالح. فالكاشف للكربة انما هو الله تعالى والولى له عندالله جاه عظيم اوجب ذلك الجاه سرعة اجابة الله تعالى دعاء من لاذبه وتذلل للمولى الجليل باعتابه انتهى-

ترجمہ: یوں کے یا اللہ! اگر میرے بیار کوتو شفاء عطافر مائے یا غائب
ہوجانے والے کوتو واپس لوٹا دے یا میری ضرورت کوتو پورا کردے تو میں تیرے لئے
نڈر مانتا ہوں کہ فلاں امام کے دروازے پر جیٹھنے والوں کو کھانا کھلاؤں گایا انکی مسجد
سلم چٹائیاں خریدوں گایا جلانے کیلئے تیل خریدوں گاوغیرہ چیزیں جن میں متاجوں کا
نفع ہواورنڈ راللہ تعالی کیلئے ہوشنے نے ذکر کیا۔

انها هو لبيان محل صرف النادر لمستحقيه المقيمين برباطه

اوبمسجده فيجوز بهذا الاعتبار الأمصرف النذر الفقراء وقد وجد ولايقال هذا الكلام يقتضى نفى كرامات الاولياء وهى ثابتة بادلة لا يمكن ردها لانانقول اجابة الله تعالى للملهوف الذى وصل الى ضريح ولى من اولياء الله تعالى وكشف كربته كرامة من الله تعالى في خسريح ولى من اولياء الله تعالى وكشف كربته كرامة من الله تعالى لعبده الصالح فالكاشف للكربة انماهو الله تعالى والولى له عندالله جاه عظيم اوجب ذلك الجاه سرعة اجابة الله تعالى دعاء من لا ذبه و تذلل للمولى الجليل باعتابه.

ترجمہ: درج بالا الفاظ اس ولی کی سرائے یا اس کی مجد میں مقیم مستحقین پر
اس نذر کوخرج کرنے کی جگہ کی وضاحت کیلئے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ درست ہے
کیوں کہ نذر کا مصرف فقراء ہوتے ہیں جوموجود ہے۔ یوں نہ کہا جائے کہ یہ کلام تو
کرامات اولیاء کی فئی کا نقاضا کرتا ہے اور وہ ایسے دلائل سے ٹابت ہیں جنگی تر دیر ممکن نہیں کیوں کہ ہم کہتے ہیں کہ کسی پریشان حال، جو کسی ولی کی قبر پر پہنچا، کی دعا کو اللہ تعالیٰ کا قبول فرما لیٹا اور اس کی مشکل کو دور کرنا اس نیک بندے کی کرامت ہے مشکل کو وکر کرنا اس نیک بندے کی کرامت ہے مشکل کو وکر کرنا اس نیک بندے کی کرامت ہے مشکل کو طل کرنے والا تو اللہ تعالیٰ بی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ولی کا اس کے ہاں برنا مرتبہ ہے مشکل کو طل کرنے والی تو اس ولی کی پناہ میں آیا اور جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے اس محض کی دعا قبول فرما لی جو اس ولی کی پناہ میں آیا اور جس کی باعث اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کا اظہار کیا۔

# پچپنواں رد

صاحب مسائل اربعین نے اینے رسمالہ کے خاتمہ پرکہا یہاں تک کہ انبیاء اور رسل (اپنی موت کے مقام کے) بارے میں سوائے

Marfat.com

لاادری (میں نہیں جانتا) کے قول کے سوائی چھ بھی زبان پرنہیں لاتے نبی کریم علیہ الصلاٰ قوالسلام کاارشادہے:

والله لا ادری والله لا ادری مایفعل بی ولا بکم-ترجمہ: خداکی شم میں نہیں جانتا، خداکی شم میں نہیں جانتا کہ میرے اور تہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ ل

میں کہتا ہوں مجیب نے اپنے رسالہ کے خاتمہ پراپ عقا کدکو بیان کیا ہے
سے ہر برتن سے وہ کی کچھ رستا ہے جو کچھا س میں ہوتا ہے۔ راقم السطور احتر عباداللہ
احمد سعید مجد دی کان اللہ لہ عوضاً عن کل لشک بھی انبیاء ورسل علیم السلام میں سب سے
افضل ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومحامہ کے بارے میں اپنا عقیدہ بیان کرتا ہے
اورا پی کتاب کواس کے وسیلہ سے لائق ستائش بنا تا ہے۔

ما ان مدحت محمداً بمقالتي

ولكن مدحت مقالتي لمحمد

ترجمه: من حفرت مصطفی صلی الله علیه وسلم کی تعریف اپنی گفتگو سے بیس کرسکالیکن اپنی گفتگو سے بیال الله والسلام کی برکت سے قابل تعریف بنادیا ہے صلی الله علیه وسلم واله واصحابه وازواجه واتباعه افضل صلی الله علیه معلوماتک وبارک وسلم

اوراے ایے حسن خاتمہ کیلئے وسیلہ بناتا ہے۔ گرقبول افتدز ہے عزوشرف

ترجمہ: اگر قبول ہوجائے تو میری عزت وشرف کے کیا کہنے۔

ل مسائل اربعين خطى درق نمير ٣٠٠ الف

Marfat.com Marfat.com Marfat.com ہزار بار بشویم زبان بمشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن مرانمی شاید

ترجمه: اگر ہزار بار بھی اپنی زبان کو کستوری اور گلاب کے عرق سے دھوؤں

پر بھی آپ کا نام زبان پرلانامناسب ہیں ہے۔

يهلے مجيب کے استدلال کا جواب سننا جا ہيے ميد عديث جو مجيب نے اپنے مطلب کے استدلال میں پیش کی ہے کہ انجام کار میں ابہام ہے "کوئی نہیں جانتا كہاں سے كھائے گا اور كہاں مرے گا۔"

به حدیث منسوخ ہے اور حدیث منسوخ کودلیل کے طور پر پیش کرنا مناسب نہیں ہے اس حدیث کا ناسخ قرآن کریم کی بیآبیت ہے

"ليغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر"

ترجمه: تاكه الله معاف فرماد \_ آب كطفيل آب ك الكول اور پچيلول

کے گناہ اور امت کے حق میں بیحدیث نازل ہوئی ہے۔

بيآيت كريمهآب صلى الله عليه وآله وسلم كحق مين نازل موكى -

"كل امة يدخلون الجنة\_"

ترجمه: میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی۔

علامه طبي رحمة الشعليد فرمايا:

لا ادرى وانا رسول الله فيه وجوه

ترجمه: ال مديث ياك كمفهوم مين كي احمال بين:

احمّال نمبرا: نبي كريم عليه الصلوة والسلام في بيدار شاد حضرت عمّان بن مظعون رضى

الله عنه كى الميه محترمه كى بات كے جواب ميں زجراً فرمایا كيونكه جب ان كا وصال ہوا تو ان كى بيوى نے كہا:

هنياًلک الجنة

آپ کو جنت مبارک ہو۔

کیونکہ غیب پر تھم لگانا ہے اوئی ہے اس کی مثال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم علیہ الصلوٰ ق والسلام کا بیفر مانا ہے جبکہ آپ نے انکی زبان سے سے کہتے موئے سا۔

طوبی لهاذا عصفور من عصافیر الجنه

ان کیلئے فو شخری ہوجنت کی چڑیوں میں سے بیا یک چڑیا ہے۔

تو آپ علیہ الصافی والسلام نے فرمایا کیا اس کے سوائیس ہوسکتا! اے عاکشہ

اختال نمبر ۱: بیحدیث درج ذیل اس آبیر بمدکی وجہ سے منسوخ ہے۔

لیغفولک الله ماتقدم من ذنبک و ما تاخو۔

ترجہ: تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے طفیل آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ

معاف فرمادے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عند نے آیت کریمہ
و لا ادری مایفعل بی و لا بکم۔
ترجمہ: میں نہیں جانتا کہ میر ہے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔
کے تحت ایسائی فرمایا ہے۔
اختال نمبر س: نیفی مفصل درایت کی ہے نہ کہ مجمل درایت کی۔
اختال نمبر س: یہا ختال بھی ہوسکتا ہے کہ بیصد یہ امور د نیو یہ کے ساتھ خاص ہو۔

اس مدیث مبارک کے وارد ہونے کے سبب پر غور کئے بغیرا سے کسی معنے پر محمول کرنا جا تر نہیں ۔ اور اس کے معنے میں جو وارد ہے نبی کریم علیہ کی اپنی عاقبت کے بارے میں تر دو تھا اس کا حتی اور بیٹنی معنے نہیں ہے۔ کیونکہ آپ علیہ کا اللہ تعالی کے بال بڑا احسن مقام ہے اس کیلئے کہ آپ علیہ کے اس کے فلاف صحح احادیث میں ایسے مضامیں وارد ہیں جن سے اس معنے کے مراد ہونے اور اس معنے پرمحمول کرنے کا عذر ختم ہوجا تا ہے۔ حضور اکرم علیہ نے خبر دی کہ اللہ تعالی آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ اور آپ اللہ تعالی کی مخلوق میں سب سے بڑھ کر باعز ت ہیں۔ آپ ہی سب سے بڑھ کر باعز ت ہیں۔ آپ ہی سب سے بڑھ کر باعز ت ہیں۔ آپ ہی سب سے پہلے شفاعت فرمانے والے ہیں اور آپ ہی کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

حضرت شخ عبرالحق وہلوی نے ترجمہ مشکلوۃ میں ای طرح فرمایا ہے۔ اللہ تعالی نے ہمارے آقاومولی حضرت محمصطفی علیہ کے بارے میں فرمایا:

الہ کے ہما رسلنا فیکم رسولا منکم یتلو علیکم آیاتنا ویز کیکم ویعلمکم الکتاب والحکمة ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون۔ کے ترجمہ: جیسا کہ ہم نے تہارے درمیان تم ہی سے ایک رسول ہیجا جو تہمارے ماری آیتوں کی تلاوت کرتا ہے تہیں پاک کرتا ہے، کتاب و حکت کی تعلیم دیتا ہے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتا ہے تہیں پاک کرتا ہے، کتاب و حکت کی تعلیم دیتا ہے نیز تہمیں وہ کچھ بتاتا ہے جوتم نہیں جائے تھے۔

ل ملاحظه مواقعة الملمعات شرح المشكلة في ٣ ص ٢٥٣ تن كارتكهنو ع البقره آيت الها ٣ التوبة آيت ١٢٨

ترجمہ: تحقیق تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول آئے ان کووہ امر گرال کر جمہ: محقیق تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول آئے ان کووہ امر گرال گزرتا ہے جو تمہیں مشقت میں ڈالے اور ایمان والوں پر وہ مہر بان اور رحم فر مانے والے ہیں۔

تفیر مدارک میں فرمایا کہ اللہ تعالی نے حضرت نی کریم علیہ کے علاوہ کسی اور ذات کی لئے اسمائے حسلی میں دواسموں (روف، رحیم) کوجمع نہیں فرمایا لے اسمائے حسلی میں دواسموں (روف، رحیم) کوجمع نہیں فرمایا لے سا۔ وما ارسلناک الا رحمة للعالمین سے

ترجمہ: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کیلئے صرف رحمت بنا کر ہم جا ہے۔
سم یا ایھاالنبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا ونڈیراو داعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا۔ سے

ترجمہ: اے میرے نبی! ہم نے آپ کو حاضر و ناظر ، خوش خبری دینے والا، وردوش جری دینے والا، وردوش جراغ بنا ورسنانے والا، اللہ تعالی کے تھم ہے اس کی جانب دعوت دینے والا اور روش جراغ بنا کر بھیجا ہے۔

درج ذیل آیات سے آپ کی است کی فضیلت معلوم کرو۔

۵\_ انا ارسلناک شاهدا ومبشرا وندیرا التومنوا بالله ورسوله و تعزروه و توقروه و تسبحوه بکرة و اصیلا. ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم \_ ع.

کی تعظیم کردادر صبح وشام اس کی تنبیح بیان کرو۔ جولوگ آپ سے بیعت کررہے دہ صرف اللہ تعالیٰ سے بیعت کررہے۔ائے ہاتھوں کے ادپر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

٢\_ من يطع الرسول فقد اطاع الله\_ل

ترجمه: جسنے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

کـ ولسوف یعطیک ربک فترضی۔ ۲ے

ترجمہ: عنقریب آپ کو آپ کا پروردگارا تنادے گا کہ آپ راضی ہوجا کیں گے۔ اس آیت کریمہ کے نزول پر آپ علیہ نے فرمایا تب ہیں اس ونت تک راضی نہ ہوں گاجب تک میر اایک امتی بھی دوز خ ہیں ہوگا۔

٨۔ ورفعنالک ذکرک۔ ٣

ترجمہ: ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔

لینی نبوت اور دیگر اعزازات کے ساتھ آپ کے ذکر کو بلند فر مایا۔ لیخی آپ
کے ذکر کواس طرح رفعت دی کہ کلمہ شہادت، اذان، اقامت اور خطبہ وغیرہ میں آپ
کے نام کوا پنے نام کے ساتھ ملالیا۔ آپ علیہ کی اطاعت کواپنی اطاعت قرار دیا۔
فرشتوں میں آپ پر درود بھیجا، اہل ایمان کو آپ پر درود بھیجنے کا تھم دیا اور آپ کونام کی بجائے القاب سے خاطب فر مایا۔

صحیح احادیث میں وارد ہے کہ آپ علی بی آدم کے سردار ہیں۔ قیامت کے دن آپ کے پیروکارسب سے زیادہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ اگلوں پچھلوں سب سے معزز ہیں۔ مب سے پہلے آپ کی قبرانورشق ہوگی۔ سب سے پہلے

س الانشراح آيت ٣

آپ شفاعت فرمائیں گے،سب سے پہلے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔سب سے پہلے آپ جنت کا درواز ہ کھکھٹا کیں گے اور اسے اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کھولے گا۔ قیامت کے دن آپ لواء الحمد الله استے ہوئے ہوں گے۔ آپ وہی ہستی ہیں جن کے بارے میں خود آپ نے فرمایا میں نے اسکے پچھلے لوگوں کاعلم جان لیا ہے۔ قیامت کے دن ہم ہی سبقت لے جانے والے اور آخر ہول گے۔ بیس بغیر فخر کے میر بات كہتا ہوں كەملى الله تعالى كا حبيب ہوں۔ ميں رسولوں كا رہنما ہوں اور جھے كوئى غرور نبيس ميں محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب موں -الله تعالیٰ فے مخلوق كو بيدا فرمايا اور مجھےان میں سے بہتر مخلوق میں رکھا۔ پھراس کے دوجھے فرمائے مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھراس کی دو جماعتیں بنائیں مجھے بہتر جماعت میں رکھا۔ پھرائے کئی قبیلے بنائے مجھے بہتر فتبیلہ میں رکھا۔ پھران کے خاندان بنائے مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ لہذا میں ذات اور خاندان کے اعتبار سے ان سے بہتر ہوں۔ جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گاتو میں سب سے پہلے نکلوں گا۔جب ان کواکٹھا کیا جائے گاتو میں ان کا قائد ہوں گا۔ جب وہ خاموش ہوں سے تو میں ان کی طرف سے بات کرنے والا ہول گا۔ جب ان کوروک دیا جائے گا تو میں ان کی سفارش کرنے والا ہوں گا۔ جب وہ تااميد ہوجائيں گے تو ميں ان كوخوش خبرى دينے والا ہوں گا۔عزت اور جابياں اس دن ميرے ہاتھ ميں ہول كى \_لواء الحمد ميرے قبضہ ميں ہوكا \_ميں اينے رب كى باركاه میں تمام اولا و آ دم میں سب سے زیادہ عزت والا ہول۔میرے اردگرد جھے ہوئے انڈوں کی مانندایک ہزار خادم چکر لگائیں گے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں انبیائے کرام کا امام، ان کا خطیب، ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔اس میں مجھے

کوئی فخرنہیں۔ اگر آپ علیہ کی ذات نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ مخلوق کو بیدانہ فرما تا نہ ہی اپنی رہو بیت کا اظہار فرما تا۔ آپ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آ دم علیہ السلام یانی اورمٹی کے درمیان تھے۔

نماند بہ عصیاں کے درگرو کے داروچنیں سیدے پیش رو ترجمہ: وولوگ جوآپ جبیہا سر دارا پنار ہنمار کھتے ہیں ان میں سے کوئی بھی گنا ہوں کے باعث گروی نہ ہوگا۔

محموع بی کابروے ہردوسرااست کے کہفاک درش نیست فاک برسراو کر جموع بی کابروے ہردوسرااست میں میں میں میں ہے کہفاک درش نیست فاک برسراو کر جمہ درجہ دونوں جہانوں کی عزت وآبروہیں۔ جو کوئی آپ کے در کی فاک نہیں اس کے سر پر فاک پڑے۔

خاکی و بداوج عرش منزل امی وکتاب خاند در دل خاند در دل ترش منزل ہے۔ ترجمہ: آپ خاک سے ہیں لیکن رفعت اتنی کہ عرش آپ کی منزل ہے۔ اگرچہ آپ امی ہیں لیکن آپ کا قلب اطہر کتب خانہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گامیر ہے مواکوئی اوراس جگہ کھڑا نہ ہوگا۔ ترفدی

حضرت ابن عباس رضی الله عنها سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بلاشبہ الله تعالی نے حضرت مصطفی علی الله علی الله تعالی کے حصرت محمصطفی علی علی کی اندی الله الله الله الله الله تعالی کے حصرت محمصطفی علی علی کی اس نے آسان والوں پر آپ کو فضیات کیوں فرمائی ۔ لوگوں نے کہاا ہے این عباس! اس نے آسان والوں پر آپ کو فضیات کیوں کرعطافر مائی ۔ تو آپ نے فرمایا کہ الله تعالی نے آسان والوں سے فرمایا:

ترجمہ: جوان میں ہے ہہ کہے کہ میں اس کے سوامعبود ہوں تو ہم اسے دوز خ جزامیں دیں سے اور جم ای طرح ظلم کرنے والوں کو بدلددیتے ہیں۔ ورز خ جزامیں دیں سے اور حصرت محمصطفی ملیق ہے قرمایا:

انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفرلک الله ماتقدم من ذنبک و ما تاخو ی ترجمه: ہم نے آپ کو واضح فتح عطافر ما دی ہے تا کہ آپ کے طفیل آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادے۔

لوگوں نے پوچھا انبیائے کرام ملیم السلام پرآپ کوکیا فضیلت حاصل ہے تو آپ نے فرمایا کدارشادیاری ہے:

وما ارسلنا من رسول الابلسان قومه- سل ترجمه: جم نے ہررسول اس کی قوم کی زبان کے ساتھ بھیجا۔ اور اللہ تعالی این محبوب پاک علیہ سے فرمایا:

وما ارسلناك الاكافة للناس- ٢

ترجمہ: ہم نے آپ کوتمام لوگوں کیلئے بھیجا ہے۔ اس طرح آپ کوانسانوں اور جنوں کی طرف مبعوث فرمایا۔

حضرت حذیفه رضی الله عند سے مجے بخاری اور تی مسلم کی روایت کا خلاصہ بیہ عند رسول مقبول علیہ الصال ق والسلام نے قیامت تک ہونے والے آئندہ تمام

لِ الانبياء آيت ٣٩ ع اللَّحَ آيت ١ اللَّهِ آيت ٢٨ ع الم آيت ٢٨

واقعات کی خبردے دی جس نے یا در کھا اس نے یا در کھا جس نے بھلادیا اُس نے بھلا دیا۔ تحقیق اسے جاتا ہے میرے ان دوستوں نے جوموجود تھے ان معاملات میں سے
کوئی معاملہ جے میں بھول گیا تھا جب پیش آتا ہے بھر میں اسے دیکھا ہوں تو مجھے وہ
یاد آجاتا ہے جس طرح کہ کوئی س کسی دوسرے کے چبرے کو جب وہ غائب ہوجائے
بھول جاتا ہے۔ بھر جب وہ اسے دیکھتا ہے بہچان لیتا ہے۔ بیمیرا واقف ہے۔

ای طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے شار امور اخروبہ کو بیان فرمایا جوکہ بلاشہ پیش آئیں سے اور ان پر ایمان لا نا ضروری ہے۔ زمانۂ حال کے علماء پر مجھے برد اتعجب آتا ہے کہ باوجودیہ کہ مجرصادق نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوانبیاء میں سے کسی کواللہ تعالیٰ عالم الغیوب کی طرف سے اتنا وافر علم حاصل نہیں ہوا اور آپ سب سے سی کواللہ تعالیٰ عالم الغیوب کی طرف سے اتنا وافر علم حاصل نہیں ہوا اور آپ سب سیقت لے گئے۔ اس طرح تمام اوصاف کمال میں آپ کا کوئی مثل ونظیر نہیں

خوبی و ناز و کرشمه وحرکات وسکنات

أنجه خوبال بمه دار عرتو تنبا داري

ترجمه: حسن، ناز، انداز، حركات وسكنات كى تمام خوبيال جوسب يغيبر

ر کھتے تھے آپ کی اکیلی ذات میں موجود ہیں۔

نہیں نہیں میں نے غلط کہدویا بلکہ تمام وجوہات کے اعتبار سے آپ میں

زياده موجودين\_

فان فضل رسول الله ليس حد

فيعرب عنسه نساطق بفم

ترجمه: نبی کریم علیه الصلوة والسلام کی فضیلت کی کوئی حدثیں ہے تو کوئی بات کرنے والا اپنے منہ سے کس طرح انکوبیان کرسکتا ہے۔ ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ

شنیرہ کے بود مانند دیرہ

ترجمہ: آپ کی زیارت کی اور بوسف علیہ السلام کے بارے ہیں سناسی ہوئی بات دیکھی ہوئی چیز کی مائند کیسے ہوسکتی ہے۔ اس جبرہ زیبائے تو رشک بتان آزری

مرچندوصفت می کنم ورحسن زان زیباتری

ترجمہ: اے وہ جستی کہ آپ کا حسین چبرہ آزر کے تراشے ہوئے بتوں کیلئے
ہاعث رشک ہے میں جتنا بھی آپکا وصف بیان کروں آپ حسن میں اُس سے زیادہ
خوبصورت ہیں۔

آفاقها گردیده ام مهربتان ورزیده ام

بسیار خوبان دیدام کیکن تو چیزی دیگری

سر ترجمه: هی دنیا کونے کونے هی پھراموں بہت سے حسینوں سے محبت
کی ہے بہت سے اصحاب حسن وجمال دیکھے جی لیکن آپ ان سب سے جدا چیز جی ۔

توباین جمال و خوبی چو بطور جلوه آئی

ارنی بگوید آئس کہ گفت کن ترانی

سر ترجمہ: جب آپ اس حسن وجمال کے ساتھ جلوه فرما ہوئے جی تو وہ مستی

جس نے بھی موئی علیہ السلام کولئی تو انی (تو جھے نہیں دیکھ سکتا) کہا تھا۔ ارنی (جھے

ا پنا جلوہ دکھاؤ) فرمانے لگتی ہے۔

موی ز ہوش رفت بیک پر تو صفات

تو عین ذات می حمری در تبسمی

۵۔ ترجمہ: حضرت موکی علیہ السلام نے صفاتی بخل کا ایک پر تو دیکھا تو بے ہوش ہو گئے (آپ کے حوصلہ پرقربان) آپ عین ذات کود کھے دہے ہیں ادر تبسم کناں ہیں۔

بہ صورت تو نگارے نیا فرید خدا

ترا کشیره و دست از قلم کشید خدا

ترجمہ: آپ کی صورت جیسا حسین اللہ تعالیٰ نے پیدائیں فرمایا آپ کو بنایا اور اللہ تعالیٰ نے آم سے ہاتھ سینے لیا۔

اگرمصورصورت آل دلستال خوامد کشید

جرتے دارم کہ نازش راچسان خواہد کشید

2\_ ترجمہ: اگر کوئی تصویر بنانے والا میرے اُس ولبر کی تصویر بنا بھی لے تو جھے

جرت ہے کہاس کے نازی تصویر سطرح کینے گا۔

نی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب پر حاوی علم مبارک سے انکار اور آپ کے وصف میں لاا دری (میں نہیں جانیا) کا لفظ لکھنا آپ کواپنے برابر اور ہم مثل خیال کرنا الی جہارت ہے جس پر بہی کہا جاسکتا ہے۔

تكاد السموات يتفطرن منه وتنشق الارض وتخرالجبال هدال

ل مريم آيت ٩٠

ترجہ: قریب ہے کہ اسے آسان پھٹ جا کیں اور زمینیں کھڑے کارے کارے اسے آسان پھٹ جا کیں اور زمینیں کھڑے کارے کارے کو موجوا کیں اور پہاڑ کا نیتے ہوئے گرجا کیں۔(مریم ۹۹)

اللہ تبارک و تعالی نے کفارے ایک قول کوفل فرمایا ہے کہ جووہ انبیائے کرام کے حق میں کہا کرتے تھے۔

قالوا ماانتم الا بشو مثلنا۔ اِ ترجہ: انہوں نے کہاتم نہیں ہوگرہم جیسے بشر۔ ہم سری یا انبیاء برداشتند اولیاء راہمچو خود پنداشتند اولیاء راہمچو خود پنداشتند ا۔ ترجہ: انہوں نے انبیائے کرام کے ساتھ برابری اختیاری اولیاء کواپی طرح خیال کیا۔

منت اینک مابشر ایشان بشر مادایشان بستهٔ خوابیم و خور ۱- ترجمه: کہنے گئے دیجھوہم بھی بشر ہیں سیبھی بشر ہیں ہم اور سیہ ہردو کھانے ۱ور نیند کھتاج ہیں۔

این ندانستند ایشاں از کمیٰ بست فرقے درمیان بے منظمیٰ بست فرقے درمیان بے منظمیٰ بست فرقے درمیان بے منظمیٰ سے کہ دونوں ہیں بے حساب فرق ہے۔ فرق ہے۔ فرق ہے۔ فرق ہے۔

نے کیس آیت ۱۵

Aartat.com Aartat.com Aartat.com

ہر دوگون زنبور خورد از یک محل ليك شدزال نيش وزال ديرعسل ترجمہ: مجروں کی دونوں فتمیں ایک ہی جگہ سے اپنی خوراک کھاتی ہیں کیکن ایک سے صرف ڈ تک پیدا ہوتا ہے اور دوسرے سے شہر پیدا ہوتا ہے۔ بر دو گول آبوگیا خوردند و آب زین کے سرکین شدوزان مشک تاب ۵۔ ترجمہ: دونوں مسم کے ہرن یانی پینے اور گھاس کھاتے ہیں لیکن ایک کے پیٹ میں وہ مینکنیان بن جاتا ہے اور دوسرے میں کتوری۔ ہر دو نے خودند از یک آب وخور آں کیے خالی وآں یر از شکر ٢۔ ترجمہ: وونوں مسم كےزسل ايك حوض سے يانى حاصل كرتے ہيں ان ميں سے ایک (زمل) مطاس سے خالی اور دوسرا (عیشکر) شکر سے پر ہوتا ہے۔ صد بزاران این چنین اشاه بین فرق شال مفتاد ساله راه بین ترجمه: اس طرح كى لا كھوں آيس ميں مشابہت ر كھنے والى چيز وں كور يھو لیکن ان کے درمیان سریرس کا فاصلہ ہوتا ہے۔ این خورد گردد پلیدی زو جدا آن خورد گردد بمه نور خدا ترجمہ: بیکھاتاہے بلیدی اس سے جدا ہوتی ہے۔ دوسرا کھاتا ہے نور فدا

اس سے بن جاتا ہے۔

این خورد زاید همه نجل و حد

وآن خورد زاید ہمہ نور احد

۹۔ ترجمہ: بیکھا تا ہے تو اُس سے بخل وحسد پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا کھا تا ہے تو

اس ہے خدا کا نور پیدا ہوتا ہے۔

این زمیں یاک وآل شوراست وبد

این فرشته باک وآل دیوست دو

ترجمہ: یہ یاک زمین ہے اور وہ شورز دہ زمین ہے۔ یہ یاک ہے فرشتہ ہے

وہ جن اور در ندہ ہے۔

ہر دو صورت گر میم ماند روا است

آب تلخ وآب شیرین را صفا است

ترجمه: اگرصورت میں دونوں مشابہ موں توممکن ہے کیونکہ کر وے اور میٹھے

یانی میں صفائی ہوتی ہے۔

جزكه صاحب ذوق نشاسد بياب

او شناسد آب خوش از شور آب

ترجمه: صاحب ذوق كيسوااى فرق كوكون جان سكتا باس تك رسائى

طاصل كرو-وبى كرو داور ينص يانى كويجياتا ب-

جزكه صاحب ذوق نشناسد طعوم

شہد را ناخوروہ کے وائی زموم

ترجمہ: صاحب ذوق کے سوا ذاکقہ کون پہنچا سکتا ہے۔ شہد کو کھائے بغیر
اس کے اور موم کے درمیان فرق تو کیے معلوم کرسکتا ہے۔
سحر را بامجزہ کردہ قیاس
ہر دو را برکر پندارد اساس
ترجمہ: جادوکو مجزہ پرقیاس کر کے عام آدمی دونوں کی بنیاد کر پر خیال کرنے
گتا ہے۔

ساحران باموی از ستیزیا بر گرفته چون عصائے او عصا ترجمہ: جنگ کی خاطر جادوگروں نے موکی علیہ السلام کے عصاکی ماند لاٹھیاں پکڑلیں۔

زین عصاتا آن عصافرقیست و دف زین عمل تا آن عمل دا ہے فشرف ترجمہ: اس عصااورا کی لاٹھیوں کے درمیان گہرافرق ہے اس عمل سے اس عمل تک بجیب وغریب مراتب ہیں۔ لعنت اللہ این عمل را در قفا رحمت اللہ آن عمل را در وفا ترجمہ: اس عمل کا انجام اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اوراس عمل کے پورا کرنے میں اللہ کی رحمت ہے۔ کافران اغرام کی بوزیر شرح

ترجمہ: جھڑے میں کافر بندر کی طبیعت والے ہیں۔ طبع والے سینہ کے اندرایک آفت آگئ تھی۔

ہرچہ مردم میکند بوزینہ ہم آن کند کز مرد بیند دمبرم ترجمہ: آدمی جو پھر کتا ہے بندرونی پھر کتا ہے کیونکہ آدمی سے ہر گھڑی ونی پچھد کھتا ہے۔

او گمان کردہ کہ من کردم چواو فرق را کے دائد آن استیزہ زو ترجمہ: وہ گمان کرتاہے میں اس کی طرح کررہا ہوں کیکن وہ جھٹڑ الوفرق کو

كب جانتا ہے۔

این کند از امر وآن بہر ستیز برسر استیزہ روباں خاک ریز ترجمہ: میتکم کی بدولت اور وہ جھڑے کی خاطر کرتا ہے۔جھڑا کرنے والوں کے سر پرخاک ڈال۔

صحیح میں دارد ہے:

نهى رسول الله خُلْبُ عن الوصال فى الصوم فقال له رجل انك تواصل يارسول الله قال وايكم مثلى انى ابيت يطعمنى ربى ويسقينى متفق عليه ل

ا مشكوة المعانع من ١٥٥ قد ي كتب خاند كرا چى

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللّہ عنہ قرماتے ہیں کہ حضورا کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلسل روزہ رکھنے ہے منع فرمایا اس پرایک مختص نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کی کرآپ بھی تو ہے بدید دوزے رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا تم میں اقدس میں عرض کی کرآپ بھی تو ہے بدید دوزے رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا تم میں ہے کون میری مثل ہے۔ جب رات ہوتی ہے تو میرا پروردگار مجھے کھلاتا ہے پلاتا ہے۔ اس حدیث پاک کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت کے ساتھ اپنی مماثلت کی نفی فرمائی اس ارشاد فیض بنیاد کے باوجود اگر کوئی جاہل مماثلت کا اطلاق کر ہے تو اس کا مقصود رسول اکرم کے تھم کی مخالفت ہوگا۔اور قرآن کریم میں اطلاق کر بے اور قرآن کریم میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرنے کا تھم موجود ہے۔

ومن يشاقق الرسول من بعد ماتبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وسأت مصيرا ـ ل

ترجہ: جس کسی نے راہ ہدایت کے معلوم ہونے کے بعد نبی کریم کی خالفت کی اور سلمانوں کے طریقے کے سواکسی اور راستے کی پیروی کی میں اس کوال کا طرف متوجہ کر دوں گا جس کی طرف اس نے توجہ کی اس کوجہنم میں لے آؤں گا اور وہ بری جگہ ہے۔

افسوس ہم پر ہزارافسوس کہ ہماری نظر مشترک چیزوں پر گڑگئی اور ما بدالا متیاز
کو ندد کی سکی۔ اس نو پیدا گروہ کیلئے خصائص کبری کا مطالعہ ضروری ہے تا کہ ایمان سی می جوجائے ورنہ خرابی ہی خرابی ہے حضور سرور کا گئات علیہ کے پھے خصوصیات کھے جاتے ہیں ہوش کے کا نول سے میں۔

ل النساء آيت ۱۱۵

اس محبوب رحمٰن کے وجود پاک سے جاہلیت کی تاریکی جود نیامیں عام ہو پیکی تھی نور ایمان اور نور احسان سے تبدیل ہو پھی، آسان پر جنوں اور شیطانوں کی آ مدور دفت ختم ہوگئی،آسانوں سے ان کی باتیں سننے کا سلسلہ مسدود ہوگیا،شہاب ٹا قب ہے وہ دھتکار دیئے گئے، ایرانیوں کی آگ جو ہزار سال ہے جل رہی تھی وہ مُصْنَدًى ہوگئى۔حضور عليہ الصلوٰۃ والسلام كى پيدائش اس حال میں ہوئی كه آپ كاجسم يا كيزه تفائة شده يقه \_ آپ كى ناف كى موئى تقى ، آنكھوں بيس سرمه تھا، جونبى زمين پرتشریف لائے سرسجدے میں رکھ دیا اپنی انگلی مبارک آسان کی طرف اٹھائی پھر مرمبارك اتفايا اورضى زبان \_ لااله الاالله محمد رسول الله ارشادفرمايا\_ أس وفت بإول كا أيك فكزا ينج آيا آپ عليه الصلوٰة والسلام كوأ ثمايا اور غائب كرديا \_ والده ماجده حضرت آمند رضى اللد تعالى عنها فرماتي بي كهيس في آواز دين واللي آوازکوسناجو کہدر ہاتھا۔ محمد علیت کو دنیا کے ارداگرد پھراؤتا کے مخلوق آپ کے نام مبارک، صفت مبارک اورشکل مبارک بہجان لے۔ آنکھ کے جھکے میں وہ ابر غائب موكيا \_آب رضى الله عنها فرماتى بين كرآب عليه الصلوة والسلام كوايك لحدك بعدواليس

لوگوں نے دیکھا کہ ستارے قریب آگئے ہیں یہاں تک کہ لوگ گمان کرنے گئے کہ زمین روش ہوگئی۔آپ کرنے گئے کہ زمین پر گر پڑیں گے۔ان سے حرم کی ساری زمین روش ہوگئی۔آپ کے ساتھ ایک نور ظاہر ہوا مشرق ومغرب کی ساری زمین روش ہوگئ چنانچہاں کی روشن میں شام اور روم کے محلات دکھائی دینے گئے نوشیر وان شہنشاہ ایران کے مدائن میں میل کے اندر شگاف پڑ گیا اُس کے کنگروں میں سے چودہ کنگرے گرسے۔حضرت میں کے اندر شگاف پڑ گیا اُس کے کنگروں میں سے چودہ کنگرے گرسے۔حضرت

علیمہ سعد رید رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ علیہ کو اینے قبیلہ میں کے کئیں۔ان ایام میں حضرت حلیمہ سعد ریہ دضی اللہ تعالی عنہا اور بنی سعد کے تمام قبیلہ کو بہت می برکات شامل حال ہو گئیں۔خشک سالی فراخی میں تبدیل ہوگئی۔ قبیلے کے ہر چھوٹے بڑے تخص نے جان لیا کہ بیرحال اس عزیز مہمان کی برکت سے ہوا۔ دوران رضاعت عدل کی رعایت کرتے ہوئے صرف دائیں اپتان سے دود صافی کرتے اور بایال بہتان اپنے بھائی کیلئے جھوڑ دیتے۔ بھپن کے ایام میں اپنے کپڑوں میں بیثاب یا خانه نه فرمات بلکه رات دن میں ایک دفعه عین وقت پر بیشاب فرماتے ہمیشه ستر وْ صائبے ہوئے رکھتے۔ اگر بھی ظاہر ہوجا تا تو گربیفر مانے لگتے۔ یہاں تک کہلوگ و ان وین اگر و مائین میں تاخیر واقع ہوتی تو غیب سے و هائین کا اہتمام ہوجاتا۔ ملائکہ آپ کا جھولا جھلاتے۔ جاند آپ سے گفتگو کرتا آپ جدھراشارہ فرماتے جا ندادھرکو جھک جاتا آپ ہرروزا تنابڑھتے جننے دوسرےلوگ ایک مہینے میں بڑھتے ہیں چنانچہ جب آپ دوماہ کے ہوئے تو بچوں کے ساتھ منہ سے آواز نکا لتے طِتے جب تین ماہ کے ہوئے کھڑے ہونے لگے۔ جار ماہ کے ہوئے دیوار پر ہاتھ رکھ كرچلاكرتے جب ماخ ماہ كے ہوئے جلنے لگے۔ جب بات كرنے كى عمرتك يہنچاتو باواز بلند الله اكبر الله اكبر الحمد لله رب للعلمين كبني لكر يومبيني كاعمر میں ماواز سے گفتگو کا آغاز فرماد ما۔

آپ حضرت علیمہ سعد میدرضی اللہ تعالی عنہا کے پاس سے کہ فرشتوں نے اس سے کہ فرشتوں نے آپ عظافت کا سینہ اقدی اور قلب مبارک چیرا اُس کے درمیان سے سیاہ لوتھڑا نکالا قلب مینان) سے پر کیاا سے اپنی جگہ پر دکھااور وہ زخم مندل ہوگیا۔ فرشتوں قلب کوسکینہ (اطمینان) سے پر کیااسے اپنی جگہ پر دکھااور وہ زخم مندل ہوگیا۔ فرشتوں

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

نے امت میں سے ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کیا آپ علیہ کا وزن زیادہ نکلا۔
اگر ساری امت کے ساتھ وزن کرتے تو آپ علیہ کا وزن زیادہ نکلا جس ورخت
اور پھر کے پاس سے گزرتے وہ عرض کر تاالسلام علیک یارسول اللّه وادی
خلہ میں جنوں کا ایک گروہ آپ پرایمان لایا کوئی پرندہ آپ کے سر پرنداڑتا۔ سراقد س
پرابر سایقن رہتا۔ آپ کا سایہ میارک زمین پرند پڑتا آپ کے پاکیزہ بدن پرکھی نہ بیٹے تی۔
برابر سایقن رہتا۔ آپ کا سایہ میارک زمین پرند پڑتا آپ کے پاکیزہ بدن پرکھی نہ بیٹے تی۔

الله تعالى نے آپ كومعراج كے ساتھ مخصوص فرمايا۔ حق تعالى نے آپ كو جنت اور دوزخ کا مشاہدہ عطافر مایا۔اور وہاں تک آپ کو لے کیا کہ کی آ دمی کی وہاں تک رسائی نہیں۔آپ نے اللہ تعالیٰ کا سر کی آنکھوں سے دیدار فرمایا اور اُس رات آپ کو کلام اور دیدار دونوں نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔علوم اولین وآخرین مرحمت فرمائے۔آپ کی قوت بینائی اس مرتبہ کی تھی کہ روشی، تاریکی، سامنے، پیٹے پیچیے، حاضراور غائب کو بکیماں دیکھا کرتے تھے۔ستاروں کی جملہ جمکھٹے پروین میں آپ نے کیارہ ستارے گئے۔آپ کی قوت سامعداس حد کی تھی کہ بیداری نیند قریب ودور سب حالتوں میں سنا کرتے نبیندا پ کے تن میں وضونو ڑنے والی ہیں تھی۔ تسام عید ای و لا نیام قلبی (میری آنگھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا) اس دعوی پرنص قاطع ہے۔آپ کے ہاتھ مبارک سے ہزار ہامجزے صادر ہوئے۔مثلاً انگشت ھائے مبارکہ سے یانی لکلاء آپ کی بابرکت مشلی میں تنکریوں نے تنہیے کہی، جاندکو انکشت مبارک ہے دوگئز مے فرمایاء خاک کی ایک مٹھی سے کا فروں کواندھا فرما دیا۔ دوده ندرینے والی بکری ہے آپ نے دودھ دوما، حضرت قادہ ابن ملحان رضی الله عنه

Marfat.com Marfat.com Marfat.com کے چہرہ مبارک پراپناہاتھ مبارک پھیراتو وہ اتناصاف ہوگیا کہ ہر چیز کا اُس میں عکس دکھائی دینے لگا۔

حضرت انس بن ما لک رضی اللہ تعالی فرماتے بیں کہ بیس نے آپ کے پینے
کو مشک کستوری اور عزر سے زیادہ خوشبودار پایا۔ آپ جس گلی سے گزرجاتے وہ آپ
کے طفیل معظر ہوجاتی ، لوگ بہجان لیتے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ، جوخوشبوکا منبع ہیں ،
اس گلی سے گزرے ہیں کسی شاعرنے کیا خوب کہا۔

قلق المليحة وهي مسك هتكها

ومسيسرها في الليل وهي ذكآء

ترجمہ: خوبصورت محبوبہ کمتوری اور سورج کی مانندہے (دن میں) اس کی حرکت اور رات کو اس کا چلنا اس کے حرکت اور رات کو اس کا چلنا اس کے راز کو فاش کرتے ہیں۔

امن از ديسارك في الدجي الرقباء

الإحيث كنت من الظلام ضياء

ترجمہ: اے محبوب! میرے رقیبوں کواطمینان ہے کہ تاریک رات میں بچھ سے نہل سکون گا کیوں کہ تاریک والے میں جہاں بھی تو ہوگی تیرے حسن وجمال کے باعث روشنی ہوگی۔

لم تلق هلدا الوجه شمس نهادنا
الا بوجه شمس فيه حياء
الا بوجه ليسس فيه حياء
ترجمه: مارے دن كا سورج ال چرے كرائے سرف ايے چرے
كرائحة ياجس ميں شرم نہيں۔

Marfat.com

جس يتيم كے سر پر آپ دست شفقت كھير ديتے وہ يتيم دريتيم بن جاتا، عورتیں آپ کے پسینہ مبارک کوشیشی میں محفوظ رکھتیں اور دلہنوں کو وہ بطورعطرا گاتیں ان دلہنوں سے اس متم کی خوشبوظا ہر ہوتی کے عطر کی تمام اقسام کیلئے وہ باعث رشک ہوتا اور بیخوشبونسلاً بعدنسل سرایت کرتی ہے۔جوشخص آپ سے مصافحہ کرتا سارا دن اُس کے ہاتھ سے خوشبوآیا کرتی۔

عطر اللهم قبره الكريم بعرف شذى من صلواة وتسليم اللد تعالی صلوق وسلام کی مستوری کے جھوٹکوں سے آپ کے باعظمت مزار شریف کومعطرفر مائے رکھے۔

دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرمبارک چکور کے انڈے یا دلہن کے سمدى ماندهى معارج الدوه ميس مرقوم ہے كدأس ميں تين سطريس تھيں بہلى سطرميں العظمة لله (برائي الله كيك) ووسرى سطر عن الاالمه الاالله محمد رسول الله (كوئى معبود بيس الله كيسواا ورمحدرسول الله بيس) اور درميان ميس بيكها مواتها توجه حيث شئست فسانک منصور \_(اےمجوب آب جہال جا ہیں رخ انور توجہ فرمائيں آپ فتح مند ہيں) آپ كے فضلات مباركه زمين برظا ہرند ہوئے بلكه زمين انہیں نکل جاتی اور وہاں سے خوشبوم پہکنے گئی بعض صحابہ کرام نے آپ کا خون مبارک پیا ہے حضرت ام ایمن برکت نے آپ کا بول مبارک پیا۔ آپ کو جالیس مردول کی قوت عطا موئى \_آپ كارعب و بيبت اس قدرتها كه نا واقف د كيه كرلرز ه براندام موجاتا \_ كما ورى عن قبلة انها لما رأته ارعدت من العرق فقال

يامسكينة عليك السكينة

Marfat.com

Marfat.com

ترجمہ: حضرت قبلہ رضی اللہ عنہا ہے مروی ہے کہ جب آپ نے سرکار دوعالم کودیکھا پیدنہ سے کاعینے لگیں تو آپ نے فرمایا اے مسکین اطمینان رکھو۔

وفى حديث ابن مسعود رضى الله عنه ان رجلاً قام بين يديه فارعد فقال النبى عليه الصلواة والسلام هون عليك فانى لست بملك الحديث.

ترجمہ: ایک آدمی آپ علیہ الصلوٰ ق والسلام کے سامنے آیا کا بینے لگا آپ نے فر مایا اطمینان رکھومیں بادشاہ بیں ہول۔

آپ علیہ الصلاۃ والسلام کو بھی احتلام نہ ہوا شیطان کو طاقت نہیں کہ آپ ک سی صورت بنا کر کسی کو خواب میں دکھائی دے۔ حضرت عزرائیل ملک الموت علیہ السلام آپ کے دروازہ پر کھڑ ہے ہو گئے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی اجازت سے اندر حاضر ہوئے۔

سبحان الله وبحمده

اس ذات مقدس ہے جس میں ندکورہ تمام صفات جمع ہوں مزید برآں اُس میں وہ صفات بھی موجود ہوں جو بردی کتابوں میں ندکور ہیں کوئی آ دی برابری کا خیال کرے تو بہی کہا جاسکتا ہے۔

وماغ بيهده وخيال باطل بست

ترجمہ: اُس نے ہے ہودہ خیال پکائے اور باطل وہم باندھا۔ اُس کی مثال اُس کھی کی مانند ہے جوگد ھے کے پیشاب میں تیرنے والے شکے پر بیٹی اور بید خیال کیا کہ دریا میں کشتی کے اوپر بیٹی ہوئی ہوں اور سیر کررہی

مول\_نعوذ بالله منها\_

ربنا لا تنزع قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب بحرمة افضل الموجودات واشرف المخلوقات وسولنا محمد المخصوص بالخصائص العظمى والشفاعة الكبرى وآله الطيبين واصحابه الطاهرين آمين.

يارب العالمين

